

بہ نظر ثانی مولوی محمد اسحاق صاحب کے مصحف میں ترمیم ہوئی ہے کہ یہ خیر خواہی ہے

[illegible]

[illegible]

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۶۹	۸	بہشتیہ	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۷۰	۱۵	شبیہ	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۷۱	۱۸	جمع	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۷۲	۱۹	عادیہ	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۷۳	۶	عیان	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۷۴	۱۹	نہشتہ	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۷۵	۲۱	برینہ	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۷۶	۱۹	سرمہ	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۷۷	۱۲	والی اجرت	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۷۸	۱۱	اس سے	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۷۹	۱۱	جبر	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۸۰	۱۹	خانہ	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۸۱	۱۱	مکان	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۸۲	۱۱	گاہ	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۸۳	۱۱	دعا	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۸۴	۱۱	میدان	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۸۵	۱۱	میدان	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۸۶	۱۱	میدان	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۸۷	۱۱	میدان	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۸۸	۱۱	میدان	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۸۹	۱۱	میدان	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب
۹۰	۱۱	میدان	۲۷	۲۲	نشتہ	۹۰	۲	الفقر	۲۷	۲۲	سہت اور نمازیں نصیب

صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط	صفحہ	غلط
۱	ابرار	۱۲۰	ابرار	۱۳۳	بالشرط کھیل نہیں سکتا	۱۳۳	ابرار
۱۲۶	نحو	۱۲۱	نحو	۱۳۴	عقیدہ	۱۳۴	نحو
۱۲۷	اور علم و حوت	۱۲۲	اور علم و حوت	۱۳۵	گواہ	۱۳۵	اور علم و حوت
۱۲۸	محبوبین	۱۲۳	محبوبین	۱۳۶	گواہ	۱۳۶	محبوبین
۱۲۹	کبش	۱۲۴	کبش	۱۳۷	حدود	۱۳۷	کبش
۱۳۰	علیہم	۱۲۵	علیہم	۱۳۸	ہی	۱۳۸	علیہم
۱۳۱	برارت	۱۲۶	برارت	۱۳۹	پانی	۱۳۹	برارت
۱۳۲	کسوا	۱۲۷	کسوا	۱۴۰	مع عصبان	۱۴۰	کسوا
۱۳۳	نماز	۱۲۸	نماز	۱۴۱	خلاف	۱۴۱	نماز
۱۳۴	ہوئی	۱۲۹	ہوئی	۱۴۲	اور فنی	۱۴۲	ہوئی
۱۳۵	اور دین	۱۳۰	اور دین	۱۴۳	مصابرت نامہ	۱۴۳	اور دین
۱۳۶	نہنہ	۱۳۱	نہنہ	۱۴۴	سو سکتی ہے	۱۴۴	نہنہ
۱۳۷	اور بار	۱۳۲	اور بار	۱۴۵	آئے سے پہلے	۱۴۵	اور بار
۱۳۸	سکيا	۱۳۳	سکيا	۱۴۶	اور قہار کا لگا	۱۴۶	سکيا
۱۳۹	زیر	۱۳۴	زیر	۱۴۷	اور کران	۱۴۷	زیر
۱۴۰	ہوئے	۱۳۵	ہوئے	۱۴۸	رہے علم	۱۴۸	ہوئے
۱۴۱	برخود	۱۳۶	برخود	۱۴۹	لا ایدود	۱۴۹	برخود
۱۴۲	نقل	۱۳۷	نقل	۱۵۰	شکار و شکار	۱۵۰	نقل
۱۴۳	لے لیا	۱۳۸	لے لیا	۱۵۱	جلبیا میدا کے	۱۵۱	لے لیا
۱۴۴	اور اللہ	۱۳۹	اور اللہ	۱۵۲	پاس آیا اور باوجود قدرت	۱۵۲	اور اللہ
۱۴۵	حوا	۱۴۰	حوا	۱۵۳	نہ نکلیا تو حرام ہے	۱۵۳	حوا
۱۴۶	والہ لگا	۱۴۱	والہ لگا	۱۵۴	تیمم	۱۵۴	والہ لگا
۱۴۷	تو باقی وہی ہے	۱۴۲	تو باقی وہی ہے	۱۵۵	تیمم	۱۵۵	تو باقی وہی ہے
۱۴۸	باب	۱۴۳	باب	۱۵۶	نماز	۱۵۶	باب
۱۴۹	باقی	۱۴۴	باقی	۱۵۷	نماز	۱۵۷	باقی

صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح	صفحہ	غلط	صحیح
۸	۱۲۲	۱۳	۱۲۲	۱۳	۱۲۲	۱۳	۱۲۲	۱۳
۱۱	۱۲۳	۱۴	۱۲۳	۱۴	۱۲۳	۱۴	۱۲۳	۱۴
۱۲	۱۲۴	۱۵	۱۲۴	۱۵	۱۲۴	۱۵	۱۲۴	۱۵
۱۳	۱۲۵	۱۶	۱۲۵	۱۶	۱۲۵	۱۶	۱۲۵	۱۶
۱۴	۱۲۶	۱۷	۱۲۶	۱۷	۱۲۶	۱۷	۱۲۶	۱۷
۱۵	۱۲۷	۱۸	۱۲۷	۱۸	۱۲۷	۱۸	۱۲۷	۱۸
۱۶	۱۲۸	۱۹	۱۲۸	۱۹	۱۲۸	۱۹	۱۲۸	۱۹
۱۷	۱۲۹	۲۰	۱۲۹	۲۰	۱۲۹	۲۰	۱۲۹	۲۰
۱۸	۱۳۰	۲۱	۱۳۰	۲۱	۱۳۰	۲۱	۱۳۰	۲۱
۱۹	۱۳۱	۲۲	۱۳۱	۲۲	۱۳۱	۲۲	۱۳۱	۲۲
۲۰	۱۳۲	۲۳	۱۳۲	۲۳	۱۳۲	۲۳	۱۳۲	۲۳
۲۱	۱۳۳	۲۴	۱۳۳	۲۴	۱۳۳	۲۴	۱۳۳	۲۴
۲۲	۱۳۴	۲۵	۱۳۴	۲۵	۱۳۴	۲۵	۱۳۴	۲۵
۲۳	۱۳۵	۲۶	۱۳۵	۲۶	۱۳۵	۲۶	۱۳۵	۲۶
۲۴	۱۳۶	۲۷	۱۳۶	۲۷	۱۳۶	۲۷	۱۳۶	۲۷
۲۵	۱۳۷	۲۸	۱۳۷	۲۸	۱۳۷	۲۸	۱۳۷	۲۸
۲۶	۱۳۸	۲۹	۱۳۸	۲۹	۱۳۸	۲۹	۱۳۸	۲۹
۲۷	۱۳۹	۳۰	۱۳۹	۳۰	۱۳۹	۳۰	۱۳۹	۳۰
۲۸	۱۴۰	۳۱	۱۴۰	۳۱	۱۴۰	۳۱	۱۴۰	۳۱
۲۹	۱۴۱	۳۲	۱۴۱	۳۲	۱۴۱	۳۲	۱۴۱	۳۲
۳۰	۱۴۲	۳۳	۱۴۲	۳۳	۱۴۲	۳۳	۱۴۲	۳۳
۳۱	۱۴۳	۳۴	۱۴۳	۳۴	۱۴۳	۳۴	۱۴۳	۳۴
۳۲	۱۴۴	۳۵	۱۴۴	۳۵	۱۴۴	۳۵	۱۴۴	۳۵
۳۳	۱۴۵	۳۶	۱۴۵	۳۶	۱۴۵	۳۶	۱۴۵	۳۶
۳۴	۱۴۶	۳۷	۱۴۶	۳۷	۱۴۶	۳۷	۱۴۶	۳۷
۳۵	۱۴۷	۳۸	۱۴۷	۳۸	۱۴۷	۳۸	۱۴۷	۳۸
۳۶	۱۴۸	۳۹	۱۴۸	۳۹	۱۴۸	۳۹	۱۴۸	۳۹
۳۷	۱۴۹	۴۰	۱۴۹	۴۰	۱۴۹	۴۰	۱۴۹	۴۰
۳۸	۱۵۰	۴۱	۱۵۰	۴۱	۱۵۰	۴۱	۱۵۰	۴۱
۳۹	۱۵۱	۴۲	۱۵۱	۴۲	۱۵۱	۴۲	۱۵۱	۴۲
۴۰	۱۵۲	۴۳	۱۵۲	۴۳	۱۵۲	۴۳	۱۵۲	۴۳
۴۱	۱۵۳	۴۴	۱۵۳	۴۴	۱۵۳	۴۴	۱۵۳	۴۴
۴۲	۱۵۴	۴۵	۱۵۴	۴۵	۱۵۴	۴۵	۱۵۴	۴۵
۴۳	۱۵۵	۴۶	۱۵۵	۴۶	۱۵۵	۴۶	۱۵۵	۴۶
۴۴	۱۵۶	۴۷	۱۵۶	۴۷	۱۵۶	۴۷	۱۵۶	۴۷
۴۵	۱۵۷	۴۸	۱۵۷	۴۸	۱۵۷	۴۸	۱۵۷	۴۸
۴۶	۱۵۸	۴۹	۱۵۸	۴۹	۱۵۸	۴۹	۱۵۸	۴۹
۴۷	۱۵۹	۵۰	۱۵۹	۵۰	۱۵۹	۵۰	۱۵۹	۵۰
۴۸	۱۶۰	۵۱	۱۶۰	۵۱	۱۶۰	۵۱	۱۶۰	۵۱
۴۹	۱۶۱	۵۲	۱۶۱	۵۲	۱۶۱	۵۲	۱۶۱	۵۲
۵۰	۱۶۲	۵۳	۱۶۲	۵۳	۱۶۲	۵۳	۱۶۲	۵۳
۵۱	۱۶۳	۵۴	۱۶۳	۵۴	۱۶۳	۵۴	۱۶۳	۵۴
۵۲	۱۶۴	۵۵	۱۶۴	۵۵	۱۶۴	۵۵	۱۶۴	۵۵
۵۳	۱۶۵	۵۶	۱۶۵	۵۶	۱۶۵	۵۶	۱۶۵	۵۶
۵۴	۱۶۶	۵۷	۱۶۶	۵۷	۱۶۶	۵۷	۱۶۶	۵۷
۵۵	۱۶۷	۵۸	۱۶۷	۵۸	۱۶۷	۵۸	۱۶۷	۵۸
۵۶	۱۶۸	۵۹	۱۶۸	۵۹	۱۶۸	۵۹	۱۶۸	۵۹
۵۷	۱۶۹	۶۰	۱۶۹	۶۰	۱۶۹	۶۰	۱۶۹	۶۰
۵۸	۱۷۰	۶۱	۱۷۰	۶۱	۱۷۰	۶۱	۱۷۰	۶۱
۵۹	۱۷۱	۶۲	۱۷۱	۶۲	۱۷۱	۶۲	۱۷۱	۶۲
۶۰	۱۷۲	۶۳	۱۷۲	۶۳	۱۷۲	۶۳	۱۷۲	۶۳
۶۱	۱۷۳	۶۴	۱۷۳	۶۴	۱۷۳	۶۴	۱۷۳	۶۴
۶۲	۱۷۴	۶۵	۱۷۴	۶۵	۱۷۴	۶۵	۱۷۴	۶۵
۶۳	۱۷۵	۶۶	۱۷۵	۶۶	۱۷۵	۶۶	۱۷۵	۶۶
۶۴	۱۷۶	۶۷	۱۷۶	۶۷	۱۷۶	۶۷	۱۷۶	۶۷
۶۵	۱۷۷	۶۸	۱۷۷	۶۸	۱۷۷	۶۸	۱۷۷	۶۸
۶۶	۱۷۸	۶۹	۱۷۸	۶۹	۱۷۸	۶۹	۱۷۸	۶۹
۶۷	۱۷۹	۷۰	۱۷۹	۷۰	۱۷۹	۷۰	۱۷۹	۷۰
۶۸	۱۸۰	۷۱	۱۸۰	۷۱	۱۸۰	۷۱	۱۸۰	۷۱
۶۹	۱۸۱	۷۲	۱۸۱	۷۲	۱۸۱	۷۲	۱۸۱	۷۲
۷۰	۱۸۲	۷۳	۱۸۲	۷۳	۱۸۲	۷۳	۱۸۲	۷۳
۷۱	۱۸۳	۷۴	۱۸۳	۷۴	۱۸۳	۷۴	۱۸۳	۷۴
۷۲	۱۸۴	۷۵	۱۸۴	۷۵	۱۸۴	۷۵	۱۸۴	۷۵
۷۳	۱۸۵	۷۶	۱۸۵	۷۶	۱۸۵	۷۶	۱۸۵	۷۶
۷۴	۱۸۶	۷۷	۱۸۶	۷۷	۱۸۶	۷۷	۱۸۶	۷۷
۷۵	۱۸۷	۷۸	۱۸۷	۷۸	۱۸۷	۷۸	۱۸۷	۷۸
۷۶	۱۸۸	۷۹	۱۸۸	۷۹	۱۸۸	۷۹	۱۸۸	۷۹
۷۷	۱۸۹	۸۰	۱۸۹	۸۰	۱۸۹	۸۰	۱۸۹	۸۰
۷۸	۱۹۰	۸۱	۱۹۰	۸۱	۱۹۰	۸۱	۱۹۰	۸۱
۷۹	۱۹۱	۸۲	۱۹۱	۸۲	۱۹۱	۸۲	۱۹۱	۸۲
۸۰	۱۹۲	۸۳	۱۹۲	۸۳	۱۹۲	۸۳	۱۹۲	۸۳
۸۱	۱۹۳	۸۴	۱۹۳	۸۴	۱۹۳	۸۴	۱۹۳	۸۴
۸۲	۱۹۴	۸۵	۱۹۴	۸۵	۱۹۴	۸۵	۱۹۴	۸۵
۸۳	۱۹۵	۸۶	۱۹۵	۸۶	۱۹۵	۸۶	۱۹۵	۸۶
۸۴	۱۹۶	۸۷	۱۹۶	۸۷	۱۹۶	۸۷	۱۹۶	۸۷
۸۵	۱۹۷	۸۸	۱۹۷	۸۸	۱۹۷	۸۸	۱۹۷	۸۸
۸۶	۱۹۸	۸۹	۱۹۸	۸۹	۱۹۸	۸۹	۱۹۸	۸۹
۸۷	۱۹۹	۹۰	۱۹۹	۹۰	۱۹۹	۹۰	۱۹۹	۹۰
۸۸	۲۰۰	۹۱	۲۰۰	۹۱	۲۰۰	۹۱	۲۰۰	۹۱
۸۹	۲۰۱	۹۲	۲۰۱	۹۲	۲۰۱	۹۲	۲۰۱	۹۲
۹۰	۲۰۲	۹۳	۲۰۲	۹۳	۲۰۲	۹۳	۲۰۲	۹۳
۹۱	۲۰۳	۹۴	۲۰۳	۹۴	۲۰۳	۹۴	۲۰۳	۹۴
۹۲	۲۰۴	۹۵	۲۰۴	۹۵	۲۰۴	۹۵	۲۰۴	۹۵
۹۳	۲۰۵	۹۶	۲۰۵	۹۶	۲۰۵	۹۶	۲۰۵	۹۶
۹۴	۲۰۶	۹۷	۲۰۶	۹۷	۲۰۶	۹۷	۲۰۶	۹۷
۹۵	۲۰۷	۹۸	۲۰۷	۹۸	۲۰۷	۹۸	۲۰۷	۹۸
۹۶	۲۰۸	۹۹	۲۰۸	۹۹	۲۰۸	۹۹	۲۰۸	۹۹
۹۷	۲۰۹	۱۰۰	۲۰۹	۱۰۰	۲۰۹	۱۰۰	۲۰۹	۱۰۰

ہو جائیگا۔ مگر اعیان ابراہام میں داخل نہیں ہیں۔ اور ابراہام میں شفعہ بھی نہیں
 ہے۔ اور عین مفسود کا ابراہام کا ابراہام پر وہ عین خاص ہے جس کے پاس امانت ہو جائیگی۔ مگر
 یہ ابراہام اعیان موجودہ پر یہ نہیں ہے نہ مستحق ہے۔ (تائیل) وہ کیلیے مدت مقدور
 ہو سکتی ہے۔ عین کیلیے کیونکہ عین، تو جو موجود اور حاصل ہے اور دین موجود وہ ہیں
 حاصل کرنے کے لیے بدلتا ہونا چاہیے۔ فواریہ۔ سوار میں مال سلم اور بدل صرفہ اور
 او فیض اہل ثمن بعد الاقالہ اور دین بیت اور قیمت خوشیج پر لازم ہوا اور سب دین ذ
 مہل (پہلے) نہ موصول۔ جو دین ذمہ پر واجب ہے وہ بدلون قضا کرنے کے متعین
 نہیں ہوتا ہے اس لیے دو قرض خواہ تو قرض پختہ شریک ہیں اگر ایک سے
 اپنا حصہ وصول کیا تو دوسرا بھی اوس میں سے اپنا حصہ لے سکتا ہے کیونکہ دوسرے پر
 جو واجب ہے اس کے تقسیم نہیں ہو سکتی ہے۔ (اجل) مدت دین بدلون کے
 نہ کرنے سے تمام بوجالی بہت نہ دین کے نہ کرنے سے نہ بدلون کے جھون ہوئے
 نہ بلکہ اوسکا ولی دین دے سکتیگا۔ پھر شرط یہ ہے کہ مدت بھول ہو مثلاً اگر
 آندھی کا یا بارش کا اور کھیتی کے کاٹنے اور کھانے کا موسم مقرر ہو سکتا ہے
 گو یہ مدت بیع کے ثمن کیلیے جائز نہیں ہے (مہر وستان میں صرف قوم گولی اپنے
 دین کیلیے دیوالی اور دوسرے مقرر کرتے ہیں جب رواج عام اس ملک کے اور
 اس قوم کے عرف اس قوم کیلیے جائز ہے نہ اور لوگوں کیلیے)۔
 یہ نہیں۔ دین بدلون سے کہنا کہ جاؤ اور یہ زمین اس قدر دیتے ہو تو یہ قبیل
 بلکہ مکہ آباد دین ہے۔ ۵۔ غیر یہ یوں کہ دین قبضہ مالک کو دینا صحیح نہیں ہے
 پر جب اوسکو وصول کر دیا تو یہ وکیل بالقضہ ہو گیا کہ پہلے موکل کیلیے اور
 پھر اپنے قبضہ کرتا ہے اسی لیے دین اوسکو اس وکالت سے موقوف بھی
 کر سکتا ہے۔ اسی لیے زید اگر اپنا دین جو بکر پہ قبضہ زکوٰۃ مستحق کو حکم قبضہ
 کر دے جائز ہے۔ اور دین بدلے زید کہ کہنا کہ عین نے اپنا درہم دین
 جو بکر ہی قبضہ کیا تو بکر اس سے بدلے زید سے بکر سے بجا ہے درہم کے

دین و تمام امور
 نہ قابل تقسیم
 اور قابل
 تقسیم ۱۲

مشتقات القول فی الدین - دین - بے مقاصد اندہین ہو سکتا ہے (ایسا پیش کیا)
 مثلاً تھان دس درہم کو خریدتا تھان اس کے ملک ہو گیا اور اس کے دوسرے دس درہم
 بائیس کے ملک پیدا ہو گئے - اب مشتری نے بائیس کو دس درہم دے کر یہ دس
 درہم بائیس پر دین ہیں اور بائیس کے مشتری پر جو دس تھان کے دس درہم واجب
 ہیں تو بائیس کے دس درہم جو مشتری کے دس درہم کے درمیان (مقابلہ)
 اور دس درہم ہو گئے - اور دس کو ایسا اور کھانا ہو گیا - اور قریب اس ایسا (مقابلہ)
 (مقابلہ) و بالحق وضربہ ہے کہ دیون نے ادا کر دیا اور اب دین نے معاف کر دیا تو دیون
 دین سے ہو دیا تھا و ایسا لے سکتا ہے - احکام خاص دین یعنی جو دین صحیح ہے اور
 اور دس اور دس سے ساقط نہیں ہوتا ہے اور اس میں کفالت ہو سکتے ہیں - اور بدل کر سکتا
 دین صحیح میں ہے کہ وہ غلام کے ماجر ہو - نے یہ بھی ساقط ہو جاتا ہے - اور کیلئے
 کہ دین صحیح ہو سکتا ہے اس لیے امانت اور اس پر کیلئے جس کا ضمان وہ ہے
 جو نہ ہو بلکہ اور کہ ہو کفالت اور دین نہیں ہو سکتا ہے - رح مضمون بغیر ہا وہ ٹو ہے
 کہ دس کا ضمان ہی لازم نہ ہو مثلاً بیع جو بھی بائیس کے پاس ہو اور ملک ہو گئے ہیں - اور
 جو غیر ایسی ہو کہ بعینہ لازم آتا ہے اور نہ نعمت اور مشتری اور اس کے قیمت واجب ہوگی اور اسی
 کا دس سے اس کو مضمون بغیر ہا گئے ہیں - اور جو غیر ایسی ہو کہ بعینہ ہی لازم ہوتی ہے مثلاً
 شو مضمون اور بدل صلح اور ہر اور بدل صلح عن دم الجہا اور بیع فاسد اور بیع موص
 علی سہم اشتراک اس میں کفالت اور دین جاری ہو سکتا ہے کہ یہ سب ملحق ہیں دین - اور
 کتاب وقف بھی مضمون نہیں ہیں اس لیے واقف جو یہ شرط لگا کر بے رہن عاریت نہ دی
 جائیں فاسد ہے - ۳ دین سے ابراہیم ہے اور عین سے ابراہیم نہیں ہے دعوے
 عین سے ابراہیم ہے دوبارہ دعوے عین سموع نہ ہوگا - اور نہ اس کے کواد
 اور جو گھر سے ادا ہو سکے حق خصوصیت سے برمی کیا تو یہ ابراہیم باطل ہے کہ اس کے
 بابت دعوے - کر سکتا - ہے کہ یہ ابراہیم عن العن سہ - اور جب یہ کہ کالہ او سیر میرا
 (مضمون) نہ ہو تو میرا اور دین اور کفالت اور حارہ اور ہر اور قصاص ہر مشتری

فہرست کتب و نسخہ

ردیف	نمبر	عنوان	تاریخ	ملاحظات
۱	۱۲۱	ادب کا فن	۱۲۱	ادب کا فن
۲	۱۲۲	ادب کا فن	۱۲۲	ادب کا فن
۳	۱۲۳	ادب کا فن	۱۲۳	ادب کا فن
۴	۱۲۴	ادب کا فن	۱۲۴	ادب کا فن
۵	۱۲۵	ادب کا فن	۱۲۵	ادب کا فن
۶	۱۲۶	ادب کا فن	۱۲۶	ادب کا فن
۷	۱۲۷	ادب کا فن	۱۲۷	ادب کا فن
۸	۱۲۸	ادب کا فن	۱۲۸	ادب کا فن
۹	۱۲۹	ادب کا فن	۱۲۹	ادب کا فن
۱۰	۱۳۰	ادب کا فن	۱۳۰	ادب کا فن
۱۱	۱۳۱	ادب کا فن	۱۳۱	ادب کا فن
۱۲	۱۳۲	ادب کا فن	۱۳۲	ادب کا فن
۱۳	۱۳۳	ادب کا فن	۱۳۳	ادب کا فن
۱۴	۱۳۴	ادب کا فن	۱۳۴	ادب کا فن
۱۵	۱۳۵	ادب کا فن	۱۳۵	ادب کا فن
۱۶	۱۳۶	ادب کا فن	۱۳۶	ادب کا فن
۱۷	۱۳۷	ادب کا فن	۱۳۷	ادب کا فن
۱۸	۱۳۸	ادب کا فن	۱۳۸	ادب کا فن
۱۹	۱۳۹	ادب کا فن	۱۳۹	ادب کا فن
۲۰	۱۴۰	ادب کا فن	۱۴۰	ادب کا فن
۲۱	۱۴۱	ادب کا فن	۱۴۱	ادب کا فن
۲۲	۱۴۲	ادب کا فن	۱۴۲	ادب کا فن
۲۳	۱۴۳	ادب کا فن	۱۴۳	ادب کا فن
۲۴	۱۴۴	ادب کا فن	۱۴۴	ادب کا فن
۲۵	۱۴۵	ادب کا فن	۱۴۵	ادب کا فن
۲۶	۱۴۶	ادب کا فن	۱۴۶	ادب کا فن
۲۷	۱۴۷	ادب کا فن	۱۴۷	ادب کا فن
۲۸	۱۴۸	ادب کا فن	۱۴۸	ادب کا فن
۲۹	۱۴۹	ادب کا فن	۱۴۹	ادب کا فن
۳۰	۱۵۰	ادب کا فن	۱۵۰	ادب کا فن
۳۱	۱۵۱	ادب کا فن	۱۵۱	ادب کا فن
۳۲	۱۵۲	ادب کا فن	۱۵۲	ادب کا فن
۳۳	۱۵۳	ادب کا فن	۱۵۳	ادب کا فن
۳۴	۱۵۴	ادب کا فن	۱۵۴	ادب کا فن
۳۵	۱۵۵	ادب کا فن	۱۵۵	ادب کا فن
۳۶	۱۵۶	ادب کا فن	۱۵۶	ادب کا فن
۳۷	۱۵۷	ادب کا فن	۱۵۷	ادب کا فن
۳۸	۱۵۸	ادب کا فن	۱۵۸	ادب کا فن
۳۹	۱۵۹	ادب کا فن	۱۵۹	ادب کا فن
۴۰	۱۶۰	ادب کا فن	۱۶۰	ادب کا فن
۴۱	۱۶۱	ادب کا فن	۱۶۱	ادب کا فن
۴۲	۱۶۲	ادب کا فن	۱۶۲	ادب کا فن
۴۳	۱۶۳	ادب کا فن	۱۶۳	ادب کا فن
۴۴	۱۶۴	ادب کا فن	۱۶۴	ادب کا فن
۴۵	۱۶۵	ادب کا فن	۱۶۵	ادب کا فن
۴۶	۱۶۶	ادب کا فن	۱۶۶	ادب کا فن
۴۷	۱۶۷	ادب کا فن	۱۶۷	ادب کا فن
۴۸	۱۶۸	ادب کا فن	۱۶۸	ادب کا فن
۴۹	۱۶۹	ادب کا فن	۱۶۹	ادب کا فن
۵۰	۱۷۰	ادب کا فن	۱۷۰	ادب کا فن

دینار کے صیم سے جو کہ یہ دین و ہم موصوب لہذا حق ہو گیا وہ اپنا حق جس
 چاہے بدل ایسے کیونکہ وہ اس کو قسیدہ اسے رجوع کرنا صیم نہیں ہے۔
 اسی طرح صاحب دین بھی بدل سکتا ہے درم کے دینار دینار کے درم اور یہ
 تو بیچ الدین بالین ہے۔ دین کسی کو یہ کہے کہ اس کو حکم کہے کہ وصول کرے جو
 یہ دین جائز ورنہ بر حکم وصول یہ دین جائز نہیں ہے (مسائل تسلط و جواہر) (ج)
 لڑکی بے اپنا ہر ایسے باپ کو یا اپنے چوہے سے بیٹے کو یہ کہہ کر دیا اور حکم کر دیا کہ وہ
 سے قبضہ کر لے صیم ہے ورنہ نہیں کہ یہ غیر مدیون کو یہ کہہ کیا ہے۔ کسی کا دین اس
 بہت سے ادا کیا کہ بچا ہے دین کے اسکو مدیون پر دین ہو چکا اور مدیون راضی
 بھی ہو گیا تو جائز ہے۔ وکیل بالبیع نے امر (بائع) کو اپنے پاس سے قیمت دی یا
 یہ قیمت مشتری سے لے لیا تو یہ ادا وکیل فاسد ہے اور بائع وکیل والین مکر نہی
 سے فوراً لے لیا۔ عورت نے کہا کہ میرا جو میرے شوہر سے ہے میرے باپ کا ہے
 تو یہ اقار جائز نہیں ہے۔ کسی کو اپنے دین کا مالک کر دینا حلال ہے اور کہہ سکا اپنا
 وصیت کرنا بھی جائز ہے کہ مدیون سے وصول کرے۔ اس نے مدیون
 کو حکم کیا کہ میرا دین جو میرے ہے صدقہ دیدے جائز ہے اور کرایہ والیکو حکم کیا کہ زر کرایہ
 سے مکان کرایہ کے تغیر کرے یہ جائز ہے۔ مدیون دین کا منکر ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب
 نہیں گودا دین کے پاس گواہ ہوں اور قرض ہے تو زکوٰۃ واجب ہے جبکہ مقرر غلام
 ہو۔ حب جالیس درہم اصل مال دین سے قبضہ کر لیا تو ایک درہم زکوٰۃ دیا۔
 انواع دیون دین کس چیز کے واجب ہونے کو مانع ہے اور کس چیز واجب ہونے کو
 مانع نہیں ہے۔ ۱۔ طہارت کیلئے یا فی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۲۔ اور
 سبزی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۳۔ قرض نکال کر زکوٰۃ دینا منع ہے۔ پرند
 اور کفارہ کیلئے قرض لینا منع نہیں ہے۔ ۴۔ کفارہ کے وجوب کو دین مانع ہے۔
 ۵۔ صدقہ فطر قرض نکال کر دینا واجب نہیں ہے۔ کسی کا قرض ادا ہونا صدقہ فطر کا مانع
 نہیں ہے اور وجوب زکوٰۃ کا مانع ہے۔ ۶۔ قرض حج کا مانع ہے۔ ۷۔ نفقہ پر
 قرض لینا مانع نہیں ہے۔ ۸۔ قرض لینا مانع نہیں ہے۔ ۹۔ قرض لینا مانع نہیں ہے۔ ۱۰۔ قرض لینا مانع نہیں ہے۔

دین دینار کے صیم سے جو کہ یہ دین و ہم موصوب لہذا حق ہو گیا وہ اپنا حق جس چاہے بدل ایسے کیونکہ وہ اس کو قسیدہ اسے رجوع کرنا صیم نہیں ہے۔ اسی طرح صاحب دین بھی بدل سکتا ہے درم کے دینار دینار کے درم اور یہ تو بیچ الدین بالین ہے۔ دین کسی کو یہ کہے کہ اس کو حکم کہے کہ وصول کرے جو یہ دین جائز ورنہ بر حکم وصول یہ دین جائز نہیں ہے (مسائل تسلط و جواہر) (ج) لڑکی بے اپنا ہر ایسے باپ کو یا اپنے چوہے سے بیٹے کو یہ کہہ کر دیا اور حکم کر دیا کہ وہ سے قبضہ کر لے صیم ہے ورنہ نہیں کہ یہ غیر مدیون کو یہ کہہ کیا ہے۔ کسی کا دین اس بہت سے ادا کیا کہ بچا ہے دین کے اسکو مدیون پر دین ہو چکا اور مدیون راضی بھی ہو گیا تو جائز ہے۔ وکیل بالبیع نے امر (بائع) کو اپنے پاس سے قیمت دی یا یہ قیمت مشتری سے لے لیا تو یہ ادا وکیل فاسد ہے اور بائع وکیل والین مکر نہی سے فوراً لے لیا۔ عورت نے کہا کہ میرا جو میرے شوہر سے ہے میرے باپ کا ہے تو یہ اقار جائز نہیں ہے۔ کسی کو اپنے دین کا مالک کر دینا حلال ہے اور کہہ سکا اپنا وصیت کرنا بھی جائز ہے کہ مدیون سے وصول کرے۔ اس نے مدیون کو حکم کیا کہ میرا دین جو میرے ہے صدقہ دیدے جائز ہے اور کرایہ والیکو حکم کیا کہ زر کرایہ سے مکان کرایہ کے تغیر کرے یہ جائز ہے۔ مدیون دین کا منکر ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں گودا دین کے پاس گواہ ہوں اور قرض ہے تو زکوٰۃ واجب ہے جبکہ مقرر غلام ہو۔ حب جالیس درہم اصل مال دین سے قبضہ کر لیا تو ایک درہم زکوٰۃ دیا۔ انواع دیون دین کس چیز کے واجب ہونے کو مانع ہے اور کس چیز واجب ہونے کو مانع نہیں ہے۔ ۱۔ طہارت کیلئے یا فی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۲۔ اور سبزی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۳۔ قرض نکال کر زکوٰۃ دینا منع ہے۔ پرند اور کفارہ کیلئے قرض لینا منع نہیں ہے۔ ۴۔ کفارہ کے وجوب کو دین مانع ہے۔ ۵۔ صدقہ فطر قرض نکال کر دینا واجب نہیں ہے۔ کسی کا قرض ادا ہونا صدقہ فطر کا مانع نہیں ہے اور وجوب زکوٰۃ کا مانع ہے۔ ۶۔ قرض حج کا مانع ہے۔ ۷۔ نفقہ پر قرض لینا مانع نہیں ہے۔ ۸۔ قرض لینا مانع نہیں ہے۔ ۹۔ قرض لینا مانع نہیں ہے۔ ۱۰۔ قرض لینا مانع نہیں ہے۔

دین دینار کے صیم سے جو کہ یہ دین و ہم موصوب لہذا حق ہو گیا وہ اپنا حق جس چاہے بدل ایسے کیونکہ وہ اس کو قسیدہ اسے رجوع کرنا صیم نہیں ہے۔ اسی طرح صاحب دین بھی بدل سکتا ہے درم کے دینار دینار کے درم اور یہ تو بیچ الدین بالین ہے۔ دین کسی کو یہ کہے کہ اس کو حکم کہے کہ وصول کرے جو یہ دین جائز ورنہ بر حکم وصول یہ دین جائز نہیں ہے (مسائل تسلط و جواہر) (ج) لڑکی بے اپنا ہر ایسے باپ کو یا اپنے چوہے سے بیٹے کو یہ کہہ کر دیا اور حکم کر دیا کہ وہ سے قبضہ کر لے صیم ہے ورنہ نہیں کہ یہ غیر مدیون کو یہ کہہ کیا ہے۔ کسی کا دین اس بہت سے ادا کیا کہ بچا ہے دین کے اسکو مدیون پر دین ہو چکا اور مدیون راضی بھی ہو گیا تو جائز ہے۔ وکیل بالبیع نے امر (بائع) کو اپنے پاس سے قیمت دی یا یہ قیمت مشتری سے لے لیا تو یہ ادا وکیل فاسد ہے اور بائع وکیل والین مکر نہی سے فوراً لے لیا۔ عورت نے کہا کہ میرا جو میرے شوہر سے ہے میرے باپ کا ہے تو یہ اقار جائز نہیں ہے۔ کسی کو اپنے دین کا مالک کر دینا حلال ہے اور کہہ سکا اپنا وصیت کرنا بھی جائز ہے کہ مدیون سے وصول کرے۔ اس نے مدیون کو حکم کیا کہ میرا دین جو میرے ہے صدقہ دیدے جائز ہے اور کرایہ والیکو حکم کیا کہ زر کرایہ سے مکان کرایہ کے تغیر کرے یہ جائز ہے۔ مدیون دین کا منکر ہے تو اس پر زکوٰۃ واجب نہیں گودا دین کے پاس گواہ ہوں اور قرض ہے تو زکوٰۃ واجب ہے جبکہ مقرر غلام ہو۔ حب جالیس درہم اصل مال دین سے قبضہ کر لیا تو ایک درہم زکوٰۃ دیا۔ انواع دیون دین کس چیز کے واجب ہونے کو مانع ہے اور کس چیز واجب ہونے کو مانع نہیں ہے۔ ۱۔ طہارت کیلئے یا فی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۲۔ اور سبزی قرض خریدنا واجب نہیں ہے۔ ۳۔ قرض نکال کر زکوٰۃ دینا منع ہے۔ پرند اور کفارہ کیلئے قرض لینا منع نہیں ہے۔ ۴۔ کفارہ کے وجوب کو دین مانع ہے۔ ۵۔ صدقہ فطر قرض نکال کر دینا واجب نہیں ہے۔ کسی کا قرض ادا ہونا صدقہ فطر کا مانع نہیں ہے اور وجوب زکوٰۃ کا مانع ہے۔ ۶۔ قرض حج کا مانع ہے۔ ۷۔ نفقہ پر قرض لینا مانع نہیں ہے۔ ۸۔ قرض لینا مانع نہیں ہے۔ ۹۔ قرض لینا مانع نہیں ہے۔ ۱۰۔ قرض لینا مانع نہیں ہے۔

ردیف	تاریخ	موضوع	مبلغ	توضیحات	ردیف	تاریخ	موضوع	مبلغ	توضیحات
۱	۱۳۰۱	پایان	۹	۲۹	۱	۱۳۰۱	پایان	۹	۲۹
۲	۱۳۰۲	پایان	۲۱	۶	۲	۱۳۰۲	پایان	۲۱	۶
۳	۱۳۰۳	پایان	۵	۱	۳	۱۳۰۳	پایان	۵	۱
۴	۱۳۰۴	پایان	۱۹	۱۰	۴	۱۳۰۴	پایان	۱۹	۱۰
۵	۱۳۰۵	پایان	۲۱	۸۳	۵	۱۳۰۵	پایان	۲۱	۸۳
۶	۱۳۰۶	پایان	۹	۸۱	۶	۱۳۰۶	پایان	۹	۸۱
۷	۱۳۰۷	پایان	۱۲	۸۶	۷	۱۳۰۷	پایان	۱۲	۸۶
۸	۱۳۰۸	پایان	۱	۸۳	۸	۱۳۰۸	پایان	۱	۸۳
۹	۱۳۰۹	پایان	۲	۲	۹	۱۳۰۹	پایان	۲	۲
۱۰	۱۳۱۰	پایان	۴	۴	۱۰	۱۳۱۰	پایان	۴	۴
۱۱	۱۳۱۱	پایان	۱۱	۸	۱۱	۱۳۱۱	پایان	۱۱	۸
۱۲	۱۳۱۲	پایان	۱۲	۱۱	۱۲	۱۳۱۲	پایان	۱۲	۱۱
۱۳	۱۳۱۳	پایان	۱۳	۱۲	۱۳	۱۳۱۳	پایان	۱۳	۱۲
۱۴	۱۳۱۴	پایان	۱۴	۱۳	۱۴	۱۳۱۴	پایان	۱۴	۱۳
۱۵	۱۳۱۵	پایان	۱۵	۱۴	۱۵	۱۳۱۵	پایان	۱۵	۱۴
۱۶	۱۳۱۶	پایان	۱۶	۱۵	۱۶	۱۳۱۶	پایان	۱۶	۱۵
۱۷	۱۳۱۷	پایان	۱۷	۱۶	۱۷	۱۳۱۷	پایان	۱۷	۱۶
۱۸	۱۳۱۸	پایان	۱۸	۱۷	۱۸	۱۳۱۸	پایان	۱۸	۱۷
۱۹	۱۳۱۹	پایان	۱۹	۱۸	۱۹	۱۳۱۹	پایان	۱۹	۱۸
۲۰	۱۳۲۰	پایان	۲۰	۱۹	۲۰	۱۳۲۰	پایان	۲۰	۱۹
۲۱	۱۳۲۱	پایان	۲۱	۲۰	۲۱	۱۳۲۱	پایان	۲۱	۲۰
۲۲	۱۳۲۲	پایان	۲۲	۲۱	۲۲	۱۳۲۲	پایان	۲۲	۲۱
۲۳	۱۳۲۳	پایان	۲۳	۲۲	۲۳	۱۳۲۳	پایان	۲۳	۲۲
۲۴	۱۳۲۴	پایان	۲۴	۲۳	۲۴	۱۳۲۴	پایان	۲۴	۲۳
۲۵	۱۳۲۵	پایان	۲۵	۲۴	۲۵	۱۳۲۵	پایان	۲۵	۲۴
۲۶	۱۳۲۶	پایان	۲۶	۲۵	۲۶	۱۳۲۶	پایان	۲۶	۲۵
۲۷	۱۳۲۷	پایان	۲۷	۲۶	۲۷	۱۳۲۷	پایان	۲۷	۲۶
۲۸	۱۳۲۸	پایان	۲۸	۲۷	۲۸	۱۳۲۸	پایان	۲۸	۲۷
۲۹	۱۳۲۹	پایان	۲۹	۲۸	۲۹	۱۳۲۹	پایان	۲۹	۲۸
۳۰	۱۳۳۰	پایان	۳۰	۲۹	۳۰	۱۳۳۰	پایان	۳۰	۲۹
۳۱	۱۳۳۱	پایان	۳۱	۳۰	۳۱	۱۳۳۱	پایان	۳۱	۳۰
۳۲	۱۳۳۲	پایان	۳۲	۳۱	۳۲	۱۳۳۲	پایان	۳۲	۳۱
۳۳	۱۳۳۳	پایان	۳۳	۳۲	۳۳	۱۳۳۳	پایان	۳۳	۳۲
۳۴	۱۳۳۴	پایان	۳۴	۳۳	۳۴	۱۳۳۴	پایان	۳۴	۳۳
۳۵	۱۳۳۵	پایان	۳۵	۳۴	۳۵	۱۳۳۵	پایان	۳۵	۳۴
۳۶	۱۳۳۶	پایان	۳۶	۳۵	۳۶	۱۳۳۶	پایان	۳۶	۳۵
۳۷	۱۳۳۷	پایان	۳۷	۳۶	۳۷	۱۳۳۷	پایان	۳۷	۳۶
۳۸	۱۳۳۸	پایان	۳۸	۳۷	۳۸	۱۳۳۸	پایان	۳۸	۳۷
۳۹	۱۳۳۹	پایان	۳۹	۳۸	۳۹	۱۳۳۹	پایان	۳۹	۳۸
۴۰	۱۳۴۰	پایان	۴۰	۳۹	۴۰	۱۳۴۰	پایان	۴۰	۳۹
۴۱	۱۳۴۱	پایان	۴۱	۴۰	۴۱	۱۳۴۱	پایان	۴۱	۴۰
۴۲	۱۳۴۲	پایان	۴۲	۴۱	۴۲	۱۳۴۲	پایان	۴۲	۴۱
۴۳	۱۳۴۳	پایان	۴۳	۴۲	۴۳	۱۳۴۳	پایان	۴۳	۴۲
۴۴	۱۳۴۴	پایان	۴۴	۴۳	۴۴	۱۳۴۴	پایان	۴۴	۴۳
۴۵	۱۳۴۵	پایان	۴۵	۴۴	۴۵	۱۳۴۵	پایان	۴۵	۴۴
۴۶	۱۳۴۶	پایان	۴۶	۴۵	۴۶	۱۳۴۶	پایان	۴۶	۴۵
۴۷	۱۳۴۷	پایان	۴۷	۴۶	۴۷	۱۳۴۷	پایان	۴۷	۴۶
۴۸	۱۳۴۸	پایان	۴۸	۴۷	۴۸	۱۳۴۸	پایان	۴۸	۴۷
۴۹	۱۳۴۹	پایان	۴۹	۴۸	۴۹	۱۳۴۹	پایان	۴۹	۴۸
۵۰	۱۳۵۰	پایان	۵۰	۴۹	۵۰	۱۳۵۰	پایان	۵۰	۴۹

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۱۰۱	دعا	۱۰۱	دعا
۱۰۲	دعا	۱۰۲	دعا
۱۰۳	دعا	۱۰۳	دعا
۱۰۴	دعا	۱۰۴	دعا
۱۰۵	دعا	۱۰۵	دعا
۱۰۶	دعا	۱۰۶	دعا
۱۰۷	دعا	۱۰۷	دعا
۱۰۸	دعا	۱۰۸	دعا
۱۰۹	دعا	۱۰۹	دعا
۱۱۰	دعا	۱۱۰	دعا
۱۱۱	دعا	۱۱۱	دعا
۱۱۲	دعا	۱۱۲	دعا
۱۱۳	دعا	۱۱۳	دعا
۱۱۴	دعا	۱۱۴	دعا
۱۱۵	دعا	۱۱۵	دعا
۱۱۶	دعا	۱۱۶	دعا
۱۱۷	دعا	۱۱۷	دعا
۱۱۸	دعا	۱۱۸	دعا
۱۱۹	دعا	۱۱۹	دعا
۱۲۰	دعا	۱۲۰	دعا
۱۲۱	دعا	۱۲۱	دعا
۱۲۲	دعا	۱۲۲	دعا
۱۲۳	دعا	۱۲۳	دعا
۱۲۴	دعا	۱۲۴	دعا
۱۲۵	دعا	۱۲۵	دعا
۱۲۶	دعا	۱۲۶	دعا
۱۲۷	دعا	۱۲۷	دعا
۱۲۸	دعا	۱۲۸	دعا
۱۲۹	دعا	۱۲۹	دعا
۱۳۰	دعا	۱۳۰	دعا
۱۳۱	دعا	۱۳۱	دعا
۱۳۲	دعا	۱۳۲	دعا
۱۳۳	دعا	۱۳۳	دعا
۱۳۴	دعا	۱۳۴	دعا
۱۳۵	دعا	۱۳۵	دعا
۱۳۶	دعا	۱۳۶	دعا
۱۳۷	دعا	۱۳۷	دعا
۱۳۸	دعا	۱۳۸	دعا
۱۳۹	دعا	۱۳۹	دعا
۱۴۰	دعا	۱۴۰	دعا
۱۴۱	دعا	۱۴۱	دعا
۱۴۲	دعا	۱۴۲	دعا
۱۴۳	دعا	۱۴۳	دعا
۱۴۴	دعا	۱۴۴	دعا
۱۴۵	دعا	۱۴۵	دعا
۱۴۶	دعا	۱۴۶	دعا
۱۴۷	دعا	۱۴۷	دعا
۱۴۸	دعا	۱۴۸	دعا
۱۴۹	دعا	۱۴۹	دعا
۱۵۰	دعا	۱۵۰	دعا

ردیف	تعداد	قیمت	شرح	ردیف	تعداد	قیمت
۱۲۱	۵	۱۳۱۲	کرایا	۱	۱۲	۱۳۱
۱	۱۱	۵	فروغ	۲	۱۲	۱۳۱
۲	۸	۵	طلاوی	۳	۱۲	۱۳۱
۳	۱	۵	چکلی	۴	۱۲	۱۳۱
۴	۱۰	۵	اسه نیا	۵	۱۲	۱۳۱
۵	۲۲	۵	چکلی	۶	۱۲	۱۳۱
۶	۲۲	۵	اسه نیا	۷	۱۲	۱۳۱
۷	۲۲	۵	چکلی	۸	۱۲	۱۳۱
۸	۲۲	۵	اسه نیا	۹	۱۲	۱۳۱
۹	۲۲	۵	چکلی	۱۰	۱۲	۱۳۱
۱۰	۲۲	۵	اسه نیا	۱۱	۱۲	۱۳۱
۱۱	۲۲	۵	چکلی	۱۲	۱۲	۱۳۱
۱۲	۲۲	۵	اسه نیا	۱۳	۱۲	۱۳۱
۱۳	۲۲	۵	چکلی	۱۴	۱۲	۱۳۱
۱۴	۲۲	۵	اسه نیا	۱۵	۱۲	۱۳۱
۱۵	۲۲	۵	چکلی	۱۶	۱۲	۱۳۱
۱۶	۲۲	۵	اسه نیا	۱۷	۱۲	۱۳۱
۱۷	۲۲	۵	چکلی	۱۸	۱۲	۱۳۱
۱۸	۲۲	۵	اسه نیا	۱۹	۱۲	۱۳۱
۱۹	۲۲	۵	چکلی	۲۰	۱۲	۱۳۱
۲۰	۲۲	۵	اسه نیا	۲۱	۱۲	۱۳۱
۲۱	۲۲	۵	چکلی	۲۲	۱۲	۱۳۱
۲۲	۲۲	۵	اسه نیا	۲۳	۱۲	۱۳۱
۲۳	۲۲	۵	چکلی	۲۴	۱۲	۱۳۱
۲۴	۲۲	۵	اسه نیا	۲۵	۱۲	۱۳۱
۲۵	۲۲	۵	چکلی	۲۶	۱۲	۱۳۱
۲۶	۲۲	۵	اسه نیا	۲۷	۱۲	۱۳۱
۲۷	۲۲	۵	چکلی	۲۸	۱۲	۱۳۱
۲۸	۲۲	۵	اسه نیا	۲۹	۱۲	۱۳۱
۲۹	۲۲	۵	چکلی	۳۰	۱۲	۱۳۱
۳۰	۲۲	۵	اسه نیا	۳۱	۱۲	۱۳۱
۳۱	۲۲	۵	چکلی	۳۲	۱۲	۱۳۱
۳۲	۲۲	۵	اسه نیا	۳۳	۱۲	۱۳۱
۳۳	۲۲	۵	چکلی	۳۴	۱۲	۱۳۱
۳۴	۲۲	۵	اسه نیا	۳۵	۱۲	۱۳۱
۳۵	۲۲	۵	چکلی	۳۶	۱۲	۱۳۱
۳۶	۲۲	۵	اسه نیا	۳۷	۱۲	۱۳۱
۳۷	۲۲	۵	چکلی	۳۸	۱۲	۱۳۱
۳۸	۲۲	۵	اسه نیا	۳۹	۱۲	۱۳۱
۳۹	۲۲	۵	چکلی	۴۰	۱۲	۱۳۱
۴۰	۲۲	۵	اسه نیا	۴۱	۱۲	۱۳۱
۴۱	۲۲	۵	چکلی	۴۲	۱۲	۱۳۱
۴۲	۲۲	۵	اسه نیا	۴۳	۱۲	۱۳۱
۴۳	۲۲	۵	چکلی	۴۴	۱۲	۱۳۱
۴۴	۲۲	۵	اسه نیا	۴۵	۱۲	۱۳۱
۴۵	۲۲	۵	چکلی	۴۶	۱۲	۱۳۱
۴۶	۲۲	۵	اسه نیا	۴۷	۱۲	۱۳۱
۴۷	۲۲	۵	چکلی	۴۸	۱۲	۱۳۱
۴۸	۲۲	۵	اسه نیا	۴۹	۱۲	۱۳۱
۴۹	۲۲	۵	چکلی	۵۰	۱۲	۱۳۱
۵۰	۲۲	۵	اسه نیا	۵۱	۱۲	۱۳۱
۵۱	۲۲	۵	چکلی	۵۲	۱۲	۱۳۱
۵۲	۲۲	۵	اسه نیا	۵۳	۱۲	۱۳۱
۵۳	۲۲	۵	چکلی	۵۴	۱۲	۱۳۱
۵۴	۲۲	۵	اسه نیا	۵۵	۱۲	۱۳۱
۵۵	۲۲	۵	چکلی	۵۶	۱۲	۱۳۱
۵۶	۲۲	۵	اسه نیا	۵۷	۱۲	۱۳۱
۵۷	۲۲	۵	چکلی	۵۸	۱۲	۱۳۱
۵۸	۲۲	۵	اسه نیا	۵۹	۱۲	۱۳۱
۵۹	۲۲	۵	چکلی	۶۰	۱۲	۱۳۱
۶۰	۲۲	۵	اسه نیا	۶۱	۱۲	۱۳۱
۶۱	۲۲	۵	چکلی	۶۲	۱۲	۱۳۱
۶۲	۲۲	۵	اسه نیا	۶۳	۱۲	۱۳۱
۶۳	۲۲	۵	چکلی	۶۴	۱۲	۱۳۱
۶۴	۲۲	۵	اسه نیا	۶۵	۱۲	۱۳۱
۶۵	۲۲	۵	چکلی	۶۶	۱۲	۱۳۱
۶۶	۲۲	۵	اسه نیا	۶۷	۱۲	۱۳۱
۶۷	۲۲	۵	چکلی	۶۸	۱۲	۱۳۱
۶۸	۲۲	۵	اسه نیا	۶۹	۱۲	۱۳۱
۶۹	۲۲	۵	چکلی	۷۰	۱۲	۱۳۱
۷۰	۲۲	۵	اسه نیا	۷۱	۱۲	۱۳۱
۷۱	۲۲	۵	چکلی	۷۲	۱۲	۱۳۱
۷۲	۲۲	۵	اسه نیا	۷۳	۱۲	۱۳۱
۷۳	۲۲	۵	چکلی	۷۴	۱۲	۱۳۱
۷۴	۲۲	۵	اسه نیا	۷۵	۱۲	۱۳۱
۷۵	۲۲	۵	چکلی	۷۶	۱۲	۱۳۱
۷۶	۲۲	۵	اسه نیا	۷۷	۱۲	۱۳۱
۷۷	۲۲	۵	چکلی	۷۸	۱۲	۱۳۱
۷۸	۲۲	۵	اسه نیا	۷۹	۱۲	۱۳۱
۷۹	۲۲	۵	چکلی	۸۰	۱۲	۱۳۱
۸۰	۲۲	۵	اسه نیا	۸۱	۱۲	۱۳۱
۸۱	۲۲	۵	چکلی	۸۲	۱۲	۱۳۱
۸۲	۲۲	۵	اسه نیا	۸۳	۱۲	۱۳۱
۸۳	۲۲	۵	چکلی	۸۴	۱۲	۱۳۱
۸۴	۲۲	۵	اسه نیا	۸۵	۱۲	۱۳۱
۸۵	۲۲	۵	چکلی	۸۶	۱۲	۱۳۱
۸۶	۲۲	۵	اسه نیا	۸۷	۱۲	۱۳۱
۸۷	۲۲	۵	چکلی	۸۸	۱۲	۱۳۱
۸۸	۲۲	۵	اسه نیا	۸۹	۱۲	۱۳۱
۸۹	۲۲	۵	چکلی	۹۰	۱۲	۱۳۱
۹۰	۲۲	۵	اسه نیا	۹۱	۱۲	۱۳۱
۹۱	۲۲	۵	چکلی	۹۲	۱۲	۱۳۱
۹۲	۲۲	۵	اسه نیا	۹۳	۱۲	۱۳۱
۹۳	۲۲	۵	چکلی	۹۴	۱۲	۱۳۱
۹۴	۲۲	۵	اسه نیا	۹۵	۱۲	۱۳۱
۹۵	۲۲	۵	چکلی	۹۶	۱۲	۱۳۱
۹۶	۲۲	۵	اسه نیا	۹۷	۱۲	۱۳۱
۹۷	۲۲	۵	چکلی	۹۸	۱۲	۱۳۱
۹۸	۲۲	۵	اسه نیا	۹۹	۱۲	۱۳۱
۹۹	۲۲	۵	چکلی	۱۰۰	۱۲	۱۳۱

[illegible]

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۹	عدم مطلق اصل نہیں بلکہ صفات میں ہے جو عارفان میں	۱۰	نہ ہونا نہ سبب نہ چودا نہ	۸۶	فوان میری و اماں
۴۰	صفات احادیث میں ہے جو اصل ہے	۱۱	سیرا نہ رہنہ راہی نہ	۸۷	فوان میری و اماں
۴۱	امروید اگر وقت قریب ہو	۱۲	دوسری جہدہ در کیم	۸۸	فوان میری و اماں
۴۲	استصحاب الحال	۱۳	فوان میری و اماں	۸۹	فوان میری و اماں
۴۳	عین غفلت	۱۴	فوان میری و اماں	۹۰	فوان میری و اماں
۴۴	معرن ہوتہ	۱۵	فوان میری و اماں	۹۱	فوان میری و اماں
۴۵	فوان میری و اماں	۱۶	فوان میری و اماں	۹۲	فوان میری و اماں
۴۶	فوان میری و اماں	۱۷	فوان میری و اماں	۹۳	فوان میری و اماں
۴۷	فوان میری و اماں	۱۸	فوان میری و اماں	۹۴	فوان میری و اماں
۴۸	فوان میری و اماں	۱۹	فوان میری و اماں	۹۵	فوان میری و اماں
۴۹	فوان میری و اماں	۲۰	فوان میری و اماں	۹۶	فوان میری و اماں
۵۰	فوان میری و اماں	۲۱	فوان میری و اماں	۹۷	فوان میری و اماں
۵۱	فوان میری و اماں	۲۲	فوان میری و اماں	۹۸	فوان میری و اماں
۵۲	فوان میری و اماں	۲۳	فوان میری و اماں	۹۹	فوان میری و اماں
۵۳	فوان میری و اماں	۲۴	فوان میری و اماں	۱۰۰	فوان میری و اماں
۵۴	فوان میری و اماں	۲۵	فوان میری و اماں		
۵۵	فوان میری و اماں	۲۶	فوان میری و اماں		
۵۶	فوان میری و اماں	۲۷	فوان میری و اماں		
۵۷	فوان میری و اماں	۲۸	فوان میری و اماں		
۵۸	فوان میری و اماں	۲۹	فوان میری و اماں		
۵۹	فوان میری و اماں	۳۰	فوان میری و اماں		
۶۰	فوان میری و اماں	۳۱	فوان میری و اماں		
۶۱	فوان میری و اماں	۳۲	فوان میری و اماں		
۶۲	فوان میری و اماں	۳۳	فوان میری و اماں		
۶۳	فوان میری و اماں	۳۴	فوان میری و اماں		
۶۴	فوان میری و اماں	۳۵	فوان میری و اماں		
۶۵	فوان میری و اماں	۳۶	فوان میری و اماں		
۶۶	فوان میری و اماں	۳۷	فوان میری و اماں		
۶۷	فوان میری و اماں	۳۸	فوان میری و اماں		
۶۸	فوان میری و اماں	۳۹	فوان میری و اماں		
۶۹	فوان میری و اماں	۴۰	فوان میری و اماں		
۷۰	فوان میری و اماں	۴۱	فوان میری و اماں		
۷۱	فوان میری و اماں	۴۲	فوان میری و اماں		
۷۲	فوان میری و اماں	۴۳	فوان میری و اماں		
۷۳	فوان میری و اماں	۴۴	فوان میری و اماں		
۷۴	فوان میری و اماں	۴۵	فوان میری و اماں		
۷۵	فوان میری و اماں	۴۶	فوان میری و اماں		
۷۶	فوان میری و اماں	۴۷	فوان میری و اماں		
۷۷	فوان میری و اماں	۴۸	فوان میری و اماں		
۷۸	فوان میری و اماں	۴۹	فوان میری و اماں		
۷۹	فوان میری و اماں	۵۰	فوان میری و اماں		
۸۰	فوان میری و اماں	۵۱	فوان میری و اماں		
۸۱	فوان میری و اماں	۵۲	فوان میری و اماں		
۸۲	فوان میری و اماں	۵۳	فوان میری و اماں		
۸۳	فوان میری و اماں	۵۴	فوان میری و اماں		
۸۴	فوان میری و اماں	۵۵	فوان میری و اماں		
۸۵	فوان میری و اماں	۵۶	فوان میری و اماں		
۸۶	فوان میری و اماں	۵۷	فوان میری و اماں		
۸۷	فوان میری و اماں	۵۸	فوان میری و اماں		
۸۸	فوان میری و اماں	۵۹	فوان میری و اماں		
۸۹	فوان میری و اماں	۶۰	فوان میری و اماں		
۹۰	فوان میری و اماں	۶۱	فوان میری و اماں		
۹۱	فوان میری و اماں	۶۲	فوان میری و اماں		
۹۲	فوان میری و اماں	۶۳	فوان میری و اماں		
۹۳	فوان میری و اماں	۶۴	فوان میری و اماں		
۹۴	فوان میری و اماں	۶۵	فوان میری و اماں		
۹۵	فوان میری و اماں	۶۶	فوان میری و اماں		
۹۶	فوان میری و اماں	۶۷	فوان میری و اماں		
۹۷	فوان میری و اماں	۶۸	فوان میری و اماں		
۹۸	فوان میری و اماں	۶۹	فوان میری و اماں		
۹۹	فوان میری و اماں	۷۰	فوان میری و اماں		
۱۰۰	فوان میری و اماں				

هَذَا بَصَائِرُكُمْ وَهَذَا لَكُمْ لِقَاءُ الْمُؤْمِنِينَ

الْبَصَائِرُ

ترجمہ

اکھڑا ہوا والی کتاب

جناب مولوی دیکھو! یہ کتاب ہے درود و فارغیت و سترقی و ملکیت نظام فیہ نبی کریم کا ہے

درمطالع و تدبیر اندری واقع لکھنؤ پاشا ہما احمد علی خان صاحب گروید

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۹	سید بن کے انبار پر خبر نہیں ہے	۱۱۶	کتاب الہند -	۱۱۶	راہۃ
۱۰	سہادت میں من باطل و کل میں باطل ہے -	۱۱۷	کتاب المدانیات	۱۱۷	بانی
۱۱	ہی کی گواہی قبول نہیں ہے -	۱۱۸	کتاب الاحاراث	۱۱۸	مذہب
۱۲	فنی متواتر قبول ہے -	۱۲۰	کتاب الاناث	۱۲۰	مذہب
۱۳	مقدم پر عمل نہیں اور وہ ہم ہوا محقق	۱۲۱	کتاب ساخو المادون	۱۲۱	احکام الار
۱۴	نور ہیم و ابراہامی دعویٰ میں ہے	۱۲۲	کتاب الشعہ	۱۲۲	احکام الار
۱۵	دعویٰ کے لئے اس کے لئے اور رالتی	۱۲۳	کتاب الفست	۱۲۳	احکام الار
۱۶	یہ ہوس - دعویٰ کو اسی ہوس	۱۲۴	کتاب الاکراہ	۱۲۴	احکام الار
۱۷	عروہ میں گواہی کے وقت	۱۲۵	کتاب الفص	۱۲۵	احکام الار
۱۸	تفریق حاکم نہیں ہے اور دونوں میں	۱۲۶	کتاب الررس	۱۲۶	احکام الار
۱۹	تفریق کیا ہے -	۱۲۷	کتاب الحمار	۱۲۷	احکام الار
۲۰	دست ساعدت مقدرات -	۱۲۸	کتاب الفرائض	۱۲۸	احکام الار
۲۱	گواہ کو قسم دینا -	۱۲۹	کتاب التمار	۱۲۹	احکام الار
۲۲	اک کام کسی کے لئے کیا اور ہر	۱۳۰	کتاب الفرائض	۱۳۰	احکام الار
۲۳	میں یا ہمارے پر ہستی باطل ہے -	۱۳۱	کتاب الفرائض	۱۳۱	احکام الار
۲۴	حاد قس کے گواہ مقدم ہیں -	۱۳۲	کتاب الفرائض	۱۳۲	احکام الار
۲۵	قرارد قبول قبول ہے -	۱۳۳	کتاب الفرائض	۱۳۳	احکام الار
۲۶	دار اول نام ہوئی -	۱۳۴	کتاب الفرائض	۱۳۴	احکام الار
۲۷	دار نامی کتاب الکوالف -	۱۳۵	کتاب الفرائض	۱۳۵	احکام الار
۲۸	نہیں میں رکن ہے -	۱۳۶	کتاب الفرائض	۱۳۶	احکام الار
۲۹	وکیل اور رسول	۱۳۷	کتاب الفرائض	۱۳۷	احکام الار
۳۰	کتاب الافراہ	۱۳۸	کتاب الفرائض	۱۳۸	احکام الار
۳۱	کتاب المصلح -	۱۳۹	کتاب الفرائض	۱۳۹	احکام الار
۳۲	علم مالافراہ ہے -	۱۴۰	کتاب الفرائض	۱۴۰	احکام الار
۳۳	اس کے لئے گواہ کر سکتا ہے	۱۴۱	کتاب الفرائض	۱۴۱	احکام الار
۳۴	دولہ کے لئے گواہ -	۱۴۲	کتاب الفرائض	۱۴۲	احکام الار
۳۵	بلد میں نہ المان	۱۴۳	کتاب الفرائض	۱۴۳	احکام الار
۳۶	کتاب المارست	۱۴۴	کتاب الفرائض	۱۴۴	احکام الار

۱۔ مشہور ہندوستان زادہ۔ وقلیق مولوی عبدالحکیم ابن مولوی محمد سہراہی زادہ وقلیق دہلوی مصطفیٰ شہر مانی لیا میں
 وقلیق مولوی مصطفیٰ بن محمد شہر مجری زادہ۔ میرہستہ تقیقات اسراہانہ میں جنس پکا جاتے ہیں۔ جو کہ استاد کے
 ماشیہ بعض بعض تعلیقات کی عبارت مانی جاتی ہے اسلئے اس عبارت کا تہ لکھا ہے البدر علی مقدس کی تعلیم مانی
 قاتی ہے۔ استاد پر مولوی محمد بن محمد بن سہریریک زادہ کے سنی تعلیم ہے یہ تعلیق واسطہ اضافہ ہے جو ناقص
 رنگینی وقلیق شرب الدین عبدالقادر بن سکاہ فی سادس ملک سکاہ میرہستہ آستانہ اب دوسو و ہشتاد و پورہ
 تھے بڑھائے گئے تھیں۔ وقلیق شیخ صالح بن محمد بن محمد ترائسی میرہستہ تھیں سکاہ نام جو اہل المطالعہ ہے اور
 مولوی مصطفیٰ بن خیر الدین معروف ملک مصطفیٰ الدیر کی تعلیم ہے سکاہ نام سورالادہان والفضل ہے اس میں شیخ
 کو مرتب ہی کیا ہے اور اس کا نام عقد العظیم رکھا ہے۔ مولانا محمد حورو صوفی شیخ مانی اتاہ کہ مرتب کیا ہے اور اس
 دو قسم کیے ہیں ایک قسم اصول مسائل میں دوسرے درجہ و مسائل پر اس کا نام آدمی ہے۔ اس میں
 میں سید احمد جموی کا ماشیہ مشہور معروف ہے جو بدست اور بعد ماچہ مل اہل المطالعہ کے لیک کا مانی ہے۔
 علامہ بن خیر کو تشریف الدین عصبی وندساب الدین سنلی شیخ امیر بالدین بن عبدالعال ہے تلمذ و احادیث اقرار
 تدریس حاصل ہے اور میرہستہ عار و مالک سلمان خیر الدین کہ میرہستہ الدوامہ ترائی کہتے ہیں کہ میں نہیں
 اس خیم کی خدمت میں تھا اس طویل مدت میں کہ فی باب سر اسرار علمی اور مذہبی میں اس کے اکثر ساتھ
 سفر کیا اس کے ساتھ بہت لوگ تھے سفر میں آؤں گا اور چیرا با ماچہ کہ چیرا میں حال پر ہے اس کے نقصان
 سے بزرگ ہیں وندساب الدین شرح کسر الدقائق شرح مسار اور اسناد الدلائل و حوالہ سالہ مسوق اور اہل اصول
 محقق تخریر الاصول وقلیق علی الہدایہ و حوالہ جامع الدلائل وندساب الدین وندساب الدین وندساب الدین
 انہوں نے ۹۶۹ میں یا ۹۷۰ میں تصانیف اس سرچشمہ کا اور دلی کا لکھا ہے کہ ایک قاعدہ
 میں جس مسئلہ کی تصریح ہو چکی ہے اور دوسرے قاعدہ میں اس کے ساتھ جمع ہو کر تہذیب کا لکھا گیا ہے کہ اس کا
 ۱۲۔ ترجمہ مطلب کا ہے کہ عبارت اصل و درجہ کو حاصل مطلب لکھا گیا ہے کہ ۱۰۔ میرہستہ اسناد کا ہے اگر کوئی
 دل جموی کا توضیحاً زیادہ کیا گیا ہے تو اس کی علامت ح کہن گئی ہے۔ ۱۱۔ حوالہ اکل متبرک ہے۔ ۱۲۔ اکثر
 مسائل غلام باندنی کے ترک کہے ہیں۔ ۱۳۔ جو عبارت () ہے وہ مترجم کی ہے۔ ۱۴۔ جو عبارت
 علی اور اصول ہے وہ صرف طالب علموں کے لیے مفید ہے عام فائدہ نہیں ہے۔ ۱۵۔ جو مسائل کہ نہایت
 فریب اور غیر معروف ہیں ترک ہیں مثلاً مردہ کا کمانا و حاد و غیرہ۔ ۱۶۔ سو ا فو اعلیٰ کے جو فن واد میں بیان ہے

دیباچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہرِ زمانہ سے تھالی کو جس نے فقہ کا درجہ رکھنا دیا اور محمد مصطفیٰ رضی اللہ عنہ نے منیرِ واقعہ بہ خیر الفقہ فی الدین فرمایا
اور اس کے آٹھ اصحاب پر شیعہ نے تمام سے کہہ کر محمد کو اور کسی کو فقہ نہ بنایا۔ امام المسلمانوں کی خدمت میں فقرِ حقیر
وکیلِ احمق سکندر ریوی علی تبارک و تعالیٰ عن سسائتہ عرض کرتا ہے کہ چونکہ اس زمانہ میں لوگوں کو عربی کی
فعلیہ کی طرف توجہ کم ہوئی تھی اس لیے وہ اس سے کہہ کر منیر کتب فقہیہ مشہورہ منداولہ عربی زبان میں چھپنا چاہتے تھے
تھیں مگر دوسروں کے محتاج پاسے جانے ہیں اس خیال سے میں نے چاہا کہ کتاب الاشباہ والنظائر کا ترجمہ، دربار
میں تیسری بار کر دیا جائے تاکہ لوگ اس سے ضروری مسائل پہلے میں اور ہر جزئیات میں کسی کی جیسے کے محتاج
رہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے اس پر کامیابی ہوئی اور تیسرے عرصہ میں یہ ترجمہ کا نام - البصائر -
ترجمہ الاشباہ والنظائر ہے اب کام کو یہ ہو گیا۔ چنانچہ کہ الاشباہ والنظائر علامہ زین العابدین ابن ابراہیم معروف
بہ ابن نجیم مصری صلی کی تصنیف ہے۔ مقامہ نے ہادی الاخری ۹۶۹ھ ہجری میں اس کی تصنیف سے فراغت پائی۔
بادو دیکھو میرا نہ حالی سے ضعیف ہو گئے تھے اور توئی پسے نہ تھے کہ وہ محل اس محنت شاقہ کے ہوتے مگر علامہ نے
اپنی قومِ قدسیہ سے چہم پہننے میں اس کتاب کو حوا ہے فقیر نے تصنیف کیا اور ان کو منصف پیری نے اس قدر
محنت نہ دی کہ اس کے بعد وہ کوئی اور کتاب لکھتے یہ علامہ کی آخری یادگار ہے۔ علم فقہ میں اگرچہ نہایت مشکل
کتاب میں ہیں مثلاً ہادیہ در فقہار - مگر اس کتاب کا درجہ اس کے بڑا ہوا ہے اس میں بیشتر مواقع پر تعبیر میں اس قدر
ادھار کیا گیا۔ بچے کہ جب تک اس کا محاذ معلوم نہ ہوا یہی طرح مطلب معلوم نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے اکثر مواقع
میں ایجازِ فخل ہے اور بہت سے مسائل بطور فقر و بیستہ ان کے بیان کیے گئے ہیں۔ بعض مواقع میں جو محل فقہ میں
الطوائف کیا گیا ہے اور بعض جگہ بکے تفصیل اجمال کیا گیا ہے اس لیے فقہ کی توجہ سے اشباہ پر بہت سے
تعلیقات لکھے گئے ہیں۔ تعلیقہ علامہ، حاتم خضر جو مقدمہ تعلیقہ محمد بن محمد جو، زادہ تعلیقہ ہولہ، علامہ

جبر نہ ہو اور قاضی یحییٰ بن سعید اور محمد بن ابی عبد الرحمن بن رافع اور کوثر بن ابی ابراہیم غفر
 د شیعہ اور بصرہ میں جس بصری اور یمن میں ملاؤں بن کیسان اور شام میں مکحول۔ یہ ائمہ تاجریں تھے علم قرآن
 و حدیث و فتاویٰ صحابہ اور آثار حاصل کیے اور انہوں نے فتویٰ دیے اور فیصل کے اس سے علم فقہ کو بڑی نوبت
 حاصل ہوئی اور اداسکی جہت نہایت منسوب ہو گئی۔ سعید بن المسیب اور ابراہیم و جعفر ابواب فقہ کو جمع کیا اور یہ
 اب میں اصول قرار دیے اور ان کے تابعین میں اسکا رواج بہت زیادہ ہوا کہ علماء و صحابہ اور تابعین میں کس سے زیادہ
 فقہ ہے کہ انہوں نے وضو و غسل و نماز و حج و نکاح و بیع و طلاق وغیرہ کے کوئی اور معنی تھے مسائل ہزاروں
 اور احادیث کی روایت کی اور شہروں کے قاضیوں کے فتاویٰ اور فیصلوں کی طرف مورد فراموشی اور مسائل
 کی جانچ کی اور اپنے اپنے استادوں کے طریقہ کو محفوظ رکھا۔ اور احادیث سند و سلسلہ اور احوال و مذاہب و مسائل
 سے احتیاج کرتے تھے اقوال صحابہ و تابعین کو احادیث منقولہ جاتی ہیں اور حسب انکا اضافہ و تفسیر کیا
 دو حدیث کو ان میں اختلاف دیکھتے تھے نو صیابہ کے قول کو ترجیح کرتے تھے۔ اگر کما کسو حدیث کو مستقیم
 ماؤں کہتے تھے تو یہ اداسکی پیروی کرتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے انکو تہذیب و تہذیب کا امام فرمایا۔ ائمہ و ائمہ
 ابی عبد الرحمن نے مدینہ میں اور ابن جریج اور ابن عیینہ سے مکہ میں شوریٰ نے کوفہ میں و ابن جریج نے
 مصر میں کتابیں لکھیں۔ امام اعظم ابو سعید نے ابراہیم اور اسکے اقوال کا نام لیا۔ ائمہ و ائمہ
 محمد بن امام کی نان بہت بڑی تھی وجوہ تحریکات و انکی نقل و حادس و دوم و سوم۔ امام
 امام محمد و ابو یوسف کا بھی یہ طریقہ تھا علم فقہ اس طور پر مدینہ ہوا کہ ہر مکتبہ میں ان کے تلامذہ
 اگر ملاؤں سے بیروں کرتے تھے اور وہ ان بھی نہ ملاؤں کا رہنا ہوا کہ انہیں امتداد و اتقان و تہذیب
 ہوا و سکاکم لیتے تھے اس سے بھی عاجز ہوئے تو کتاب اور سنت کے ایوان و اتقان و تہذیب و تہذیب
 حل کرتے تھے اس طریقہ کو صحابہ کے طریقہ سے اخذ کیا میں اس مہران کہتے ہیں کہ ابو یوسف مدینہ میں
 یہ مسئلہ پیش ہوتا تو قرآن پر اور حداد کے حد میں بیروں سے اگر نہ پیش میں نہ پائے تھے۔ امام
 سے یہ جیسے تھے اگر کسی صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مان کیا تو بہت خوش ہو کر فرما
 کرتے تھے تو روز صحابی سے اسے لیتی تھی حنیفہ انصاری ہوتا تو اداس نظر ہوتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
 معاذ کو یمن کا قاضی کر کے بھیجا تو یہ چمکا کہ کب تک عمل کرے کہ انہوں نے کہا قرآن سے پہرہ چمکا کہ قرآن میں نہ
 تو کرنا کہ سنت سے پہرہ فرمایا کہ سنت میں ہو تو کرنا کہ اپنی ہمت اور اجتہاد سے۔ انہوں نے فقہ و حدیث میں

بہت قواعد و قواعد مسائل سے لکھے ہیں جو انشاء اللہ تعالیٰ فرست دے تا تب میں درج ہونگے۔ ۱۰۔ بچے غلط غلام کے
 ممکن ہوگا تو اوپر مذکور ہوگا۔ ۱۱۔ اتنا دیکھ سکے حکم ہوا اور جو بحث فتویٰ اور حکم پر ہوا تو فتویٰ ہی تحریر ہوگا۔ ۱۲۔
 فن الثانی میں صرف مسئلہ لکھا گیا ہے کہ طوالت ہووے۔ ۱۳۔ فن حاشا میں ترک ہے کہ او میں صرف حیلہ لکھے گئے ہیں
 مسائل قواعد نواد۔ ۱۴۔ فن حاشا کا ترجمہ ایک جگہ جو ترجمہ محمد کے اخیر میں اور ہمارے کتاب ترجمہ فقہ اکبر کے
 آخر میں موجود ہے عرض فرمائی اگر کوئی امر سے دیر لگ گیا ہو یا غلط لکھا گیا ہو اصلاح سے افتخار بخشیں۔ اب ہم
 فقہ کی کیفیت و طبقات فقہاء محدثین و کرامتہ اربعہ اور اصحاب امام اعظم ائمہ اربعین لکھتے ہیں۔ واضح ہو کہ فقہ سنیہ
 اور قریباً خت کر کے لکھتے ہیں۔ ملاحظہ کہہ کہ ہم ہر سال میں تین جہتے ہیں۔ اور اصطلاح میں فقہ وہ علم ہے کہ جس
 احکام شرعیہ سے اس مسئلہ سے کہہ کر ترجمہ کر کے اور تفصیل سے مستند روایتیں ہیں۔ اس کے بعد وہی
 فقہ میں فقہ کرام سرانجام شیعہ اور علم و ہر مذہب سے اسکا فائدہ یہ ہے کہ وہ مشروع عمل حاصل ہو
 اس کے بعد ہر حال سے راجح و ارجح (ک) نام ہر طرح معنی لغوی عام مطلبی ہوئے و معنی سنی میں خاص
 مطلق ہوئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں لکھ کر ایسا کہ ایسی ہی ہے سطح فقہا اسنے
 احتمالات سے انکار کیا۔ شرط و ادوار کو دلائل سے بیان کرتے ہیں۔ طریقہ نہ تھا بلکہ یہ طریقہ تھا کہ صحابہ سے سوال
 منی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو وہ صورت محفوظ کر لی اور ہم میں جانتے تھے کہ اس میں رکن کیا ہے اور
 آداب کیا ہے اور وہ میں عرض کرتے ہیں یا کہ ہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کرتے ہیں
 ہر حال کے لئے۔ یہ امر اس طرز احاطہ کا موازنہ صرف میں موجود ہے اور کسی حادثہ میں
 سوال ہوتا تھا تو فتویٰ دیا جاتا ہے اور ہوا بہاوات و فساد کی کو یاد رکھتے تھے اور قرائن سے کسی چیز کو مداح
 اور کسی کو مستحب اور کسی کو منوع کہتے تھے ہر صنف صحابہ ملا و امصار کو لگے اور بسبب کثرت و قائل کے متفق تھے
 ہوئے تو انہی نقطہ سے جواب دیتے تھے اور کوئی ہوا نہ ہوتی تھی تو اجابا دے حکم دیتے تھے کہ صحابہ ان
 علم کا اجماعی طرح جانتے تھے کہ او کو ہر مذہب کی مقتدرین حکم دیتے تھے تو بسبب اس کے کہ او کو عدلت
 و اتساع آئینوں اختلاف ہوئے لگا کوئی کہہ سکے ہر اتھا اور کوئی لکھ اور اب اس اختلاف کا اثر زمانہ نابین اور
 اس کے بعد ہر صنف ہوا لکھتا تھا تب صحابہ کے لکھنے انہوں نے صحابہ سے سنا اور سنا دیکھا حدیث نبوی
 ہر ماہ ہوا اور ایک کو دوسرے سے ترجیح دیا ضرورت ہوتی اس جہ سے علماء و تابعین کے مختلف مذاہب کے
 آراء میں ایک ایک امام ہو گیا انشاء اللہ تعالیٰ عین سید بن المسیب اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور ان کے

[illegible]

تو کوئی امر ایسا نہ کہ جسکی سد نہ مل ہو اور از ان وحدت اور آثار محابہ و تائیدین اصل قرار دے گئے اور فروع
 اور نیکی فروع ٹھہرے۔ اس سبب سے یہ بحث ثابت ہوئی کہ فقہ ائمہ سمجھتے کہ اگر ماننے کو کسی میں اور اصطلاحاً احکام
 شریعت اور اذکار کے دلیلون کے علم کو علم فقہ کہتے ہیں۔ اور جس شخص پر احکام شریعت وارد ہوئے ہیں امر پر
 باطنی ہو اور مسکوف کہتے ہیں امام برزہ را در تشریح یہ ہے اور یہی علم فقہ کا موضوع ہے۔ یہ احکام جس شخص پر
 مقرر فرمائے وہ صرف شارع خدا، نواب اور اذکار کے نہیں انبیاء اور اذکار کے نابین علماء ہیں و علی غایتین
 جو احکام دلائل سے مرتب ہو کر معلوم قائم ہوئے وہ علی مادہ ہیں جو خصوصیات اذکارین ثابت ہوتے ہیں مثلاً
 فرض، استیجاب، سنون، حرام، مکروہ، طہار، عت، صوم، چہرے، سادات دارین، حوا، سرائع سے
 حاصل و طلب غائی ہے۔ اب جاننا چاہیے کہ فقہا کے ساتھ طبقہ ہیں۔ ۱۔ وہ مجتہدین کا احکام استیصال و مطلق نہما
 و فروع و ادول میں کیسے مقلد تھے جیسے ائمہ اربعہ۔ ۲۔ مشائخ متقدمین مثلاً ابو یوسف و محمد وغیرہ مجتہدین
 نے اللہ حبہ جو احکام کو اول اربعہ سے ادول پر استخراج کرتے تھے جیسا کہ امام اعظم نے مقرر فرمایا تھا۔
 یہ وہ بعض احکام فروع میں امام سے مخالفت کرتے ہیں لیکن قواعد اصول میں امام کے مقلد ہیں۔ ۳۔
 علماء متاخرین مثلاً ابو بکر احمد رضا و ابو نصر طوسی و ابو الحسن کرجی و شمس الدین عبد الغنی طبرانی اور
 سائر ائمہ محمد سرخسی و خراسانی و علاء الدین و ابو نصر الدین حسن طوسی و ہر ہاں الدین علی و غیرہ سرائع و مجتہد
 ہاں و شیخ طہام بن احمد صاحب کتاب و غارہ غیرہ پر لوگ ایسے مسائل میں اجتہاد کر سکتے ہیں جس صاحب
 مسئلہ واسطہ نہیں کہ یہ لوگ صاحب مذہب نہ تھے اول فروع میں تابع ہیں کہ اور فروع کے اصول متعلقہ پر
 اصل کا اسناد کیا کرتے ہیں۔ ۴۔ صاحب تخریم جیسے ابو بکر احمد بن علی ہارمی و غیرہ یہ لوگ اجتہاد پر مطلقاً قادر
 نہ ہیں مگر اصول و مائتہ کو خوب ضبط کیا کرتے ہیں ان کو اس قدر ملامت ہے کہ امام صاحب یا صاحبین کے قول کی
 مخالفت کر سکتے تھے ان کے اصول یہ مائل کا قیاس کر لیتے تھے۔ ۵۔ اصحاب ترجیح مثلاً ابو الحسین احمد قدس سرہ
 الاسلام ہر ہاں الدین مرعینا نے صاحب ہدایہ بعض روایت کو بعض پر ترجیح دیتے تھے اور ہذا اولی
 اصح فرماتے تھے۔ ۶۔ حنفی و شافعی اور ظاہر و مہذب اور ظاہر و آیات اور روایات مادرہ کے تمیز کرتے تھے
 سرائع و غیرہ کی روایتی و حافظہ نجم الدین نسفی صاحب کنز و صاحب شرح و قافیہ جو روایت ضعیفہ کو نقل کر سکتے
 ۷۔ طبقہ علماء جو امور مذکورہ بالا کے قدرت نہیں رکھتے ہیں بلکہ صرف نقل اور راوی ہیں اسی سے
 تیار ہوتے ہیں کہ یہ ہیں ہر مسئلہ پر جو ائمہ کہتے ہیں۔ مسائل کے تین طبقہ ہیں۔ ۱۔ مسائل ظاہر الروایت

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ تعالیٰ ہماری ہر چیز کو مدد کرے اور سنہ ہم پر انجام دے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارے سید پر پو حضرت محمد بن درو اور سیدنا ہمام (سید کمال) کی مدد پر مجھے سردار کے سوار اللہ تعالیٰ کے اور یہ بھی بولتے ہیں جیسا اللہ کے اور صفات پہنچ سکے جائے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی علیہ السلام کے لیے فرمایا ہو (سمیعاً وحصوفاً) اب واضح ہو کہ علم فقہ کی قدر و عظیم میں اثر ہے اور اسکا احسن سبب بڑا ہے اور اسکا فقہ پورا ہو اور اسکا فائدہ بہت ہو اور اسکا رتبہ بلند ہو اور اسکا رتبہ ظاہر ہے انکھوں میں اور ہر نام ہے اور دل میں سردار و سیدین میں کتھا لگی اور ہر امر میں فراغت اور وسعت اس لیے کہ ہر خاص و عام کو ایک طریقہ انتظام پر فرما دیر ہیں اور اتحاد اور میل جمع اور انکی وضع کی گئی ہو تو حال اور حرام کی شناخت پر اور حکم جائز اور فاسد کی وجہ میں تمیز پر موقوف ہے اس کے دریا و حار ہیں اور اس کے باوجود ہر کار میں اور اس کے ساتھ مل کر ہیں اور انکی اصول ثابت ہیں اور اس کے فروع اوگئے جاتے ہیں ہر ضرورت اور اسکو جمع کرین تو اسکا خزانہ کم نہیں ہوتا ہے اور اس پر قہار راہ گزیر ہے اسکی عزت کم نہیں ہوتی ہے اور اس کے اہل (علماء) دین کے ستوں میں اور کہیں میں اور اس میں ہی اسکی درستی اور ترتیب ہے اور دنیا اور آخرت میں انکی ساتھ تھا ہو اور شرفانہ میں اور فتویٰ دینے میں وہی ٹھکانا ہیں خصوصاً ہمارے علماء (حنفہ) کو اس کا چرچا سبب ہر سبب ہو اور سبب اوگئے تابع ہیں اور سبب لوگ امام ابو حنفہ کی فقہ میں عیال (محتاج) ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ نے اسکا سبب لکھا ہے کہ یہ فرمایا ہے کہ جو شخص میرا سبب ہے کہ فقہ میں اسکو توجہ حاصل ہو سکے تو چاہے کہ امام ابو حنفہ کی کتابوں کو دیکھتا دیکھے امام شافعی کے شاگردین عبد اللہ بن حرم نے میرے قول اسکا نقل کیا ہے۔ اور ابو حنیفہ حضرت صدیق اکبر کے مشابہ ہیں کہ میرے سبب سے پہلے ایمان ملائے اور قرآن فرمایا اور انہوں نے سبب سے پہلے فقہ کو درست کیا اور راستہ کیا اور قیامت تک انکو ایسے کام کا اور ادن لوگوں کے کام کا ثواب ملتا رہے گا جو ان کے نیکی اصول پر علم فقہ کو دن کیا ہو (اور کہتے رہیں گے) اور احکام لکھ لے ہیں (اور نکالتے رہیں گے) اور علماء امام نے کتاب میں تصنیف کی ہیں کسی نے مختصر اور کسی نے مطلق۔ اور کسی نے متن اور کسی نے شرح اور کسی نے تاوی۔ اور کسی نے مذهب اور فتویٰ کی متبع اور تصحیح میں سعی کی ہے اللہ تعالیٰ انکی سعی کا شکر فرمائے گا اور اسے امام تاج الدین سبکے شافعی کی فنون فقہ میں کتاب ہے ایسی کوئی کتاب ان علماء حنفیہ کی مرتب نہیں ہے جو یہ میں کہ کسی شرح بیچ ناسد تک لکھ دیکھتا تو میں نے ایک کتاب مختصر روابط اور استثنائات میں لکھی ہے در فوائد زینبہ بنی الفقہ اسکا نام رکھا ہے اور پانچ سو ضابطہ محکم ہے میں اور مجھ کو میرا ہمام ہو اگر ایک کتاب

تأمل، اگرچہ کوئی حکم اس قاعدہ سے خارج اور قاعدہ کی پہنچ قواعد سے نیا ہو، اور اصطلاح میں حکم کلی ہے کہ علمائے شریعت ان احکام اور بینات اعلیٰ پر توجہ دینا، یہ توجہ وسیع نوعی اور توجہ تنقیح اصولی میں مرکوز ہے اور اس کا کوئی لازم ہمارے قاعدہ کا بیان کرتا، میری توجہ شروع کرتے کیونکہ ایک شے کا پہلے تصور بدلے تو پھر اس کا علم ہوتا ہے۔ **القاعدة الاولى**۔ دن، نیت کے ثواب میں جیسا کہ لکھا ہے، فقہ بن گئی ہو سکتا ہے، یہاں کیلئے حدیث اہل نوامین یعنی سند مرسلہ اور اگرچہ جو کچھ حوثیاتی سے وضو میں نیت مرسلہ اور اس کی اقسام سے منکر کرنے میں نیت مرسلہ نہیں ہے (دل کا کسی مرسلہ ہونا نیت ہے) نماز اور نیکو اور روزہ اور حج میں نیت شرط ہے کہ مدول اس کے صحت ہوگی، روزہ اور غسل میں نیت شرط نہیں ہے کہ مدول اس کے صحیح ہو سکتا ہے اور اسی لیے حدیث اعمال بالانبار و دعوت سے کہ یہ اعتقاد الصواب سے ہے بلکہ الصواب سے کہ مدول اس کے ایک امر مقرر کر دینے میں صحت نہیں ہے، تین ایسے اعمال تو بہت ہیں، سب سے پہلے یہ ہے کہ میں ایسے اعمال کا حکم نیت پر ہے اور یہ حکم دو قسم ہے ایک آخرت میں، ثواب ملے اور ناپ ہو اور دو مراد بیان یہ حکم کہ اگر وہ عمل (مشکلات) صحیح سے اور یہ عمل فاسد ہے اور حکم اخروی ہے کہ اگر وہ امر و نہی کا سبب ہے اس سے نیت کے ثواب اور عذاب لے سکتا ہے، نیت ہو سکتا ہے تو حکم فیہی اس حدیث سے مقصود نہیں ہو سکتا ہے، مقصد میں کہتے ہیں کہ دوسرے نیت پر ثواب ملتا ہے اور ضامنین کہتے ہیں کہ نہیں ملتا، یہ کہ کوئی حکم جو حدیث میں مقرر کیا گیا ہے، مشترک ہے عام نہیں ہے، نیت کے ثواب و عذاب ہو، مراد یہ ہے کہ نیت میں ہر گاہ اور کلام (یعنی حدیث) کے صحت کرنے کی ضرورت ہے، اس کے نقلی یعنی حکم مقرر کیا گیا ہو عام میں ہے اور مشترک مضمونی ہے، اس کو عام ہے کہ حکم ویری، اس کا ضرورت ہے، اور یہ امر مشترک ہے کہ ہر نفعی مشترک کے عموم کا فائل ہے، اسی لیے اہل احکام میں جو اصل عبادت کے لیے ہیں، یہ اور ہے، نیت شرط نہیں ہے اور اصل عبادت کے صحت کے لیے نیت شرط ہے اور جو دھوکہ دے کہ نیت شرط ہے، اس کا حکم ہے، اور یہاں تک کہ نیت باجماع علماء ثابہ ہے یا حکم و امر والا یبعد و اللہ یصلحہ فی الدین اور اول مرتبہ، یہ کہ آیت میں عبادت توحید ہے کہ نیکو اور نیکو اکثر نیکو مطوف و مطوف علیہ ہے، پس وضو میں یا غسل میں اور سر کے مسح میں اور کپڑے پہن اور مکان و برتن کے معنی نجاست و در کرنے میں نیت شرط نہیں ہے، اگرچہ اس میں نیت شرط ہے کہ آیت میں تیمم کا لفظ ہے فقہ اور ارادہ قلبی ہے اور صیغہ کا لفظ ہے، لیس اس لیے شرط نہیں ہے

اور ان کتب اصول کا مطالعہ امام مرقی کی کتاب، نزدیکی اور اہل زید و ہوسی کی تقویم اور تفسیر اور اصول شریعت اور
 شرح کے ترجمہ اور ادبیات کی شرح شفاء کبیر اور تقریر اور تفسیر ابن ہام کی تحریر کا پیش اختیار
 کیا اور لبہ الاصول امام اکبر اور ہر سنار کی ایسی شرح کی کہ بول نہ دقت و سب پر فائق ہے اب انشاء اللہ تعالیٰ
 بحکمہ و قوت میرے تالیف ہم شروع کرتے ہیں اور ایک فن کہے نام یہ تمام کتاب کا نام اشباہ و نظائر رکھا ہی اللہ تعالیٰ
 سے یہ درخواست ہے کہ اسکو قبول فرمائے اور مؤلف کو (جگو) اور جو اسکا فن نظر کرے نفع بخشے کہ اللہ تعالیٰ بہت امید
 ہے اور جاسمین کا مکر اور تشبیب کا جوت دیکھ کر سے اور جگو قسم ہے کہ میرے فن آرزو منادی سے اور سونے اور
 اور دانی سے حاصل نہیں ہوتا ہے۔ اور وہی اسکو حاصل ہو کر رہے جس نے اپنی آیتیں چاہی اور دامن ہا ہا
 اور اپنے گم ہونے اور انرا زبرد فوب کس لیا اور دریا من گس گیا اور منفر لون کا غبار لیا (سفر ہر دھکیا)
 اور سخت اور مطالعہ اور شام کرتا رہا اور تالیف اور تقریر میرات اور دن آدھ رہا اور اسکے ہت اشترک
 اور مسئلہ سخت کے حل پر متوجہ ہوا حکم رہا اور کہ دانت والوں پر ہماری ہے۔ میرے صرف کو مشائخ افسانے سے نہیں ہے
 کہ وہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اسکو چاہے ویسے اور جن کتابوں سے میں نے مستند و سوار شدہ کے آخرین یہ کہتا
 تالیف کی ہے وہ ہمارے کی شرح میں ہمارے غایۃ البیان غایۃ معراج الزیادہ بنا یہ فتح القدر اور کرک شریعت فی غنی
 سکین اور قدوری کی شرح راجع و ملج اور ہر ہر اور حتمی اور قطع اور جمیع کے نسخ مصنف کے اور ان کتاب کے اور
 غنی کی شرح جو وقف ہے اور ابن امیر طاج کے مہیۃ المہیۃ کی شرح اور دانی کافی کی شرح اور وقایہ کی شرح اور
 وقایہ اور ایضاً الاملاط اور تفسیر جامع کبیر کے علامہ فارسی کی شرح اور صدر شہید کے تفسیر جامع اور کاسانی کی
 راجع اور تفسیر کی شرح اور کافی کی شرح اور کافی حکم شہید کے اور درود و غرر کی شرح لاخبرہ کی اور ہر
 در قاصی و غایۃ کی شرح جامع میر اور مختصر طحاوی کی شرح اور اختیار اور فتاویٰ حانیم اور خلاصہ اور ہر ہر
 مرداد و الیہ اور غرر اور ہر ہر اور صام شہید کے وقایہ اور تفسیر اور مہیۃ اور غنیہ اور تالیف الفتاویٰ اور
 شرح و تالیف اور راجع الفتاویٰ تاریخی الزیادہ اور تالیف اور خلاصہ اور جامع العہدین اور امام ابو یوسف کا
 راجع اور امام خصائص اوقاف اور حاتم اور رستمیہ اور محیط رضوی اور فخرہ اور مصنف کی شرح منظوم نسفی کی اور
 من بیان اور ابن تیمیہ کے منظوم ابن مہان کی دو شرح اور ہر ہر اور خزائنہ الفتاویٰ اور ہر ہر اور
 ہر ہر اور تالیف اور تفسیر اور خزائنہ الفقہ اور ہر ہر اور منقب کردی اور عبد القادر کے طبقات
 عن الاول فی التواہد الکلیہ قواعد کلیہ سے وہ قاعدہ مراد ہیں کہ ایک قاعدہ میں دوسرا نہ ہو

مقدم ہے اور وہ موخر۔ اور اذان کی نیت شرط نہیں ہے کیونکہ اذان پر ثواب حاصل کرنے کے لیے نیت شرط ہے۔ اور استقبال قبلہ کے لیے امام جہاں شریعت کہتے ہیں برقی ہے کہ شرط نہیں ہے اور کوئی یہ کہتے ہیں کہ جنگل میں جہاں شریعت نہیں ہے (کہ وہ میدان ہر طرف کشادہ ہے) اور حجاب ہو تو کچھ ضرور نہیں کہ وہاں ماس تبلیغ نہیں ہے اور سرور کی نیت شرط نہیں ہے۔ اور صحت عبادت ثواب کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ ثواب نیت پر ہے چنانچہ نماز جو گماں وضو کے بیڑ ہی تو بھی ثواب ملے گا۔ اور زکوٰۃ نے ثمت ادا نہیں ہوتی ہے اور قاضی اسپہانی نے فرمایا ہے کہ جو شخص ادا زکوٰۃ کرے تاکہ نہ برکتی ہو اور اسکو سزا دیے اور زکوٰۃ بجائے موافق حج میں ملے کیونکہ امام کو اختیار ہے کہ زکوٰۃ کو بھی زکوٰۃ دے گا یا امام کا زکوٰۃ لینا اس پر کہ ملک نے اپنی خوشی سے رکھ لیا کی ہے یہ بہت خلیفہ ہے اور اعماد اس پر ہے کہ زکوٰۃ دینا اسے اور زکوٰۃ لینا اسے ایسا ہی ہے تو اگر کل مال صدقہ دیا اور سب کی فرائض اسکے سر سے اتر گیا اور کو نصاب میں ہے کہ صدقہ دید یا تو قاضی کی زکوٰۃ دے گا۔ اور رکوع کے لیے اسے اس کے ساتھ تجاویز کی نسبت شرط ہے کہ تجارت کے لیے یہ نیت متصل ہو یا چاہے خریدنے و دینے یہ نیت کی اگر فائدہ ہو گا تو چون در یہ شے میرے کام آئیگی تو زکوٰۃ واجب ہوگی اور زینت می اور حجامی کی بداداری میں کرنا یا عاریت کی آمدل برنت تجارت کی کی تو بھی زکوٰۃ واجب ہوگی اور جو معاملہ ایسے ہیں کہ مبادیہ مال بالار نہیں ہیں۔ مثلاً یہ اور صدقہ اور خلع اور ہر اور دوست انہیں اگر عیت تجارت کی تو یہ سب صحیح نہیں ہے اور نامہ بین ضرور ہے کہ سال میں اکثر عینہ جرائی میں زمین تانسل ٹھہرے کی صورت ہو رہے اور اگر وقت خریداری کا ش کی نیت کی تو زکوٰۃ تجارت واجب ہوگی اور اگر بار بار ہمارے یا سواری یا کھانسی کی نیت کی تو ہر رکوع میں ہے اور ہر رکوع کے روزہ کے شرط ہے اور اگر صحت و درہ کہ انشاء اللہ تعالیٰ کے ساتھ مطلق کیا تو بھی یہ صحیح ہے کہ وہ انشاء اللہ تعالیٰ سے قول باطل ہوئے ہیں اور نیت قول نہیں ہے عیت روزہ عرص اور صحت اور نفل ہر برابر ہے اور حج میں ہو یا نفل ہو اسکے لیے بھی صحت شرط ہے اور عمرہ کے لیے بھی صحت شرط ہے اور عمرہ کو سنت ہے ہی اور عمرہ جو مدد مانا ہو وہ نفل فرض ہے۔ اور حجۃ الاسلام کے لیے اگر نذر بھی ملے تو بھی حجۃ الہی واجب ہوگا۔ مثلاً قربانی کی نیت کی تو قربانی ہی لازم ہوگی اور اگر صحت میں اعتبار اصل نیت کو قضا مثل واجب ہے۔ اور اگر کاف کے لیے نیت شرط ہے واجب ہو یا سنت ہو یا نفل ہو اور کفارہ کے لیے بھی صحت شرط ہے تمام افراد کے لیے۔ اور رکعتیں اسکا کین کو کھائے اور قربانی میں بھی نیت وقت خریداری شرط ہے

کہ اوپر نماز صحیح ہوگی اور اسکو طہارت حاصل ہوگی بلکہ اس شرط ہے کہ مسلمانوں کے ذمہ سے فرض رنج ہو جائے صحیح قرین
 بقول میں نیت ضروری ہے ایک نقب الی اللہ کی ہے تاہم لازم نہ آئے اور دوم وہ لفظ کہ معنی غیر مقصود کا بھی احتمال ہے۔
 (مثلاً طلاق یا کفار) اور سوم انشاء یعنی عقد ہوا کرینے کے لئے سواہرین (قسم) اور طلاق کے۔ اور چوتھ کہ اگر کسی اور
 اسکو تین غلام یہ جائیں (استبنا وغیرہ و منوط غش) یہ امام ابو یوسف کی روایت ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ
 دو غسل مستحائیر (استحوا وغیرہ اور منوط) جبکہ پانی سے نہ کاتے دسے غسل کی نیت کر لی ہے اور میں نیت کی تو تیر
 غسل میں جائز، اور اسکی ایک روایت ہے کہ ایک ہی غسل میں یا جا (صریحہ استبنا وغیرہ) اور جب عبادت کے صحیح ہو کر کے
 لیے یہ شرط ہے چاہے یہ اسلام نہ نیت صحیح ہے کہ نہ روتھی اگر کوئی اسلام لایا (اگر اہل حق ائمہ) تو صحیح ہے اور صرف مسلمان
 ۱۷ سے کسی نیت سے مسلمان نہیں ہوتا ہے بخلاف کفر۔ تنوک کی جوت میں انکا ذکر آگیا اور کفر کے لیے یہ نیت شرط ہے
 کیونکہ کفر کا ذکر صحیح نہیں ہے اور کفر ہستی ہے کہا تو کافر ہوگا کہ وہ اصل کلمہ ہی کفر ہے کہ اصول میں ہر کی بحث میں اسکا
 ذکر ہے نماز غلط اور نماز ہر نیت صحیح نہیں ہے۔ فرض ہوا واجب ہوا یا سنت ہوا یا فعل ہوا اور جب چاہے کہ نماز
 توڑ دے تو اسے اس کے کہ ایسا کام کرے جو نماز کے خلاف ہو نماز نہ ٹوٹے گی۔ اور اگر ایک نماز کی نیت باندھی بات چاہتا ہے
 کہ وہ دوسری نماز پڑھے اور وہ نماز اور ہے اور یہ نماز اور ہے تو دوسری نماز کے لیے کہیں کی تو دوسری نماز ہو سکتی
 اور نہ ہیں۔ اور یہ نیت امام کے ساتھ اقتداء نہیں ہو سکتی ہے۔ اور بخلاف امام کرخی اور ابی حفص کہ یہ امامت نیت
 صحیح ہے یہ صرف ائمہ معدی ہوں تو نیت اولیٰ ہے امامت کے ضرور ہے اور عید میں عید میں عورت کے مقتدر
 ہونے کے لیے امامت کی نیت ضرور ہیں ہے۔ قسم کہا اسکے کہ میں امامت کر دوں گا اور ہر نماز پڑھ رہا تھا کہ کسی اقتدا
 کی تو صحیح ہو پھر جائز تھے ہے کہ قاضی کی عدالت میں حاست (قسم ٹوٹ کر) کفارہ دنگا ہ عدا اللہ اور جب یہ گواہ کرے کہ
 میں اپنی نماز کی گواہی دے رہا ہوں اور ہر نماز شروع کی اب کوئی اسکا مقدمی ہو گیا تو قاضی کے سامان بھی حانت ہوگا
 اور یہی قسم دالامحکمہ امام ہو تو نماز صحیح ہو گا۔ دنگا اور نماز حارہ و سہ ماہ میں حانت ہوگا اور قسم کہا اسکے کہ فلاں
 کے لیے امام۔ دن کا اب کئی آدمیوں نے اقتدا کی اور بے جہر فلاں سے ہی اقتدا کی حاست ہوگا اور فلاں کی امتا
 کا تو اب یہ لیکتا اور مثل نماز سجدہ تلاوت میں ہیبت شرط ہے۔ اور مس کے نزدیک سجدہ شکر شریع نہیں ہے اور ہیبت
 ضرور ہے اور صحیح یہ ہے کہ مسنون ہے ایک طرف اور سلام یہ ہے کہ سجدہ سو کر قیہ ہیں تو اوہیں سلام پڑا کر
 سجدہ کی ہیں کی ہے تو کچھ مصالحت نہیں ہے۔ اور خطبہ سجدہ کے لیے نیت شرط ہے اور ہر سجدہ چھٹا اور آٹھ شرا سے
 لیے کہانہ خطبہ کے لیے تو خطبہ ہوا ہوگا اور عید میں کے خطبہ کے لیے ہی نیت شرط ہے کہ دو خطبہ کیساں میں ہر جہد کا خطبہ

۱. سکا اور ان سب میں ثواب کے لیے نیت شرط ہے۔ اور جتنے امور کہ بیاح ہیں وہ باعتبار نیت ہیں نہیں۔
 کی ہے ثواب جو ورنہ نہیں اگر یہ نیت ہو کہ عبادات پر تقویت ہوگی تو عبادات میں داخل ہے مگر کھانا۔ نانا مال
 حاصل کرنا داخل کرنا۔ اور معاملات۔ بیع نیت پر موقوف نہیں۔ اقالہ و اجارہ بھی موقوف و قریب نہیں ہے اور اول
 مضارع سے ایجاب و قبول کیا کہ اوپر سو دن اور سین نہ تو نیت ضرور ہے اگر ایجاب فی الحال ہے۔ بیع و ورنہ نہیں
 اور ماضی سے ایجاب و قبول کرنے میں بیعت پر موقوف نہیں ہے اور مضارع خواہ استقبال کے ہے ہر سال (سین) اور
 سو دن (الہ) صیغہ امر تو بیع ہے نیت صحیح نہیں ہے۔ یہ نیت صحیح نہیں ہوتی ہے کہ اوپر سین یا ماضی نہیں ہوتی ہے
 کہ بیع بالرفا کا حکم ہے۔ ہر نیت پر موقوف نہیں ہے۔ ہنسی میں یہ کہ کیا تو میں بیع ہو گا کہ سکو قسط بہر سبکہ یا کہ اسطرح
 ہونا پر وہ مضمون نہیں جانتا ہی تو ہمہ ہو گا کہ اوپر سین رضامندی نہیں ہے جو اس کے لیے شرط ہے نہ اس لیے کہ
 اوپر سین نیت شرط ہے اور اگر اسے زبردستی چاہی ہو نہیں ہو سکتا ہے۔ اور طلاق اور عساق کرنا نے سے ہوا ہے
 ہیں کہ ان میں رضامندی شرط نہیں ہے گودہ معنی نہیں جانتا۔ ہے اور اگر طلاق اور نفاس پر اگر اسے ہوتا تو ہی واقع
 ہوا ہے۔ ح ۲ مقدمہ الاکراہ صحیح میں طلاق۔ آیا اور تھما۔ رجوع۔ نکاح۔ رضاع۔ آہان۔ قبی۔ مکر۔ قبول
 و دیوہ۔ صلح عن فعل۔ خلع عتہ۔ اسلام۔ تبریر۔ قتل۔ طلاق صحیح کے لیے نیت ضرور ہیں کہ غلط ہے
 ما ہو۔ یہ یا نہ طلاق در۔ تو، حاسک۔ ح ۳ حفاظت حفظ و با دکاری میں کمی ہو جا تو غلط ہے۔ اور سو
 اکابر کی تروی۔ اور جس پر کیا، غلط نہ درجی اسبب حلف قلب کر کہ دیکھ سے اس کی با دکاری رہتی ہو سانس ہو (اور خطا پسینہ میں طلاق ہو
 طلاق یہ جانتا ہے کہ اوپر ماضی اس کا کرا سلی پر طلاق یہ جائیگی) اور ان الفاظ کی کہ ضعیف ہو (بجای طلاق یا حاکم کی کہ کسی پر)
 طلاق پڑتی ہے۔ اپنی ہو کہ سائنس طلاق کہ مسکرتا اور ہر بار نیت حالی کرتا تھا طلاق ہوگی کہ اس میں طلاق نہیں ہے۔
 اور ایک کا عد پر عورت نے کہ اس پر طلاق ہے یا نہ جو طلاق ح ہے اور مرد سے کہ اسے کہہ پڑا و بیع شہ و یا
 طلاق ہوگی کہ بعد طلاق نہیں ہے اور نیت طلاق کہ نیت جبر سے رہائی کی گئی ہو عندا بعد طلاق ہوگی اور
 قاضی طلاق کا حکم دیدیگا اور کسی کتاب میں ہے کہ غلطی کی طلاق قضا واقع ہو نہ دما نہ تو معلوم ہو کہ طلاق
 صحیح قضا و نیت کی مطلق نہیں ہے اور دیا نہ محتاج نیت ہے اور بازل کے طلاق جو قضا اور دیا نہ واقع ہوئی ہے
 تو اس کے کہ حضرت شاری نے نہ اس کو بھی جبر مقرر کیا ہے۔ اور ان میں طلاق نہ نیت ثبات کے اور نہ نیت باطن کے
 ہو سکتی ہے اور بعد میں نیت وک نہیں ہو سکتی ہے مثلاً انت المطلق یہ باندی کے لیے بعد میں وک
 نہیں ہو سکتی ہے اور انت المطلق میں حرمہ کے لیے نیت ثلاث کی صحیح ہے اور طلاق کرنا یہ میں غلط ہے اور

وقت فوج اور اسیر یہ حکم لکھتا ہے کہ نیت قربانی خرید اور کسی اور سے لے جائز ہے دیکھ کہ وہ ایک شے دے کر
 جوئی لے لی اور جان۔ یہاں تو قربانی ادا ہو گئی اور ضمان لے لیا تو قربانی ادا نہ ہوئی یہ یہ حکم اور سودا دے کر
 اوس نے فوج اپنے لیے کیا اور اگر مالک کی طرف سے فوج کیا تو ضمان نہ ہوگا۔ اور اگر خریدار مرد عورت یا
 رعیت قربانی جان خرید تو وہ جانور رعیتین ہو گیا بیچ نہیں سکتا ہے اور اگر تو کرے تو ہی صحیح ہے کہ رعیتیں
 بھیجنا ہے اگر ایام قربانی نکل گئے اور وہ جانور زندہ موجود ہے تو نوکر صدقہ دینا ہے مگر جب ایام قربانی آئیں
 تو بچے اوسکے و دسرا جانور دیکھ کرے۔ اور غلام آزاد کرنے میں بیعت شرط نہیں ہے کیونکہ یہ عبادت نہیں ہے
 چنانچہ کافر بھی آزاد کر سکتا ہے حالانکہ وہ عبادت کا مستحق نہیں ہے اب اگر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے بیعت
 کی تو عبادت متصور ہوگی اور ثواب ملے گا۔ اور بیعت نیت آزاد کیا تو آزاد ہو جائے گا اور ثواب ہوگا اور یہ شرط
 ہے کہ کفار بھی عتاق کے بولا (جو دافع نے وضع کیا) اور کنایہ (جو خاص عتاق کے لیے وضع نہیں ہے) میں
 نیت شرط ہے۔ سیامیہ خان کے نام پر آزاد کیا تو صحیح ہے کہ آزاد ہو جائے گا پر گناہگار ہوگا اور اگر کسی غلام
 کے لیے آزاد کیا تو آزاد ہو جائے گا نہ ثواب ہوگا نہ گناہ ہوگا۔ اگر مسلمان غلام کے لیے ادا دے تو اسکی تعلیم جائز آزاد
 کرے تو کافر ہو جائے گا اور کسی مخلوق کے لیے آزاد کرے تو مکروہ ہے۔ اور بد بکر یا اور مٹا تب کرنا اشراق
 ہے۔ اور عبادت بڑی عبادت ہے اوسکی لیے بیعت خالص چاہیے اور عیت مثل عتاق۔ بیعت ثواب کی
 ل تو ثواب ہو نہ و مستجمع ہو جائی اور وقف عبادت نہیں ہے کیونکہ کافر سے ہی ادا ہوتا ہے اور بیعت ثواب
 وقف کر لیا تو ثواب ہوگا ورنہ ثواب نہ ہوگا اور وقف صحیح ہے۔ نکاح بھی بمنزل عبادت ہے بلکہ اس میں عبادت
 نسبت محض عبادت کے لیے گوشہ نشینی سے بہتر ہے اور حالت اعتدال (یعنی صوم سائل نہ فقیر ہے نہ نوکر ہے)
 ہے) میں نکاح سنت مکروہ ہے پس ثواب کے لیے نیت ضرور ہے یعنی بیعت قصد میرا اگر آپ ہاں رہا اور
 ماہ سے محفوظ اور اولاد پیدا ہووے۔ اور کنسز کی شجہ کبیر میں اعدال کا بیان ہے اور نکاح کی عفت کر لیے
 بت شرط نہیں ہے چنانچہ بالائے ہنسی میں بھی نکاح ہو جاتا ہے اور ایسے نقطہ بولے کہ اس کے معنی معلوم نہیں
 قانونی بھی ہے کہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے گواہ معنی جانتے ہوں یا کانتے ہوں۔ اور سبب ثواب کے امور میں
 اس میں کہ از بین نیت ضرور ہے۔ کیونکہ حصول ثواب تقرب الی اللہ کی نیت پر موقوف ہے مثلاً علم پیلانا
 ہونا یا فتویٰ دینا یا تصنیف کرنا یا اولاد قضاء (مقدمات فیصلہ کرنا) بھی عبادت ہے اس لیے ثواب نسبت
 ہے اور قصد و اولاد وغیرہ اور چاہے کام حکام اور دالی کرتے رہتے ہوں اور مشادات ایک امر کا شاہد ہونا اور

اور وہ خدمت کرے اور اسکے کلمے پہنچنے خدمت کے غلام پہ تجارت کی نسبت کی تو بیشک تجارت میں موجود بھاری کمال ہوگا
 کہ تجارت ایسا عمل ہے کہ جسے نیت پورا نہیں ہوتا ہے اور خدمت تجارت کا ترک ہی صرف نیت سے ہو جائیگا اور
 مقیم اور صائم اور کافر اور جہل پر رہتے ہیں (علاقہ) اور جہل پر رہتا ہے ابکی سال پر لڑیں (نذرہ) یہ ہے
 میں صرف مت سے مسافر اور مہبط اور مسلمان اور سائر اور ملوہ نہیں ہو سکتے ہیں کہ ہرے بے ترک ملے ہے۔
 القاعدۃ الشائیئہ ہمارے علماء نے ہر دفعہ کیا اور امور میں شافعیہ کے کلمات اور سکوتان پہنچے ہیں۔
 مقصد یہ ہے۔ فتاویٰ قاضی خان میں ہے انکو کارس کلال، یہ تجارت ہے جو دوسرے ہے اور نہ تجارت
 بنانے کے پیچھے حرام ہے اور انکو رگہ اور انکو کارس کر کے پسندیدہ ہے کیونکہ اس میں رہتے۔ اور
 مسلمان تین تین زیادہ مکر اس لیے ہو کہ مسلمان کو بائکر چوروں۔ تو حرام ہے اور ہر مکر اور ہر
 لیے یہ ختم کے اور وہ ہر عورت کا سوکر کر اس نیت سے کہ اس کے مکر کے پیچھے میں رہتے ترک کی اور اس
 نہیں۔ اور اس لیے نازی نے غار میں ایک آستہ پہنچے بھی کہ بیکہ کلام کا جو اس اور ہر کیا تو مال مال
 اور غار میں ایسی خبر ہے کہ اس سے فتن ہو کر انکو نہ شکر کے لیے کہا تو غار داخل ہوگی۔ اور یہ کہ
 دلاؤ کہ کیا یا مکرنا سکر انا بقدر انا لیراجوں کہا نار باطل ہوگی۔ اور ایک مجمع یہ رہتا تھا ہم جو مال مال
 کر کے دیکھ کے کہا تو کا سا و قاتل کا ہر جائیگا۔ اور اس کی مثال ہو۔ ہرے کہ جس سے کلام باطل کی
 ہرے کہ ہے آتش جو دایہ نے آتش کا ڈنکہ کو لیتے رہے خریدار کو کہا کہ مل علی محمد تو کار ہوگا۔ اور یہ کہ
 اس جگہ نے کے لیے کہ میں جاگتا ہوں غافل نہیں ہوں لا الہ الا اللہ کہنا رہتا ہے کہ ہرے کہ عالم اسے ہرے
 علم میں اور قاری مجلس ہرے کہ میں کو کون کہ کہے کہ درود پڑھتے رہے ہو تو اب ہائے کہ کہ جو کیا اراہی
 پر اور اس کے ملا ہے اس پر اجرت پاتے ہیں۔ ہمارے ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ
 علی محمد کہنا کہ کہا جانے کہ تہا بہت عذر ہے تو ہرے کہ کہا کہ وہ ہے اور مسلمان سے وہی کو کہ انا ہرے کہ
 ہرے کہ کہتا شاید اسلام لائے یا جو یہ بدلتا اور کہتا ہے تو منافقہ نہیں ہے کہ ہرے کہ مسلمان ہرے کہ کہ
 یا مسلمان کے فائدہ کے لیے دعا کر رہے۔ ح اماں اس ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ
 اور تہا شریفہ اپنے گھر میں اس لیے کہ کہا کہ یہ اور ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ
 اور مجلس میں اس سے کہ سبب مستحق ہیں جہا میں اور میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں رہوں تو ہرے کہ
 اور انہل ہے اور بازار میں ہے اس نیت سے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ ہرے کہ

یا نہ ہو۔ یہ سنت طلاق دینا نہ نہ کی راہ رہا کرہ اور غلط کام کے لیے یا سے نیت کے ہے۔ اور خروج اگر ایسا شخص کے حرام کو طلاق کے
 معنی میں چاہتا ہو تو کسی بہت سے طلاق و عاقلیٰ ورنہ حرام ہو کر نہایت حاجت نہایت میں ہے۔ تفویض طلاق اور خلع اور ایلا و بکر
 طیار جو صریح ہوں تو بہت شرط ہیں اور اگر ایسا یہ ہوں تو نہایت شرط ہے اور رجعت فعل نکاح ہے کہ نکاح اور اس کے واکم
 واکم رہنا ہو۔ صریح میں نیت ہو۔ چہ کن یا یہ میں سے کہ اور یکن مار میں یہ موقوفہ نہیں ہے کہ حرام اور حرام اور حرام اور
 اگر ایسا جس نے ان کے حالات میں اور جس کام میں کہانی ہی رہی ہے اسے اس میں سے کہ اور یکن میں عام کو خاص کر دیا ہے
 باتفاق مقرر ہے اور قصداً و حضاف کے نہ ہو کہ اگر اس مطلق ہے تو ان کے ہی قول یہ موقوف ہے اسے اس اختلاف پر ہے
 کہ حلف کی ریت کا اعتبار ہے اس حلف کے اور قویٰ اس میں سے کہ مطلق مطلق کی ریت کا اعتبار ہے اور اقرار اور کفایت
 اور اجماع اور عارہ اور توفیق اور سرقہ بے نیت صحیح ہیں۔ اور قائل کے قصد قتل پر قصاص موقوف ہے اور جو کہ قصد
 ایک امر مطلق ہے تو آؤ قتل اور اس کے قائم مقام ہو اگر ایسا کہ سے قتل کیا کہ عارہ اعضا کر دیا اور بٹا ہو تو عذر ہے اور قصاص واجب ہے
 اور اگر ایسا کہ سے قتل کیا کہ عارہ اعضا میں نہیں نہیں ہوتی ہے کہ عارہ اعضا ہے تو یہ شیعہ محمد سے کہ ان
 قصاص نہیں ہے یہ قول امام اعظم کا ہے۔ اور خطا میں کہ امر مساح کا قصد کیا اور آدمی کو تہہ جا لگا اور اگر فرائض شریف
 پڑھنے میں قصد قرآن شریف کے پڑھنے کا کرے تو اس کے لیے وہ حکم قرآن نہیں ہے اس لیے غشی۔ اور اخص بارادہ کہ
 و دعا کو آیت پڑھیں تو حاکم ہے کہ قرآن شریف نہیں پڑھا ہے اور نماز محل کر نہیں ہے کہ از میں بارادہ کہ
 پڑھنے کا تو اس کے بارادہ سے کل نہیں ملتا۔ ہے نماز میں قرآن فرائض پڑھنا ہے اور مقتدی نے نماز بارادہ میں بارادہ
 فاتحہ پڑھنی۔ ہے تو حرام نہیں ہے حالانکہ امام کے لیے فاتحہ پڑھنا جائز نہیں ہے اور فحان (تو اداں دینا) صرف یہ ہے کہ
 ہو مابہ کچھ کام کی حاجت نہیں ہے۔ احرام اے نے کیا کرنا اور یہ نکال دالا اور یہ ارادہ ہے کہ یہ بھی ہے گا ایک بار
 ہی منرا ہے اور یہ ارادہ ہے کہ پھر نہ پھرنے کا وہ پھرنے کا سزا ہوگی۔ اور وہ یوں رکھنا ہے اس لیے ہما میں میں
 اور پھر نکال دالا اور پھر میں نیت ہے تو فحان سے بری نہیں کا اور ترک مہی وہ جس کام سے منع کیا گیا ہے اس کا
 ترک کرنا۔ اس کی بحث اصول میں ہے کہ حدیث انما الاعمال بالنیات میں ترک حقیقت عند الکلام کے بحث کی گئی ہے
 یہ نیت کرنا کہ ہم نہی کی ذمہ داری میں خارج اور سری ہو گئے ترک نہی غنہ کے لیے ضرور نہیں ہے اور نکال دالا حاصل ہونا
 اگر اپنے نفس کو باوجود قدرت خدا سے قہر کر دے تو اب ہوگا وہ نہ نہیں شنگا حالت نماز میں زنا کے ترک کا
 ثواب نہیں ہے اور میں کو کسی ترک زنا کا ثواب نہیں ہے اور نہ ہے کہ حرام نہ دیکھنے کا ثواب نہیں ہے۔ اور اسی بناء
 کے لیے کہ اس میں میں نیت اور اپنے فرائض کام کی کر لی تو خدمت کے لیے ہوگا اور خدمت کے لیے ہوگا

اور جو کسی کھانے کے لیے جو تو بیل جو مند بیل اور یا قربانی ہے تو عموماً وہ یا شیر کے لیے یا لالہ لہرہ کے لیے ہے۔
 ہے اور اگر ہے۔ تقریب الی اللہ تعالیٰ یا بالرض یا بالنفل ہے یا بالوا بیتہ تو ایسا ہمارے مذکورہ (ری) ہے۔
 سے تیز ہوگی تو جو امر کہ جہاد نہیں یا اور کہ دوسرے امر سے التماس نہیں ہے اور میں نے یہ (نہیں) کیا
 مثلاً یمن باللہ تعالیٰ اور معرفت اور خوف اور حیا اور نیت اور ترست قرآن شریف اور انہی کہ بہت ہے
 متیز این کہ انکو کسی لیے التماس ہی نہیں ہے۔ اور جو امر کہ عبادت ہی اور کہ نہ ہو رہے ہیں اور نہ ہو
 کیا ضرورت ہے۔ اور نیت کے لیے نیت ضروری نہیں ہے۔ اور حدود تلاوت اور ذکر الہی اور ان کے ہر نیت
 کیا ضرورت ہے۔ ثالث منوی متعین ہو جاتا ہے یا نہیں منوی یا عبادات ہے یا نہیں ہے۔ عبادت و
 وقت کے لیے یہ طرف ہے کہ وہ عبادت ہی اور نہ ہو سکتی ہے اور اس کے سوا اور کام ہی اور نہ ہو سکتی ہے
 نقصان کر باضر یہ ہے مثلاً نماز اسطرح متعین کر کے کہ نماز ظہر اور نماز عصر آج کو جمع ہوگی گو وقت نماز گزر گیا ہو
 اور یا اسطرح نقصان کر کے کہ ظہر وقت نہ گزر رہا ہو۔ اگر وقت نہ گزر رہا ہو اور بہل گیا ہو تو اظہار وقت اور
 ابراہیم کہ صبح ہوگا ہر قول جمع ہے۔ اور فرض الوقت کہ نماز ظہر الوقت نہ گزرے۔ ہر جمع کے لیے یہ کہ جمع ہوگا
 کہ جمع اصل نماز نہیں ہے بلکہ بدل نماز ہے۔ ہر جمع کا یہ اعتقاد ہو کہ جمع ہی یا فی فرض الوقت نہ ہو سکتی ہے
 یہ کہ صبح ہو جائے گا۔ اور صرف ظہر کا نفل کہ نماز اور اسکی نیت کی تو جمع ہے کہ نہ جائے گا۔ اور یہ کہ نماز
 یہ ہے کہ اس سے یہ جمعین کہ کوئی نماز پڑھتا ہے اسے نفل ہی کہ اس کے لیے کہ نماز نہ کرے۔ اور اگر نماز نہ کرے
 وقت اس کے لیے معیار ہو کہ سوا اس کے اور کسی گنہائش نہیں کہ متلاً روزہ رمضان کے معیار ہوتا ہے۔ اور
 تعین کی کچھ حاجت نہیں ہے مطلق نیت کر کے یا نفل کی نیت کر کے یا اور کسی واجب کی نیت کر کے یا اور کسی
 بھی اور وہ ادا ہو گا کہ جو امر متعین ہو اور میں نے تعین کر لیا ہے۔ اور میں نے تعین کر لیا ہے۔ اور میں نے تعین کر لیا ہے۔
 کہ رمضان ہی ادا ہو گا کہ کسی واجب کی نیت کی یا نفل کی نیت کی۔ اور نماز و عبادت و سائر
 ہر نماز صرف رمضان ہی ادا ہو گا اور نفل میں و در واد میں یہ صحیح ہے کہ نماز ادا ہو گا اور کہ نماز
 فرض عبادت اگر مشکل ہے مثلاً وقت جمع تو اس اعتبار سے کہ مال بہرین اکمل ہی جمع ہوتا ہے عبادت و سائر
 اعتبار سے کہ اسکے افعال تمام سال کو مستغرق نہیں ہر طرف ہو تو بامداد یا عشاء یا صبح یا عصر یا نماز
 یہ نیت نفل کے ہے تو باعتبار ظرف نفل ہو گا گو وقت نہ گزرے۔ اور میں نے تعین کر لیا ہے۔ اور میں نے تعین کر لیا ہے۔
 بانی ہے کہ یہ نفل ہی ہو گا تو صحیح ہوگی کہ حرام نہ ہو گا۔ اور میں نے تعین کر لیا ہے۔ اور میں نے تعین کر لیا ہے۔

عیسیٰ مہترہ اور اس پر یہ سچ کی کہ اس میں جس سے بڑا ہو تو ثواب ہوگا اور ناسحق کے کافری پر اچھا معلوم ہوئے کہ بے
 سحرانہ اندک کہ اندک کہ ہوگا۔ بادشاہ کی توبہ اور سلام کے لیے سجدہ کیا تو کار ہوگا کیونکہ فرشتوں کو حسرت آدم کے
 سجدہ کا حکم پہنچا تھا اور اس پر مسیح علیہ السلام نے اس کو سجدہ کیا تھا تمل پر اگر وہ کیا گیا کہ بادشاہ کو عبادت سجدہ
 کر سہ لڑا نعل پہنچا کہ یہ سجدہ افضل ہے اور بقیہ سجدہ کر کے قاتل پر اگر وہ کیا گیا تو سجدہ کرنا بہتر ہے۔ پہیلے پھر سے
 ۱۰۰ سال تک کیا گیا کہ یہ عبادت ہوگی یا عبادت کی حالت سے زیادہ کیا تو شوق سے درہ بقصد شوق زیادہ کیا تا
 جزا ہو جائے کہ سال میں کافر نے مسلمان کو ایسی ڈال بنالیا اب کسی مسلمان غازی نے قصد قتل مسلمان کیا
 ۱۔ پیر اور اولاد کے قتل کافر تیرا راقو غرام نہیں ہے اور اگر فوفالالت نہو تا تو اس قاعدہ کلید پرست
 ۲۔ اس میں دیکھو۔ اور قطعاً اس میں مراد نہا لیا کہ ایک تک ہو چکا دیکھنا جائز ہے۔ اور مسجد میں سایہ
 ۳۔ دھندہ لگا سے تو جائز ہے اور کسی نفع کے لیے لکائے تو جائز نہیں ہے۔ اور درہم و دینار پر پادشہ تعالیٰ
 ۴۔ اس کے کو داتا جائز ہے۔ رز با است کردہ ہو اور بیوں کی تہ میں قرآن شریف پڑا دینا نہیں فرض
 ۵۔ عبادت جائز ہے ورنہ مکروہ ہے۔ اور ان دونوں قاعدہ میں نیند پر کھٹ ہے اس لیے اوپر بحث کی گئی ہے
 اول حقیقت سنت و وچھ نیت کس لیے شروع ہوئی ہے۔ ۱۔ جس کی نیت کرین (موسیٰ) اس کا نہیں ہونا
 اس ماہم۔ موسیٰ یا کر مرض ہے یا نقل ہے یا اسے یا قضا ہے۔ ۲۔ نیت سے اخص ہونا۔ ۳۔ دو عبادت ایک
 بند سے کرنا۔ ۴۔ وقت نیت۔ ۵۔ عبادت ہر رکن کے اول سے آخر تک ستر نہیں ہوتی ہے۔ ۶۔ محل نیت۔ ۷۔ اثر
 ۸۔ اول۔ متعلقہ من قدر ہے موسیٰ الشیخ یوہنہ یا ہرشدید ہوا نہو قصد۔ اور قرض میں طاعت اور
 بجاو فعل میں طاعت اور قرب الی اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہوا اور ترک منیٰ عنہ سے روکنا کہ وہ فعل ہے اور مسلمان
 کی کار کا۔ ۹۔ اگر وہ ترک عام کے منیٰ میں ہیں جبکہ انسان کے قدرت میں نہیں ہو (اور جب قدرت نہو لے سکا
 کہ کیا ہوگا اور اس سے نہیں کیا ہوگی) اور نہ غایت وہ ارادہ کی کام کرے نہ راجح اللہ تعالیٰ اور بفرمانہ ہو گیا
 وہ ہووے۔ اور نیت پر پھر حصول نفع کے لیے ہو یا نہ اس کے لیے ہو فی الحال ہو یا فی المال ہوا و سپر و کل
 انکھ ہونا نہ۔ ۱۰۔ پٹائی نیت شروع ہونے سے مقصود یہ ہے کہ عبادت اور عبادت میں تمیز ہو جائے کہ ایک
 اور دوسری عبادت سے تمیز ہو جائے جس چیز روزہ ٹوٹ جانا ہے یا نہ ترک کسی پر نہیں ہے۔ ۱۱۔ اور
 ۱۲۔ طاعت کے لیے سہنے اور کہیں اس لیے ہو کہ اس کی حاجت نہیں ہوتی ہے اور مسجد میں بننا یا آرام کرنے
 ۱۳۔ اس کے لیے اور کسی کو اس دینا یا چھ پر ہو یا غرض دنیوی ہو یا ثواب کے لیے ہو کہ گناہ یا حدیث۔

ہر پست نماز قیام کی نیت کرے یا نہ کرے صرف قضا جائز ہو مگر صرف قضا ہی ہو اور پھر نہ ہو۔ اور روزہ کوڑنے کا کفار
 اکثر روزہ روکتے تھے اور قضا متین نہ کیا تو یہی جائز ہے۔ اسکے پاس مختلف عدال ہیں ایک مال کی زکوٰۃ پیشگی
 اور پھر مال کسی دار نے مالش کر کے لیلیا تو زکوٰۃ پیشگی دوسرے مال کے لیے نہ ہوگی اور اس مال کی بھی نہ ہوگی سنا
 بعد اسکے ہاتھ لگا کر کوئی جو مال کہ سال کے اندر اسکی ملک ہی نہ تھا اسکی زکوٰۃ پیشگی کیونکر ہو سکتی ہے۔ یا بیخ اونی
 حل والی کی زکوٰۃ دوسرے پیشگی پہلے اپنی ادائیگی لے اور ایک ادائیگی حل کے لیے اور قبل سال وہ سب بچ چنے تو جائز ہو گیا
 اور اگر سال میں حل ہوگا تو ادائیگی کے لیے زکوٰۃ پیشگی دوسرے جائز ہیں۔ یہ سب بحث فرائض اور احکامات میں ہے
 مثل نماز اور تراویح میں ہر مذہب صحیح اور دو رکعت طواف ہر مذہب نماز اور صرف دتر کے نیت کو نہ ہے۔ و تراویح کی
 کما و میں اختلاف ہے۔ اور نماز جنارہ میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اور مسرت کے لیے و حال نیت کرے اور آفات سجدہ
 کی ہر آیت کے سجدہ کی قیام کرنا ضرور نہیں ہے۔ اور نماز نفل سطل بیت مارے صحیح ہوں ہے۔ اور جو نیت
 مقرر ہیں اور میں ہی نیت شرط نہیں ہے یہ نیت نفل اور یہ نیت طاق ادا ہوتی ہے۔ اس خیال سے کہ
 ابھی رات ہے تمہارے دو رکعت پڑھیں یہ معلوم ہو کہ اگر فجر کے بعد پڑھیں گے تو یہ دو رکعت فجر کی ہیں
 اور فجر کے لیے اور دو رکعت نہ پڑھیں کہ کر وہ ہے۔ اور ایک رکعت تو سب میں ہے اور دوسری رکعت فجر
 میں ہے جسے نو سجدہ تمہارے ہوئی اور سنت فجر پڑھیں کہ وقت میں نہیں پڑھیں نفل اور طہر کی ہر رکعت کے بعد
 عقدہ ہا جیہ کیا اور رکعت پڑھیں کہ یہ دونوں رکعت طاق کے یہ دونوں رکعت نفل ہو جائیں گی اور دو رکعت
 طہر کی ہوگی (وہ بھی پڑھیں) یہاں میں نہیں کہ اس شرط ہے جو اسے نفل کی بلکہ اس لیے نہیں کہ
 نفل بہت سے دو رکعت ادا ہیں۔ اور تراویح کے لیے بھی نیت شرط نہیں ہے۔ اور اس لیے ہی جمعہ کے بعد
 دوسرے ملک میں کہ جمعہ میں ہے چار رکعت بہ نیت نماز پڑھیں پھر ظاہر ہے کہ اگر جمعہ صحیح ہے تو وہ چار رکعت سنت
 ادا ہو گئی کہ ادھر کوئی نماز واجب ہی نہ تھا اور نہ ابھی ہے کہ نماز کا وصف بدل گیا تو اصل نماز باطل
 نہیں ہوتی ہے اور ہر ہے کہ نفل روزہ کا حکم مثل نماز نفل کے ہو کہ اس میں تین شرط نہیں ہیں تفصیل کسی
 نہیں کی۔ تکمیل ستر ہوا ہے۔ رات دن میں بارہ رکعت ہیں۔ دو رکعت فجر کے فرض ہے پہلے اذ
 ہر رکعت فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت اسکے بعد اور دو رکعت فرض مغرب کے بعد اور دو رکعت فرض
 عشاء کے بعد اور نماز جمعہ کے قبل چار اور بعد چار۔ اور تراویح میں رکعت ہیں ہر دو رکعت ہر سلام ہے اور یہ
 رمضان کی رات میں ہے اور صاحبین کے نزدیک نماز دن اور ایک دعا ہے عیدین اور نماز گنیمت

میں ہر ایک مسئلہ میں وضو، غسل، تیمم تو وضو میں نہیں کی نیت کہو کہ وہ عبادت نہیں ہو۔ اور وضو میں نیت طہارت کی کافی ہے اور تیمم میں اس عبادت مقصودہ کی نیت کرے جو طہارت ادا نہیں ہوتی ہو۔ اور غسل مسجد کے لیے یا اذان کے لیے یا اقامت کے لیے تیمم کیا تو اس تیمم سے عبادت مقصودہ ادا نہ ہوگی۔ اور قرأت قرآن کے لیے تیمم کیا تو درود ایت میں پڑھنا جائز نہیں ہے۔ اور حنبلی تیمم کرے تو اس سے جو نماز یا ہے پڑھتا رہے۔ **الرابع فی صفة المستوی** فرض ہو یا نفل ہو یا قضا ہو نماز فرض میں ہر ایک کے اور فرض کی اور تینوں کی نیت کرنا چاہیے اگر صرف فرض کی نیت کی تو کافی نہ ہوگا۔ اور اجابت بھی مثل فرض میں اور نفل اور مستحب میں بنیت مطلق اور نیت میں نماز ادا ہر حال ہے اور ان میں میں نیت شرط ہونے کے بعد بھی ہر ایک کے نماز فرض ہوگا نہ نماز فرض ہونا میں جاتا ہو اگر شرط ہوتا ہے تو نماز فرض ادا نہ ہوگی۔ اور اگر یہ اعتقاد ہے کہ نماز ہوگا نہ وضو بھی ہو اور نفل بھی ہو یہ تیمم نہیں کرتا ہے اور فرض کی نیت نہیں کرتا ہے اگر کل پر سب فرض کی کی کو جائز ہے اور اگر سب کو فرض جان لیا تو یہی جائز ہے۔ اور اگر یہ نہیں جانتا ہے تو ہر نماز کو امام کے ساتھ پڑھتا ہے جائز ہوگی اور قضیہ میں ہے کہ نماز کی نیت صحیح ہے۔ ۱۔ وہ کہ فرض اور سنت جانتا ہو اور فرض کے معنی میں جانتا ہے کہ اس کے کمال سے سے ثواب ہوتا ہو اور رک سے عذاب ہوتا ہے اور سنت وہ ہے کہ کمال سے اس کے ثواب ہے اور رک میں عذاب نہیں ہے اب جو نیت کی شرط کو کافی ہوگا اور نیت ظہر کی تو اس نیت فرض کے ساتھ وہ ہے ۲۔ وہ کہ یہ نہ جانتا ہو اور فرض کو فرض ہی کر کے نیت باندھتا ہے مگر یہ نہیں جانتا ہے کہ اس نماز فرض میں کون کام فرض ہے اور کون سنت ہو تو یہی کافی ہے۔ ۳۔ فرض کی نیت کرتا ہے پھر اس کے معنی میں جانتا ہے تو کافی نہیں ہے۔ ۴۔ نماز جانتا ہے کہ لوگ جو نماز پڑھتے رہتے ہیں وہ میں کہ فرض ہے اور کہ نفل ہے اور یہ بھی واسطیج پڑھتا رہتا ہے کہ سب پڑھتے رہتے ہیں لیکن فرض اور نفل میں اس کو کچھ نہیں ہے تو کافی نہ ہوگا کہ میں بیت فرض میں پڑھتا ہو اور اس قول پر یہ کہ نیت کے ساتھ اور امام کی نماز کی نیت کر کے نماز پڑھتا ہے تو جائز ہوگی۔ ۵۔ یہ اعتقاد کر لیا کہ کلی نماز فرض ہے تو جو نماز پڑھتا ہو جائز ہوگی۔ ۶۔ وہ ہے کہ ہر نماز خدا پر خدا کی نماز فرض ہے مگر نماز وقت پر پڑھتا رہتا ہے تو کافی نہ ہوگی۔ اور روزہ نیت میں اس اور نیت مطلق سے ادا ہوتا ہے (نیت میں اس اور نیت خلاف کرے مثلاً یا اسے فرض نفل کی نیت کرے یا عکس اور اسے ہی نماز اور رمضان کے روزہ کر لے فرض ہونے کی نیت ضرور نہیں ہے چنانچہ لیلۃ الشک شبان کا آخر روزہ رکھا اور یہ معلوم ہوا کہ وہ روزہ رمضان کا ہے تو روزہ رمضان کا ادا ہوگا۔ اور زکوٰۃ فرضیت کی نیت کرنا شرط ہے کہ کوئی حد تک ہی ہون و مثلاً یا

شال بھیج اور رکعت میں کو ادا کیا اور نماز گنہن جاہل اور نماز استسقاء ایک قول پر اور نماز مستحب فرض عصر سے
 پہلے چار رکعت اور زمین عسا سے پہلے چار رکعت اور اسکے بعد چار رکعت اور طہر کی دو رکعت کے بعد پھر دو رکعت
 اور عینا کی دو رکعت کے بعد دو رکعت اور مغرب کی دو رکعت کے بعد پھر دو رکعت (اور حضرت شاہ احمد سید اور حضرت
 شاہ عبد الغنی دو رکعت ہو سکے بعد میں رکعت پڑھتے تھے کہ انہیں سورہ الم سجدہ نام کرتے تھے) اور دو رکعت
 وصو اور نیت المسجد اور مسجد میں داخل ہو کر جو نماز پڑھتے تھے گاہ بختہ المسجد اور اوجگی اور میری ہی بنوں ہے کہ مسجد میں داخل ہو کر
 پڑھتے تھے یہاں تک کہ اگر مسجد خالی ہے۔ اور دو رکعت احرام پر جو نماز فرض پڑھتے یا نفل پڑھتے اور میں ادا ہو جائے
 اور حارسہ کی نذر کم چار رکعت زیادہ بارہ رکعت (یہ نماز اشراق منسوب ہے) اور نماز حاجت اور نماز استسقاء و نابل
 تھیں کیا اور ظہر کی تین شرط نہیں ہے اور میں خطا مضر نہیں ہے شکا مکان نماز اور زمان نماز اور وعدہ دیکھا
 اگر طہر کی تین رکعت کہیں مانا نہ گیا اور نماز معمول پڑھتے تو نہ نماز صحیح ہے کہ تین شرط نہیں تھی پھر خطا سے کیا
 عہد ۱۱۱۱ امام نے ایک شخص کے لئے امامت کی نیت کی بعد نماز معلوم ہوا کہ وہ نہ تھا اور کوئی اور نماز
 ادا نہ کیا اور اس وقت ادا کی یا نیت تھا کی پر معلوم ہوا کہ وقت نہیں رہا اور نیت ابھی تھی تو کسی کے پھر نیت نہیں
 دہا نہ دے اور اگر کسی کا بھی حال ہو تو میں خطا مضر نہیں ہے مثلاً حکم سے جائز کا رنگ ایک بیاب کیا اور وقت دعویٰ دوسرا رنگ نہ
 دیا اور اس وقت میں نہیں ہے اور میں تین شرطیں ہیں روزہ کو نماز کی یا اسکے کس کا بیجا ظہر کی نیت کی تو خطا مضر ہے
 درالسیہ میں نیت کی کہ میرا امام نہ رہے اور وہ تو عمر نکلا۔ اور بہرہ بہرہ تھا کہ کفر عادت یرا امام کی تیس کر ہے
 خلاف ہو۔۔۔ یہ کہ نماز جائز نہ ہوگی۔ اس مناسبت سے کہ میری نیت کر کے کہ جو محراب من ہے وہ میرا امام ہو کوئی
 اسکو نہ دیکھا خیال ہے کہ عمر کا بس نماز جائز ہے۔ یہ نیت کی کہ جو امام کہتا ہے وہ امام ہے اور یہ دیکھتا ہے
 اسکو کہ یہ میری عمر وہ عمر ہے تو بھی نماز صحیح ہے کیونکہ نیت کا اعتبار ہے نہ دیکھنے کا اور مشکل کی نظر کی ہے
 اور یہ معلوم ہوا کہ وہ تو روزہ رخصت ہوا ہی نماز ظہر ہوگی کہ تینین وقت میں غلطی مضر نہیں ہے اور
 سے ہی نیت نہ کرے۔ نہ کی نیت کی اور روزہ تو ادا دل کا تھا تو روزہ جائز ہو گیا۔ اور خزانہ میں نیت
 کہ میرا امام نماز پڑھتا ہے جائز ہے۔ اور جو نیت امام جو اس کی کی یہ وہ بڑا ہے تو جائز نہ ہوگا اور اسکے
 اس جائز ہوگا کہ جان کو سب علم کے شیع کہہ سکتے ہیں۔ مردیت کی نیت کی اور وہ عمر سے جائز نہ ہوگا اور نماز
 کی اور دس نیت کی کہ کم ہے تو جائز ہے اور زمانہ ہے تو نہیں کہ زمانہ برکت نماز کی نہیں کی
 جو کہ نیت عین امام سے ملا اور سجدہ سو میں تو بھی جو پورا کر لے۔ اور جو منوی عبادت مشغول

نماز اور پیشگی زکوٰۃ کا حکم معلوم نہیں۔ چنانچہ ہر کلام پر یہی نسبت فرضت زکوٰۃ پیشگی میں ہی ضرور ہے کیونکہ اصل وجوب یعنی
 سبب تحقق ہوا چنانچہ نصاب نامی موجود ہوگی تو ادھر پیشگی دیجاتی ہے اور سال زکوٰۃ کے لیے شرط ہو نہ سبب۔ اور نماز
 وقت سے پہلے جائز نہیں ہے کیونکہ وقت وجوب کا سبب ہے اور ادا کے لیے شرط ہو۔ اور حج بطلان نیت صحیح ہے کیونکہ
 اس امر فرضیت نیت کی ہے اور بہت شققتیں جو اس میں ہیں وہ بھی سبب اسے فرض کے ہیں اسی لیے اگر فرض
 کی نیت نہ کر لیا تو حج نہ ہوگا کیونکہ اسکو فرض کا نماز ہر حال میں عمل کرنا ہے کہ یہ سبب اجماع ہے نہ نیت فرض ضرور ہے
 کہو کہ مادہ دیگر حج فرض ہی ادا کیا اور نیت نفل کی کی تو نفل ہی ادا کیا۔ نقل۔ اور کفار رات میں نیت فرض
 ضرور ہے اسی لیے روزہ کفارات اور روزہ قصاص و مضافات رات سے سبب کرنا چاہئے کیونکہ وقت میں تو نفل ہی
 ہو سکتی ہے اور وضو اور غسل میں جو نیت شرط نہیں ہے تو اس بحث میں داخل نہیں ہیں۔ اور تمیمین بہت
 فرضیت کی شرط نہیں بلکہ نیت منع حدیث (حصول طہارت) کی شرط ہے چنانچہ جو شرط میں نیت فرضیت کی شرط
 نہیں ہے اس لیے کہ شرط کے حاصل ہونے کی رعایت کی جاتی ہے نہ کہ کسی طرح ادا کو حاصل کریں۔ (بلکہ بندہ ادا کی
 عبادت مفسدہ حاصل کرتے ہیں)۔ اور خطبہ کے لیے سمت فرض شرط نہیں ہے اور ہم نے نیت اس لیے شرط کی
 ہے کہ وہ نفل میں ہوتا ہے (فرض ہی ہے) اور نماز بار بار یہی ایسی ہی ہے کہ وہ بھی فرض ہی ہے نفل نہیں
 ہر اس لیے کہ نفل ہو کر عبادہ میں ہو سکتا ہے اور ادا کے لیے نماز میں مناسبت ہے کہ نیت فرض شرط ہو کہ ادا کے
 حق میں فرض نہیں ہے پر بہتر ہے کہ ادا کا یہ نیت کرے کہ ادا میں جو تکلف یا نماز فرض ہے وہ میں پڑھتا ہوں
 اور میں اس اور فرض کفایہ میں نیت شرط نہیں ہے۔ اور جو نماز کہ سبب کسی فعل کر دے کہ یا سبب مرکب داس کے
 دوبارہ پڑھتے ہیں تو وہ نماز فرض میں ہے بلکہ نقصان سابق کی (سبب تکمیل کے لیے ہے کیونکہ اول صورت میں
 میں ساقط ہے کیونکہ حرکت نیت کرنا چاہیے کہ فرض ٹوٹ چکا ہے اور وہ نفل ہو چکا ہے۔ اور جس کے نزدیک
 فرض ادا نہیں ہو چکا تو نیت فرضیت کی ضرور شرط ہے۔ اور ادا اور قضا میں جب ایک نماز متعین کر لے تو صحیح ہے
 ۱۱ جو یا قضا ہو۔ اور اصول میں بحث ہے قضا کا ہے ادا کے اور ادا کا ہے قضا کے لئے میں نیت ادا کی
 قضا کو اور بالکس جائز ہے جس عبادت میں کہ وقت نہیں ہے تو وہ ادا اور قضا میں ہو سکتی ہے۔ مثلاً زکوٰۃ
 اور صدقہ الفطر اور عشر اور حجاج اور کفارہ اور حین قضا نہیں ہو سکتی ہے وہ بھی ایسے ہی ہے مثلاً نماز جمعہ کہ
 جب امام کے ساتھ نماز جمعہ نہ ملی تو پھر پھر سے لگا۔ اور جو عبادت کہ قضا اور ادا ہوتی ہے مثلاً نماز پنجگانہ (اور روزہ
 و رمضان کے) تو اس میں نیت شرط نہیں ہے۔ لیکن وقت نیت ادا نماز پھر ہی اور وقت نہ تھا نماز صحیح ہوگی

نفل اور ان امامت، تعلیم قرآن و حدیث و فقہ باہرست جائز نہیں یہ متاخرین کا فتویٰ ہے کہ جائز ہے۔ اور روزہ اور ہجرت کا حکم میں نے نہیں کیا۔ اور نماز میں ناہر باطل حشو و متعجب ہے۔ نماز فرض شروع اور تجارت و غیرہ کا ذکر ناسیہ کر کے شک رہا تو نماز کا اعادہ صحیح ہے بلکہ امامہ میں ہے مگر ثواب ہی کم ہوگا۔ سہا دس جمع بین العبادین۔ یا ان مورعین سے کہ سہا دس میں اور باہل عباد میں ہے اگر وسیلہ اور سبب میں ہے تو سبب جمع میں۔ روزہ جمعہ میں کہ لینے اور رفع جہالت کے لیے عمل کیا اور دونوں باہل ہو گئے رفع خابت بھی اور ثواب غسل جمعہ بھی اور عبادات مقصود میں ہے تو دونوں میں ہیں۔ اور نفل میں یا ایک فرض ہے اور ایک نفل ہے۔ یا نماز میں ہوگا یا غیر نماز میں اگر نماز میں ہے تو کوئی ہر نماز جمع ہوگی ایک نیت میں نماز اور عصر و نوکی نیت کی دو جمع میں ہیں۔ اور روزہ میں خدا اور کفارہ کی توقع ہوگی کفارہ اور امام محمد فرماتے ہیں کہ نفل ہوگی اور کفارہ نماز اور کفارہ میں بن جس کی نیت ہے کہ کفارہ ہے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ نفل ہوگی۔ اور رکوع اور کفارہ نماز میں جسے چاہیں نہیں کرے اور رکوع اور کفارہ میں رکوع ہوگی اور نماز فرض اور ہمارے میں نماز فرض ہوگی۔ لینے دونوں میں رتوت وار ہے اور سکا حکم ہوگا۔ روزہ دھما کفارہ کے روزہ سے قوی ہے۔ اور اگر دو وقت میں برابر ہیں تو سکا عیار ہے مثلاً کفارہ نماز اور کفارہ نماز اور رکوع اور کفارہ نماز اور رکوع اور کفارہ نماز میں نماز قوی ہے روزہ نماز میں قوی ہے۔ مثلاً نماز فرض اس سے نماز ہمارے کے مقدم ہے۔ اور دو فرض نماز میں وہ قوی ہے کہ اسکا نیت موجود ہے۔ اور دو نماز نفل میں اول قوی ہے۔ اور نفل اور ادا میں قوی ہے کہ جبکہ ادا کا وقت بہت ہو گیا ہو۔ اور افراد نماز ہی کے دن کے شروع وقت نماز ہوگی اور آخر وقت نماز ہوگی۔ اب یہ حکم نماز کا ایک تکرار میں کثیر قریب اور رکوع کی نیت کی اور باطواف فرض اور طواف و اس کی نیت کی۔ اور فرض اور نفل کی نیت کی تو فرض نماز ہوگا۔ اور رکوع اور نفل میں رکوع ہوگی اور امام محمد نفل کہتے ہیں۔ اور نفل اور رہ میں نفل ہوگی۔ اور دونوں نفل میں مثلاً دو رکعت نفل اور دو رکعت سنت حر دو دو ہو جائیگی۔ اور پھر کہ دو رکوع اور عزائم کا روزہ جو دو سنت میں اسکا حکم معلوم نہیں ہے۔ کہ چونکہ نفل تحیہ اور نفل سنت قریب قریب ہیں دونوں کا ایک ہی معصوم ہے۔ اور جمع میں اگر نیت نفل کی اور نفل کی کل یا فرض اور نفل کی کل تو نفل ہی کی روایات و وجہ کے لیے مکتا کیے آگے بھیجے کہ نہیں فرماتے ہیں کہ وہ لازم ہو گئے اور امام محمد فرماتے ہیں کہ نفل ہی ہے تو کوئی ایک لازم ہوگا اور آگے بھیجے جو تو اول ہوگا اور نہیں کے روایت و لازم ہوئے تو اتفاق ایک ترک امام ابو یوسف فرماتے ہیں کہ بغیر احرام بلاعت ترک ہوگا اور امام صاحب فرماتے ہیں جب تک اعمال حج شروع کیے

[illegible][illegible]

ماؤ کا ادا ہے اگرچہ امام کی نماز کا درمیان ۲ اور ہر روز ہے کہ امام کے شروع پر نیت اقتدا کرے۔ ابھی امام نے شروع
 نہیں کیا تھا کہ مستثنیٰ نماز شروع اقتدا کی نیت کر لی جائے نہ ہوگا۔ اور تفریق کی نیت تاکہ پانی غسل ہو جائے اور نیت
 کرے کہ پانی طومن ہو۔ اور زکوٰۃ کے لیے نیت ادا سے ملے ہو یا مال زکوٰۃ جہاں رکھنے کے وقت ہو کیونکہ زکوٰۃ
 پہلے شرط ہے اور نیت میں شرط ہے کہ ملے ہو یا نہ ہو۔ اور نیت کے لیے دینا جو ہوتا ہے اس لیے اس لیے ملاحظہ
 نکال رکھنے کے وقت مستثنیٰ ہے کہ اس میں آسانی ہے۔ اور ادا سے پہلے نیت کی تقدیم جائز ہے اور نیت ادا
 جب جائے ہے کہ مال فقیر کے ہاتھ میں ہو۔ اور نہ ہین۔ اور صدقہ فطر باعتبار نیت مصرف مثل زکوٰۃ ہے۔ اور نیت
 زکوٰۃ ہین اور صرف صدقہ فطر ہے۔ اور روزہ اور فرض ہے ماقبل ہے۔ اور فرض با ادا رمضان یا اور کچھ ہے۔
 اور رمضان میں نیت مقدم ہو اور نماز ہو اور عروہ تہمت ہے اور نہ نماز ہمارا شروع ہو جائے یا اگر
 اور رمضان نہ ہو مثلاً نماز ہو یا دیگر کھارہ ہو تو نیت عروہ تہمت سے طوع فجر تک ضرور ہے۔ اور طلوع فجر نیت
 ملے ہوئی ہو۔ اور نفل مثل ادا رمضان ہے۔ اور حج میں نیت عند الاحرام ادا سے پہلے ہو تو تلبیہ
 را سو نما ہوئی ہو یا وہاں ہین ہو سکتی ہے کہ اسے احرام افعال صحیح نہیں ہو سکتے ہین اور احرام یا کن یا
 سے شرط ہے حسب ایک عبادت کر رہا ہے اور دوسری عبادت کی نیت کر سکتا ہے یا ہین مثلاً نماز میں فرض یا
 نفل ہو نیت روزہ کی کر سکتا ہے اور نماز یا حد نہیں ہو سکتی ہے۔ **الثامن فی بیان عدم اشتراطھا**
فی البقا و حکما مع کل رکعت۔ تمام نماز میں نیت باقی رہنا شرط نہیں ہے اور ایسے ہی ہر عبادت میں۔
 ہر جزو عبادت میں نیت ضرور نہیں ہے ہر عبادت میں فی الجملہ نیت لازم ہے۔ فرض شروع کیا اور پھر کہاں
 نفل نفل کر کے تمام کیا تو فرض صحیح ہے۔ اور یہ نہ عبادت یعنی نفل اور فرض اچھی طرح ہونا ضرور ہے اور طاعت
 یعنی فراہم فرمائی کہ حکم خدا ہے وہ محالانا اور شہادت کے ساتھ ثواب طلب کرنا اور یہ نیت کہ ہر کام میں اپنے
 دینی مصلحت پر کرنا ہون اور جو کام مجاہد اور ادا امانت اور نفل حرام ظلم اور کفران نعمت سے بعد ہے
 کرنا ہے تو ہر نیت ہر رکعت پر نماز میں ادا ہے آخر تک ہوا چاہیے اور نفل سوا اسباب کے فوافل فرض
 میں لطف اور سہولت ہے مثل فرض ہے۔ پس حاصل یہ ہے کہ نیت عبادت کی اول ضرور ہے اور نفل ضرور
 نہیں ہے اور جب کسی نفل پر اگر کچھ نیت کر لے تو اور ہو جائے گا۔ طواف ہر نیت تلاش فرمنا اور ادا ہوگا اور نفل
 ہر نیت ادا ہو جائے گا۔ کیونکہ طواف تو صرف تواج کے لیے ہے نیت اور کام کے ہوئی تو ثواب ہوگا اور نفل
 عبادت ہے وہ تغیر نہیں ہو سکتی ہے۔ اور فرض صحیح ہے ہر نیت کے ساتھ کہ نیت احرام پر ہوتی ہے

ہی۔ اور طلاق اور عتاق میں نہیں۔ اسکی دوزخ بدین عمرہ زینب اسنے زینب کو نکارا عمرہ سے جو اسے دیا اگرچہ جو
 قین طلاق میں دوزخ ویر طلاق ہوگی اور جو کہما کہ میں سے زینب کی نیت کی نوزینب سے طلاق ہوگئی و صرف زینب سے
 زینب سے طلاق ہے۔ اور حدیب النفس اپنے دل میں بابت کرشمہ برمودہ (درجہ بدر کہ کہ کلام کر۔ بہاہ رعل کو کر
 یہ حدیبیت مسلم کی ہے اپنی نفس میں جو حال کر سگنا ہو یا طاعت ہو وہ مانع قسم ہے۔ اچھا رطلر سرور ہوتا کہ یہ
 کام اسے یا کرے۔ ہم کام کر ماراج اور فایع ہو عرم اس قدر پرفہ ہوتا۔ اتہرہ واحدہ مسرہ ہوتا کہ اسکا
 کام نہیں ہے بلکہ اسے ارادہ اور اس کے منع کے سیکے دل پر وارد ہوا ہے۔ اور طلاق اور اسے بعد سے اس کے منع
 پر طلاق ہے اور اس کے منع سے بچنے حدیب النفس سے ہے۔ اس میں طلاق میں اور اس کا طلاق الہامی ہے کہ
 اور اس میں کے ساتھ سناتہ پرتاب نہ گناہ کی کہ فہ نہیں۔ اور ہم سناتہ پرتاب نے اور گناہ کی کہ نہیں۔
 پرتاب ہوتا ہے اگر گناہ کیا تو ایک امر جس کا توہار۔ اور اگر گناہ کیا تو ایک گناہ تھا ۱۱ ہے۔ اور عرم برمودہ ہے
 اور عرم پر برمودہ اور عرم مرفوع ہے رزم کی جم موع ہے اگر عرم صحت رارا ہوسم میں کہ گناہ کی گناہ ہوگا
 اور عرم کی گناہ تو گناہ ہوگا کہ یہ گناہ صرف عرم ہے۔ یا کہ مانع سے عمل کرے کہ اور اس کا سیکر عرم عرم ہی
 تمام ہوتا ہے اور میں جو اس کی کہ اس وقت ہے مطلق کر کہ عرم مسرہ ہوتا ہے ۱۱
 انا شرفی شرفی الہیہ۔ سہ اول طلاق ہو اسکا فہ ہے۔ میں نے انا لہ انا کہ ۱۱ دوسرے میں ہے
 اسی کے کانفر کا منع میں کہ اس میں سے وابہ ہے اور اس کے دوسرے میں ہے۔ سکر اور اس کے میں ہے۔ چہ ہو
 حاصل کر کے مسلمان ہو اور اس کے دوسرے میں ہے۔ ررہ سکا ہے اور اس کے میں ہے۔ عورت کا چہرہ ۱۱
 سے کم تمام ہو اور اس سے دوسرے میں ہے۔ بہاہ غسل ہو کہ کچھ اس میں ہے کہ وہ (میں سکا ہے) ۱۱
 فائدہ نصرائی کو۔ سہ دست قرآن۔ فقہیہ یا اگر اس کے کہ قرآن کو فائدہ لگا۔ سہ اس کے۔ او سہ اس کے۔
 اور اس کے گناہ ہو اور اس کی نیت کا اعتبار میں ہے نصرائی۔ یا کہ فائدہ قرآن میں ہے۔ سہ اس کے۔ او سہ اس کے۔
 بعد اس کے کالیم ہو اور اس میں مسلمان ہو تو فرائض کے کر لگا اور اس کا کر لگا۔ رارا۔ تہہ۔ سہ۔ رارا۔
 اور عرم کی عداوت میں نہیں ہے۔ اور اس کے اور اس کے کالیم ہے لگا۔ سہ اس کے۔ او سہ اس کے۔
 دوسرے میں ہے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔
 میں ہے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔
 سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔ سہ اس کے۔

نیت اور نیتی میں کارفرما کسی اس لیے مرتد ہو نہ سے نماز باطل نہ جائیگی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
 نسبت میں وہ کہ مرتد ہو گیا اور اسی پر مکتبہ کافرہ کا اور دل الائمہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہر مسلمان ہو گیا
 تو صحیح ہے اور بعد مسلمان ہوا اور اودین نال حنیفہ ایمان صرف یہ مصلح سے قاتل نہ ہا ہے فرزند ہو جاتا ہے اور نماز ضرر
 نیت قطع سے بالکل نہیں ہتی جو جب تک کہ دوسری نماز کے لیے تکیہ کہے اور روزہ نفس کی بھر کے بعد نیت کی اور
 میرا دیکھنے قطع کی نیت کر کے نفل روزہ کی سنت کی روزہ فجر باطل ہو گا۔ اور فرق پر پھر نماز نیت اور نفل و جنس
 میں کہ عرصہ بہن ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں ہے اور روزہ اور روزہ میں جنس اور نفل ایک نفس ہے۔ اور روزہ
 اکمل میں ہے کہ مار جن شروع کی اور پھر نیت اہل کی کی تو نماز نفل پر کی ح پر مسئلہ اور یہ کہ طواف بھر اور
 روزہ اور نماز میں کہ اسے باجماع کی نہ کہ تو نماز روزہ اہل ہے کہ رات میں روزہ کی نیت کی اور نماز
 ہی ابھی تہو کہ نہ تو روزہ کی درستہ مالا ہو کی روزہ بھر ہے۔ اور اس کا بدلہ کے روزہ کے بعد ہو سکی
 تو روزہ باطل ہو گا جیسا کہ رات میں نہ اور فجر پر پہلے کا مار رات اور بالکل ہو گیا اور اگر اتنا ہی کر کے قطع
 سحر کی نیت کی تو مقیم ہو جائے گا اور پانچ شرط سے نفل باطل ہے۔ ۱۔ جا کر آ کر دیکھ کر طواف جانا۔ ۲۔ اگر طواف
 کی نیت کرے تو پھر نیت صحیح ہے۔ ۳۔ موقع افاسد کے قابل ہی ہو پھر با حرمہ میں نیت افاسد صحیح
 نہیں ہے۔ ۴۔ موقع محمد ہو۔ ۵۔ اور وقت ہی ہو۔ ۶۔ اور خود یا بندار خود سنہ کرے۔ ۷۔ پانچ کی نیت صحیح
 نہیں ہے۔ ۸۔ مسافر نے نماز میں نیت امام کی تو نماز حاکم کی ہر ایک کی۔ ۹۔ افاسد شروع میں کرے
 یا آخر پانچ میں کرے اکیلا ہو یا معدی ہو یا مد رک ہر یا مسجد وقت ہو۔ (مد رک و رک امام کے ساتھ نیت قریب
 ہو پائی ہو۔ رکعت اول میں رکوع سے ملا ہو۔ مسوق وہ کہ اس کو ایک دو رکعت امام کے ساتھ ہو۔ ۱۰۔ اور نماز
 (جو تشدد یا خیر امام کے ساتھ پایا ہو) وہ بعد فراج امام اپنی نماز مستقل ہو اگر۔ ۱۱۔ گناہی پہلی بعد سے نماز تمام
 کر لیا۔ اور زیارت فی الودیت کا حکم صریح معلوم نہیں ہے۔ اور وجہت والہ نے فدی کی اور پھر رجوع کی نیت
 کی تو زائل ہوگی۔ ۱۲۔ نیت قطع نیت قلب کے قریب ہے۔ ایک نماز سے دوسری نماز پر مستقل ہونا صرف
 نیت کافی ہوگی بلکہ جب کسی دوسری نماز شروع پر نیت تحریر کرے۔ اور دوسری نماز ادا ہو اور پہلی ادا
 ہو تو نماز اول باطل ہوگی۔ مثلاً ظہر شروع کر کے عصر شروع کی تو ظہر فاسد ہوئی پھر ظہر پر رکعت نفل بھی
 پڑھے تو اب نماز ظہر فاسد ہو سکتی اور شرط یہ ہے کہ نیت زبان سے نہ اگر زبان کی تو نیت اول باطل ہوگی
 فصل۔ اصل نیت کا منافی نہ وادار عدم حرم ہے۔ ایک غلام خرید اور پھر نیت کی کہ فائدہ ہو گا تو بیچ گا

کہ چکر نکلا یا نہیں تو اسے اس کے کہ آواز سے باہر چلے جائے کہ نماز سے نہ نکلے۔ نماز سے جتنا کہ ممکن ہو طہارت و وضو کرے
 اور اگر مہر تو جانتے ہیں کہ پڑھنا پاک ہو کر وہ جانب معلوم نہیں کہ اوپر نہجاست لگی تھی تو کسی جانب تہجد کر کے دھو ڈالا
 جائے۔ یا اسے تہجد دھو دے تو کسی پاک ہو جائے گا کہ ٹوٹا اس میں تہجد نہیں ہے اور تہجد یہ ہے کہ کہیں سے
 ہی کچھ دھو ڈالے کہ کوئی کیرہ کی اصل پاک ہے اور نماز سے نکلنے میں شک ہے کہ معلوم نہیں جس جگہ کو دھو یا
 وہ جس تھا تو اس شک سے نماز کا حکم نہیں ہو سکتا ہے۔ اس کی طرح سے نماز پڑھ لے اور دوسری جانب
 نماز کا حکم دے تو نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہے اور یا جب اس معلوم ہیں کہ کہہ رہے ہیں سارا کثیرا احتیاطاً ہو جائے گا
 کیونکہ نماز تو یقین تھی ایک طرف کو دھو لیا وانی میں شک نہ رہ گیا اور حاصل یہ ہے کہ لا توقع نماز است بالشر کے
 بعد ز ال نماز میں شک ہے۔ اور جو امر کہ کہیں ہے اسکو شک زائل نہیں کرتا ہے اور شک اس طرف
 معلوم میں ہے اب اس میں سے کئی قاعدہ نکلتے ہیں۔ ۱۔ اگر کہ جویر جس شکل پر سے اسی پر رہیگی۔ اس میں سے
 کئی مسئلے نکلتے ہیں۔ جسکو طہارت کا یقین ہو اور حد تک کا شک ہو وہ پاک ہے اور حد تک کا یقین ہو اور
 طہارت کا شک ہو تو وہ محدث ہے۔ یا خاہ میں گیا اور ماہر سے کہے ہیں (استراحت) بٹھا اور شک ہے کہ
 کیونکہ نکلا یا نہ نکلا تو محدث ہے کہ لیے مٹھا اور یا ہی اس ہے اب شک ہے کہ دھو کیا یا نہیں تو مادہ وہی ہے
 اب تیمم کا یقین ہو اور حد تک کا شک تو تیمم ہی ہو گا اور اس کے حد تک کا یقین ہے طہارت اور حد تک میں شک ہے
 اور یہ یقین ہیں کہ پہلے کوں ہے تو طہارت ہے۔ ہر حال میں ہے کہ اپنا ایک عضو نہیں دھو یا اور معلوم ہیں کہ
 کو مائع و مہین دھو یا تو با مان مٹو دھو لے کہ وہ آخری حل ہے۔ وضو کے بعد اپنے عضو سے ترمی ہے دیکھو تو
 بہر وضو کرے اور بہت وقت دیکھتا رہتا ہے اور معلوم ہیں کہ پیشاب سے یا یا نی ہے تو اوپر انھیں کمر سے اور
 اپنے عضو پر اور ازرا بر پائی ہرگز ہے کہ اس سے سوہ ہمارہما ہے۔ اب وضو من ویر کے بعد کہنگا مٹھا
 پیشاب معلوم ہو تو یہ جلد نکال کر آدھیں ہے عمر در اسکے ہزار روپیہ میں عمر دیا اور یا اسرا یہ گواہ لانا اور یہ
 ہر گواہ لایا کہ اسیر میر سے ہزار روپیہ میں تو یہ گواہ قبول ہو گئے جب تک کہ ثابت نہ کرے کہ یہ ہزار روپیہ اول
 اول یا براہ اول کے بعد اسب ہوئے ہیں۔ دو وجہ سے ان شک ہے تو طہارت یقین ہے۔ حوض میں سے
 جوئے لے کر کے اور غلام اور ابدان اپنے سے کھیلے ناکہ، ہاتھوں سے اپنے ترس بہنے میں شک کہ نماز کا
 علم ہوا دسین وضو جائز ہے۔ ای لیے راستہ کی مٹی پاک ہے۔ آنجورہ میں سے جو نکلا اور یہ معلوم نہیں کہ
 یہ جو پاک کرے میں تھا تو کہہ کر اسکا شک پاک ہوئے کا حکم نہ ہو گا۔ ایسے کپڑے یا کپڑے یا کپڑے اور نماز میں ہرگز

کی نماز میں بقصد دعا سوزہ یا تکرار نہ کریں، اگر تکرار کر دے تو خطیہ ہے بقصد خطیہ ہینک کہ اگر الحمد للہ کہا جائے تو نہ جائز نہیں
 اسی طرح فوج پر چمکیے دے لے اگر تکرار کرے۔ نماز میں کوئی آیت یا دُعا کو بار بار کہے گا تو نماز فاسد ہے در نہ نہیں۔

تکمیل نیت میں بات کرنا۔ زمین کو کسی شے تم کر دیا تو زمین کی نیت یہ ہے نہ ادسکی نیت پر۔ اور زکوٰۃ میں
 بھی ہوکل کی نیت ہے نہ دکیل کی۔ کہل شدہ ہے بیت زکوٰۃ دی ہوکل شدہ نیت زکوٰۃ کی کی زکوٰۃ ادا ہوگی اور
 حج میں مامور کی نیت عشر ہے بہرہ یا سہ نہیں، بکشتہ افعال میں سب مامور کے ہیں، اسکی نیت یہ عمل چاہئے۔

الغنیہ اس قاعدہ الامور بقاعدہ میں بہت مسائل سب شمار ہیں۔ خاتمہ بہرہ قاعدہ علم عربیہ میں بھی جاری ہے
 امام سیبہ اور صاحب نوکی تصدیق کر کے ہیں تو سوش ہوئے کا کلام اور سو کا کلام مستبر نہیں ہے اور تعلیم کیے ہوئے
 جانور کا کلام مستبر نہیں ہے۔ اور کوئی اسکی مخالفت ہی بس نکلا قسم کہاں کہ میں ادس سے بات نہ کروں گا اور سوشے ہوئے
 بات کی کہ سنائی دی جائے ہوگا۔ اور کوئی کہتے ہیں کہ کلام بیداری کا اعتبار ہے۔ بہر حال اس میں اختلاف ہے
 اور بے ہوش اور دیوانہ اور نشہ والے کے کلام کا حکم معلوم نہیں ہے۔ مالوز سے آیت مجاہد کی سنی سجدہ واجب ہوگا کہ
 قاری اہل زمین ہے اور وہی اور ماضی سے سننے تو واجب ہوگا۔ اور مجنون سے سننے تو واجب نہیں نام سے سننے تو واجب ہوگا اور نشہ والے سے
 سننے تو واجب ہے منادی مکرہ میں قصد ایک شخص منعین کا کیا تو معرفہ ہے اور زنی علی الغم ہے در نہ معرفہ نہیں
 اور مضروب ہوگا۔ اور الف لام سے معرفہ ہوتا ہے۔ ساور بہرہ قاعدہ عرف میں بھی جاری ہے۔ ہو کلام قصد امور
 ہو وہ ضرر ہے اور ہر مے قصد اتفاقاً امور زدن ہو، شہر نہیں ہے مثلاً۔ لن تنازلہم حتی تفتقدوا کما تجون۔ اور
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: لا راثت الی اصبح ومیت + دنی سبیل اللہ بالیقین۔

القاعدۃ الثانیۃ الثم الیقین لا یزول بالشیك سہۃۃ یقین زائل نہیں ہوتا ہے۔ ح شیک میں قسم ہے
 ۱۔ اصل حرام ہے اور شیک حلال ہوئے کا ہے۔ ۲۔ اور اصل مباح اور حرام کا شیک ہو۔ ۳۔ اور اصل
 معلوم نہیں ہے۔ اہل بکری فوج کی ہوئی ملی ہے کہ کہ یقین نہ کہ مسلمان نے فوج کیا ہے حلال نہ ہوگی کہ نہ کہ
 اوس گانویں کو مسلمان ہیں، پر مجوس بھی بہت ہیں تو احتمال ہے کہ حلال ہو کہ وہ اوس جگہ اصل تو حرام ہے۔
 اور اگر مسلمان بہت ہوں تو حلال ہے ۲۔ یا ان کا رنگ بدل ہے اب احتمال ہے کہ نجاست ملی ہو یا مستون
 یز سے رہے تو لیکن اصل پانی یک ہے اس لیے اوس سے طہارت جائز ہے۔ ۳۔ اکثر ال حرام ہے اور اس
 سنا کر کرنا جائز ہے کہ شیک طہل حرام کے لیے ہے۔ یقین نہیں ہے کہ حرام سے ہی معاملہ کر گیا اور اس قاعدہ
 کی دلیل وہ حدیث ہے کہ حضرت ابو ہریرہ مروا کہنے ہیں کہ جب کافر ایستہ پیش میں کچھ کر رہا ہو اور شہید ہے

قول ہے اور خود راہم کا اقرار کیا کہ تین درہم لازم ہو گئے کہ یہ جمع مین کم ہے اور اس میں بھی غلطی کا احتمال ہے۔
 وہ کہتے ہیں وہ بھی صحیح کمتر ہے تو وہ ہی لازم ہو گئے کیونکہ اصل سری ہونا ہے یہ ہم تین ہی لازم کرتے ہیں اور
 امی پر اقرار ہے۔ قاعدہ - جسے شک کیا کہ مین سے وہ کام کیا یا نہیں تو اصل میں یہ کہ نہیں کہتا۔ اور مان
 ایک قاعدہ اور بھی ہے کہ کوئی کام کیا اور قلیل اور کثیر مین شک ہے تو دلیل سوجا میں ہے حکم ہو گا پر یہ
 عمل پر دہ مشغول ہو تو بے یقین ہر اس نہیگی۔ قاعدہ ثالثہ نہیں۔ یقین سے ناظر ہوتا ہے اور گمان
 غالب یقین ہے کوئی غار مضامین ہوں اسے چاہتا ہے کہ درود طغ سے سبب نماز پر نہ آکر رہے۔
 کہ اس کو بگمال غالب ہو کہ ہمارے مین ہا گیا ہو سے یا اگر فی شرط ترک ہوئی مضامین کر شکا۔ یہ کہ نہیں
 مخالفت و رد ہے کہ ہمارے نماز تہی یا نہیں ہے اس میں ہے اعادہ کر گیا۔ رکوع میں یا جوہر ہے کہ کیا
 نماز میں ہے تو اعادہ کر گیا ہے اور نماز پڑھ گیا ہے تو اعادہ نہیں ہے اگر شک ہے کہ کتنی رکعتیں پڑھی ہیں
 اول ہی واقع ہوا ہے تو یہ اس سے نماز پڑھ کر گیا ہے یا نہ پڑھا تو تہی کر کے اور تہی نہ کر کے کہ اگر
 یہ کہ نہیں نماز میں ہی ہوا ہے اور اگر نماز پڑھ چکا ہے تو شک کہ کسی نے اس کے سرک کا نہیں ہوا۔ سبب اعادہ
 نہیں ہے اور ترک نہیں ہے کا تہی ہے معلوم نہیں کہ کونسا فرض ترک ہوا ہے تو ایک ہے اگر کسی نے پڑھا تو اگر
 ایک رکعت پڑھی اور دوسرا پڑھ کر گیا ہے۔ یہ کہ نہیں کہ اس کے بعد میں عداوت ہے اس کا کہ
 پونہ کی ہمارے پڑھ چکا ہے اور اس کے وہ فی اور کتب میں ہے کہ اسے اس کا اعادہ ہے اس کے بعد میں
 شک ہونا نماز میں شک ہوا ہے۔ امام اور مقصد یوں مین استدلال ہے امام کہ نہیں ہے اور
 مقصد یوں کہ قول ہے اعادہ کر سے گا۔ بہ نسبت نماز شروع کی دوسری رکعت میں اس کے شک ہوا ہے عداوت کی نماز
 ہے اور تیسری رکعت میں شک ہوا کہ بہ نماز عمل ہے اور جو بھی رکعت میں ہو سکا ہو اگر نماز پڑھ رہا ہو
 نماز پڑھ رہا ہو اور یہ شک ہو سبب نہیں۔ ہر کی نماز پڑھ رہا ہے اس کو شک ہوا کہ ایک عداوت کر گیا ہے کہ
 صر میں سے یا نماز میں سے تو ہی کہ ہے اور تہی نہ ہو سے تو یہ نماز عصر پڑھی کر لے اور ایک عداوت ہوا ہے
 اور اگر سے پھر عصر اگر سے اور کہ ہے اعادہ کر گیا تو کچھ لازم ہو گا اس کو شک ہوا کہ تکیہ تحریر کی یا نہیں اور حدیث
 یا نہیں اور نماز سبب کی شے کو گلی یا نہیں اور سبب کی یا نہیں یہ شک پہلے ہی ہوا ہے تو سے سر سے نماز
 ہے ورنہ نہیں۔ شک ہے کہ تکیہ تحریر ہے یا تکیہ قوت تو نماز شروع ہی نہیں کی۔ اور کالج مین ہی ایسی ہے کہ
 حال نماز میں ہے۔ مگر اکثر علماء فرماتے ہیں کہ نماز دہر پڑھ گیا کہ نماز زیادتی (اور کی) سے فاسد ہو جائے

معلوم نہیں کہ خیر یا کب سے لگے ہوئے تو آخر حد سے پہلے کہ ادا نہ ہو گا اور یہی وجہ ہے کہ ہو گا کہ اگر وہ نہ ہو
 کہ اگر اس میں احیاء ہے اور اگر نہیں ہے۔ پہلی بار زمین کا یا اور پھر وہ۔ زمین اس میں شک ہے تو دور ہے
 کہ رات کا مافی رہا یعنی ہے اور اس کی کوئی عورت کا ہے اور انفل ہیں چہ کہ رات کا شک ہو کہ نہ کہ اس کے لئے
 ما شک کیا برا۔ چہ کہ اس کی انگلیوں میں خلل ہو یا اس کا دل کی ریا اور یا کسی چہ میں ہے کہ فخر ہادی یا غیر
 سوتا ہے اور طبع پر نگاہن خالی۔ تو کہ اس کے لئے اور اس کے لئے معلوم ہوا کہ میرے قضا نہیں ہے اور یہ معلوم ہے
 کہ وہ فخر کیا یا تا تو سے کہ رات تھا جو اور غروب میں ہے کہ ان کو نہ کہ اس کے کون کا ہونا یقین ہے اور کہ اس کا اور کہ
 ظاہر ہوا اور صرف مضافاً۔ عورت یعنی ہے کہ نقد اور اس میں ہر جہ سے ہون سے نہیں ملا تو اس کا قول مستحکم
 کہ اس کا باقی ہونا وجہ پر اصل ہے مسئلہ ہون اور اس کا۔ اس اور اس میں شک ہے تو اگر وہ پر حد ہے۔ اور وہ
 میان جو بی دلیل میں ممکن ہیں تو نہ کہ کا قول قبول ہے کہ اصل دلیل ہوتا ہے۔ اور یہ دلیل ہے کہ وہ نہ کہ اس کا
 چہ کہ اس کی اور عورت کہ اس کے فائل یا عورت کا قول قبول ہے کہ عدم الرضا اصل ہے اور یہ دلیل ہے کہ اس
 رجوع میں اختلاف ہو تو یہی عورت کا قول قبول ہے کہ عدم الرضا اصل ہے اور حدیث ابو داؤد، قول ہر وہا ہے
 کہ مرد بی رخصت میں اگر سکتا ہے تو اخبار کا تو مانگ ہی ہے۔ بائیں اور شریعی رخصت میں ہونا یا نہیں اور رخصت کا
 قول قبول ہے کہ وہ اس میں اور وہ تو گواہ ہے تو اگر اس کے گواہ قبول ہو گئے اور اس میں ہونی ہے اور شریعی
 کہ اس کے لئے کہ اس کے لئے مرد اور کمری کا ہے اور انجوسی کا ہے کہ اس کے لئے اور بائیں میں کہ اس کے لئے معلوم نہیں ہے اور
 قاعدہ بہر معقول ہے کہ اس میں بطلان کا قول قبول ہے کہ وہ اصل میں کامنکر ہے یعنی قول شریعی۔ اور اس کا قاعدہ
 ہے کہ اصل کمری حرام ہے تو شریعی اصل حدیث یہ مدعی ہے کہ جب تک کہ اس کا سکنا وال (حلال) رہے ہے
 ہو۔ اس کو نہ کہ کمری کے لئے کہ اس کے لئے مطلقہ درازی طہار اور عدم انقضاء عدت کی مدعی ہے تصدیق کیا گیا ہے نفقہ پائی
 کہ نہ کہ اس کا مافی رہنا اصل ہے اور اصل کی مدعی ہے تو وہ بریں کا نفقہ لگی اور وہ بریں گزری اور اب
 معلوم ہوا کہ اصل نہیں ہے تو وہ اس سے نفقہ دیا ہوا واپس نہ لے سکیگا۔ قاعدہ دوم کا بری رہا اصل ہے
 اگر کسی کے لئے کوئی مدعی ہو تو ایک گواہ کافی ہوگا۔ دوم کی برات کے لئے مدعا علیہ کا قول قبول ہے کہ وہ
 اصل کے موافق مدعی ہے اور گواہ مدعی کے قبول ہو گئے جو اصل کی مخالف ہوئے ہیں۔ ثلث اور مضرب کی
 قیمت میں اختلاف ہے تو قول غارم بننے غاصب کا قبول۔ جو مدعی کی کا ہے کہ اصل میں قیمت زیادہ ہے مدعی
 ہوتا ہے کسی شے یا کسی حق کا اقرار کیا اور ابھی اس کی ایسی تفسیر لی کہ اس کی قیمت معلوم ہو تو مقرر کا قول مستحکم

ربح آتے ہیں ناز میں قبضی اختیار اور ربح میں قلیل ہو بنا کر سے۔ دلی میں عورت کا قول ہے کہ عدم اصل ہے۔ مگر عین ہی
 طرح ہے اور عورت نکاح۔ عرتان کے کہنا کہ باکرہ ہے تو اسکو اختیار ہے اور اگر کہنا کہ مرد ہے تو مرد کا قول ہے کہ وہ فرقت کا
 مسکن ہو۔ دراصل یہ ہے کہ موت سے قتل و سالم ہو۔ دو فو میں تراق ہو گیا اب عورت مدعی ہے کہ بعد دخول فرقت ہوئی ہے
 (ماکرہ ہر لازم آئے) اور مرد قتل ہو گیا مدعی ہے (ما نصف ہر لازم آئے) تو عورت کا قول نہ ہو گا کہ وہ سقوط نصف ہر کی منکر
 ہر منکر کا مضارب کا قول ہے کہ ربح نہیں ہوا یا ربح اس قدر ہوا اور طرف ثانی و خوف ربح یا زیادہ مدعی تو بولیں تشریح در
 مضارب کا ہو گا کہ وہ اصل کا مدعی ہے جو عدم ربح ہے ماعدم زائد ہے۔ ہمارے در ہزار روپیہ لایا اور کہنا کہ یہ اصل بھی ہے
 اور ربح ہی ہے تو اسی کا قول قبول ہے۔ رب المال کا اور اصل دوم یہ ہے کہ قاضی کا قول مقدار قصہ میں قبول کیا
 عورت مدعی نفع ہے مرد کہتا ہے کہ میں ہر بچا کا چون عورت رسول کی منکر ہے تو عورت کا قول قبول ہے۔ خدا کا
 رسول دین کا منکر ہے تو اسکا قول قبول ہوتا ہے۔ عورت نفع اولاد ہمار کی مدعی ہے اور اسکا اب مدعی ہے کہ
 میں سے ہو یا دما ہے تو اب کا قول قبول ہے۔ رب المال در راس کا مدعی ہے اور ہمار رب کم کا قول قبول ہوتا ہے
 کہ اصل کم ہے نہ زیادہ۔ دلیل مدعی کہ جو اس چیز کے خریدنے سے منع کیا سو کل کتنا ہو کہ نہیں منع کیا تو قوت قبول ہے
 کہ عدم النفع اصل ہے۔ مالک مدعی کہ میں نے قرض دیا تھا اور مدعا علیہ مدعی ہے کہ مضارتہ دیا تھا تو قول اس مدعا علیہ کا ہے
 کہ۔ تو اس شخص میں کہ اسکو تصرف دیا اور عدم الضمان اصل ہے۔ میر بحث جب ہے کہ مالک اعطی تک کہ اسے اور مالک نے
 اگر کہنا کہ اہل المال قرضاً تو نے قرض لیا تھا اور وہ کہتا ہے کہ میں نے مضارتہ لیا تھا تو قول مضارب کا ہو گا۔
 اور اس صورت میں اگر وہ مال مال ہی قبول مالک کا ہو گا۔ مدعی ہے کہ میں نے ہزار روپیہ دو وصیت لیے تھے جو مالک
 سو گئے اور مالک عصب کا مال ہے تو وہ ضمان دیگا۔ اور کہنا کہ تو نے مجھ کو وصیت دیا تھا اور مالک نقل ہوئے عصب کیا تھا
 تو وہ مال نہ دینا۔ کسی کو کچھ دیا اب دو مختلف ہیں دینے والا قرض تلاتا ہے اور دوسرا یہ (سوغات) جو خود
 کا دیا ہوا ہے کیونکہ مادہ دیکر شے قیمتی ہے اور رعایت ہمد والد مدعی راہرو کا۔ یہ عورت نے اپنی پہننی (سریبان)
 بچے کے دھرم میں دی اور معلوم ہو گیا کہ وہ وہاں سے لے گئے ہیں اور نیا یا حسن تو نکاح حرام نہ ہو گا کہ مانع نکاح میں نہ ہو گا۔
 بچ کی یا کراہ کی چیز کے منہ میں اختلاف ہے تو منکر کا قول ہے۔ دیں گواہی یا قرار ثابت ہوا اب وہ ادا کا باہر
 کا مدعی ہو رہا ہے منکر کا اسی کا قول قبول ہے کہ عدم اسرا با عدم ادا اصل ہے۔ عصب کے تقیم ہونے میں یا نہ ہونے میں
 اختلاف ہوا ہے منکر کا اسی کا قول قبول ہو گا۔ کیونکہ اصل عدم عصب ہے با عدم اصل ہے۔ شرط خیال میں اختلاف ہے
 چونکہ اصل عدم ہو منکر کا قول قبول ہے یا مدعی سقوط کا کہ وہ دوم عقد کا منکر ہے۔ اور قول اول براختا ہے۔ مدعی

مسلمان، مٹی تھی تو ہارٹوں کا دل قبول ہے۔ فاضل کے بعد غزل ایک آدمی سے کہا کہ میں نے تجھ سے رو بہ لیا تھا اور یہ تو میرے دھوکے کی قہقہہ میں دیا تھا اور میں نے کہا کہ تو نے سو فوٹ ہو کر لٹا لیا تھا تو غزل پر ایسے کا حکم کر گئے کہ وہ وقت دیر ہے۔ میری جگہ پر ہے کہ فاضل کا تو ایسا ہے کہ وہ ایسے وقت پر گاتا ہے کہ جس سے نہان لازم نہ آئے۔ اور اگر وہ شخص کہ ریح رو بہ لیا ہے، وہ بھی ہے کہ جس نے قبل حکومت حکو رو بہ دیا ہے تب بھی یہی حکم ہے۔ غلام کہتا ہے کہ میں نے جارت غلامی میں رہا تھا کہ گاتا تھا اور وہ کہتا ہے کہ آرا ہو کر تو قول غلام کا ہو گا۔ بدلی نے فلام کو کہا کہ میرا یہ غلام میری بلج رو بہ ہمارا دار فائدہ (نہ) لیتا تھا اور غلام نے کہا جتنا راوی لیتا تھا تو مولیٰ کا قول قبول ہے۔ وکسل نے کہا کہ میں نے دکان کے غزل سے پہلے بیچ دیا یا مشری کو دیدیا اور مولیٰ کہتا ہے کہ غزل کے اگر بیچ بیچ ہو گئی تو قول وکسل سے ہوا تو مولیٰ سے۔ یہ تو قول وکسل ہے۔ اور اسی طرح علیہ بیچ ہو گیا ہے تو قول غلام کے رد قول مولیٰ ہے۔ غلام تیار خرم اور مشری کے ساتھ مرگنا تو مشری بلج سے قبل نہیں لے سکتا ہو۔ کیونکہ موت کے لیے مرض زیادہ ہوتا تھا۔ یہ مرض سب سے موت نہیں ہوتی ہے۔ یہ نقصان عیب لے سکتا ہے۔

قاعدہ۔ اول۔ اشیا کے ہر ایک کے عدم امان کی دلیل موجود نہ ہو باجماع ہے۔ اور جب تک دلیل باجماع کی نہ ہو سب حرام ہو قول درود مشرعیہ انفال کے لیے کہ حکم نہیں ہے کہ حکم انزل ہو پس حکم کا عدم تعین قول کے ساتھ بیچ متروک ہونے سے پہلے جو تعلق افعال رائل ہو گیا کہ او سب سے کہہ فائدہ نہیں ہے۔ اور بعض علماء جمعہ کہتے ہیں کہ اشیا میں اصل اباحت ہو۔ اور کوئی خبر کہ جسے ہر آدمی کو فی الواقع کرے جن کہ ہم مذہبہ اپنی عقل کے ساتھ نہیں ہوتے اور ہر آدمی میں ہے کہ اصل اباحت ہے پس شکوت عند اور اسکل من اختلاف ہے امن وہ حیوان ہے کہ اسکا امر مشکل ہے اور وہ بات ہے کہ اسکا زہر مہول ہے وہ نہ کہ اسکا حال معلوم نہیں بلج ہے یا کس اور کو ترخا جو معلوم ہو اگر مباح ہے یا نہ۔ ہے۔ اور زرافہ یا ہمارا قاعدہ کے حلال ہے۔ قاعدہ عورت میں اصلی حرام ہے۔ اس لیے اصل نکاح میں خطہ اور زہر مباح ہو۔ اور کسی عورت میں طالع ہوا بھی ہو اور حرام ہو بھی ہو۔ ہر تو حرام کا ہی حکم ہو گا اس لیے عورتوں میں علمی جائز نہیں ہے۔ ایک شخص نے ایسے یا رہا بدلوں میں یہ ایک کراڑا کیا اور بہل کر کہہ کر کہ راو کیا تو ہر بائرن نہیں ہے کہ کوئی کے لیے بائرن کے لیے اور یہی خبری کر کے اور حکم اسکو اولیٰ سے بہت کر کے جب تک کہ آراء معلوم نہ ہو جائے کہ اسکا ہے۔ اور اپنی ایک عورت کو غلام کر کے بہل گیا ہے یہی حکم ہے۔ اس نے سوا ایک کے سب کو آکر ویا اس ایک سے بھی نہ سب کو کر سکتا ہے۔ اگر میرا نہ دھاکے کہ وہ ملتا نہیں جو کو کر سکتا ہے۔ راہم اور کو بھی کہ سکتا ہے اور جب تک کہ

اور زرتن کے بیٹے کی پر جب کہ کادو کا بانی نہ میں گا جو بھاس طرح بیٹے کی عانت ہوگا۔ شمس کمانی کر رہے گے کہ میں
 میں قدم نہ رکوں گا تو مطلقاً اوسکے گھر میں جانے سے عانت ہوگا۔ زید کے کہ میں من نہ ہو گا تو عام ہے کہ رید کی لکاس
 یا نہ۔ اشد کے لیے جس کے روزہ بھر میں زید نہ رہے وسیع القدم نما رہے عام ہے لفظ عظم فعل غیر متعدی کے ساتھ ملحق
 ہو تو وقت مطلق ہے و مکن یو لفظ کو مکن نہ ہوگا اور مذکور صرف دن مراد ہے کہ وہ اوسکے لیے مہیا ہوتا ہے
 اور قدم غیر متعدی تو مطلق الوقت مراد ہوگا اور اگر کسی نسبت سکونت کے لیے ہو اور وہ عام ہے اور زید صیغہ مستفاد
 اور میں قول موجب ہو اسلئے کہ بیان کا واجب کرنا واجب ہے مثلاً لیس سے منع حرام کرتے ہیں۔ اور اختلاف و توضیح میں
 ہو سکتا ہے۔ ح کو کو نہ زرتن صیغہ سے ہو اور میں موجب ہے اور جس میں اوسکے موجب من منع نماز ہے۔ میں
 ظہر نہ ہو گا تو بار رکعت بڑھے سے عانت ہوگا میں جماعت سے نہ ہو گا ناام کے ساتھ ایک رکعت باقی عانت ہوگا
 اب ناظمین خواہ ہیں۔ فائدہ۔ ح مسئلہ مستثنیٰ میں ۱۔ مستوا صد فقیر ہر نماز کے لیے غسل کر لی رہے۔ ۲۔ تری
 پانی معلوم نہیں کہ کسی ہے یا، ی جو جمع انک فعل ہے۔ ۳۔ سکا رکوع مارا اور نظر سے غائب ہو گیا ہو دیکھا کہ مارا ہوگا
 اور بہت سے معلوم نہیں حرام ہے اگر اوکی تلتاس رک ہو۔ ۴۔ ملی سے جو کہا کرو زبانی لی لیا پانی لپاچک ہو گیا یا چاک
 شراب والو زبانی یو سے اور یا تو تری زید شریعہ تو مال نایک ہوگا کہ اوسنے ایسا تاباٹ کر منہ صاف کر لیا
 اس بیان کے مسئلہ میں جبکہ حال معلوم نہیں ہے۔ مسا کو معلوم نہیں کہ وطن آیا یا نہیں۔ مسا کو شک ہے کہ افسوس
 کن نیت کی یا نہیں اور نماز سے کہ شک ہے۔ رعیت میں ہوتی ہے۔ نماز میں شک ہے۔ ہر قسم ہو یا سافر ہو چار رکعت
 کی بہت کرے اور قعدہ اولیٰ بر مختصر ماسے صاحب عد کو ربع عذر میں شک ہے انی اہل اربعہ پر نار ٹرے لگا
 بیچ ہیں ہوگی شک ہے کہ امام کے آگے ٹرنا ہو اے یا نہیں ہے شک ہے کہ امام سے پہلے کہیر مادل یا بعد اسکے
 رہے یا نہ ہو جوگی کہ امام کہہ کر رہے تو جائز ہوگی اور جو بعد پہلے کے رہے وہ بامکر اور دونوں گمان برابر قوی
 حاضر سے حد تک اختلافات وجہ ہے۔ او کو شک ہو کہ اسیر قضا ہے یا حسن قضا کی حیثیت کرنا کر دہ ہے۔ نہیں
 حاملہ ہے کہ اسیر قضا ہے یا نہیں تو سہرہ کہ اور عصر اور عشا میں سنت من سورہ فامح اور کوئی سہرہ نہ ہے
 فائدہ ثانیہ حسب روایت نہ برابر ہوں تو شک ہو۔ اور جانب صواب غالب ہے تو ملں۔ اوہ ماسطعلا علیہ تو دوم
 اور اکبر الراے اور غالب الملن لہا کے رد مکمل ہے۔ اور ملں ہی شک ہے کہ لیں وجود سے اور عدم میں تردید
 نہ ہو وہ صاحب برابر ہوں۔ ایک غالب۔ اسی لیے اگر کہا کہ میرے (ظن) گمان میں اوسکے ہزار روپے مجھے دیا
 تو ہوا دریا صبح میں، بلالہ من کہ ہے۔ اور غالب الملن قریب یقین ہے۔ اور اسی ہکام سے میں، سخت افسوس

اور زمینیں مکمل کیے ہیں یہ لیکھا تو ہر کل و طی کر لگا اور مناسبت یہ کہ اگر ان دونوں سے دریافت کیا جائے کہ وہ اور سیکے مال کی طرف
 ہیں اس لیے جو ماخذ بان اس زمانہ میں مردم اور ہندوستان اور ترک سے آتی ہیں بدون اسکے کہ امام مالک غنیمت
 مانعہ اور بیعت تقسیم کرے حرام ہیں قاعدہ - کلام میں اصل حقیقت ہے نکاح کے معنی حقیقی و طی ہے اس لیے کہ
 نکاح و اما نکاحہ اباء کہ من النکاح کے معنی و طی ہے اپنے باپ کے ولد کے لیے وقت کیا یا وصیت کی تو
 وادعتی مراد ہے نہ ولد اولد - ولد شوہر ولد الابن مراد ہوگا اور ولد البنت شامل نہیں سکے گا کہ ولد صلیبی معنی حقیقی ہے - اور جو مال
 کا لفظ لولا تو صل مراد ہوگی - اور فقط مفرد ہو باجمیع ہو صلیبی کے لیے حقیقت ہے - اس نے قسم کہا لی کہ نہ بیچے گا اور نہ خریدے گا
 اور نہ کرایہ دیگا اور نہ کرایہ لےگا اور نہ مال صل کرے گا اور نہ تقسیم کرے گا اور نہ نالتس کرے گا اور نہ ولد کو مارے گا
 تو بذاہود و در تک ہونے پر جانف ہوگا نہ خرید وکیل سکے کہ در حقیقت ہے اور یہ مجاز ہے یہ رجب ہر شخص ایسا ہو کہ خود
 یہ کام نہیں کر سکتا ہے کہ کوئی قاضی ہے یا امیر ہے تو خواہ مخواہ میںے نماز مراد ہوگا اور جو خود بھی یہ کام کرنا چاہتا ہے
 اور وکیل سے ہی لیتا رہتا ہے تو اکثر کا اعتبار ہوگا اور نکاح اور طلاق اور خلع اور عتاق اور کتابت اور صلح و عہد و عہد
 اور ہبہ اور صدقہ اور قرض اور استقراض اور طرب العبد اور بیع اور ہبہ اور ضمانت اور ایداع اور استبداع اور
 اعارة اور استعارہ اور قضا الدین اور قبضہ دین اور لباس اور حل میں خود مباشرت سے حائل ہوتا ہے - اور
 ایاق میں انحال اور غزوہ خاص ہو سکتے ہیں یا فاسد میں شامل ہو سکتے ہیں اجازت نکاح اور بیع اور وکیل یا بیع
 میں فاسد میں شامل ہے اور وکیل النکاح شامل نہیں ہے اور یہیں علی النکاح زمانہ ماضی میں شامل ہے اور قبل
 میں شامل نہیں ہے - اور یہیں علی الصلوۃ اور یہیں علی النکاح اور یہیں علی الحج اور علی الصوم اور علی البیع شامل ہے
 اور قسم کہا لی کہ آج نماز نہ پڑھے گا یا آج نکاح کرے گا یا آج بیع خاص ہوگا اور اس میں صحیح ہی ہوگا اور جو کہا کہ یہ جو علی
 نزدیک ہی تو قرار ہو سکی کہ اس کا ہے اور جو کہ اس کا مسکن مراد ہے قبول ہوگا - اور جو کہا کہ فلان اس جو علی کا ہے
 والا ہے تو یہی امار بالملک ہے - اور جو کہا کہ فلان کی زراعت ہے یا درخت لکھا ہے یا نہا ہے اور مدعی ہے کہ لاؤش
 باجرت یہ کام کیے ہیں تو مقرر کی ملک ہوگی اور اگر یہ یہ کہا ہے کہ میں اس بکری میں سے نہ کھاؤں گا گوشت کھاؤں
 سے حائل ہو جائیگا کہ یہ حقیقت ہو نہ اس کے دو وہ اور نہ اس کے بچے کے کھانے سے - اور درخت میں سے نہ کھاؤں گا
 اور اس کے پھل کھانے سے حائل ہوگا کہ وہ حقیقت ہے نہ اس کے بچے کے پھل اور چھال (دفعہ دہے) اور نہ سند سے جو ادب
 نکاح - اور گھوڑوں کی قسم کہا لی تو اس کے کھانے سے حائل ہوگا نہ روٹی کے کھانے سے (کیونکہ گھوڑوں میں نہ ہاں
 کھاتے ہیں) قسم کہا لی کہ دجل میں سے نہ پانی نہ پیوں گا تو نہ پانی سے پانی میں سے حائل ہوگا نہ روک کے پینے سے

جس کو غالب مسل متفق ہے اور ملاقات میں طرح سے فروع ہوگی اور غالب مسلین ہی تو واقع ہوگی۔ فائدہ ثانیہ آنحضرت
 پر اس کے لئے تا اور اوپر میں کام کا طعن ہو تو وہ مستحق ہے۔ بہت کہتے ہیں کہ ہم محنت پر اور بہت کہتے ہیں کہ نہیں۔
 اور ان کے اور شمس اللہ اور خیر الاسلام کہتے ہیں کہ وضع کے لئے محنت ہے نہ استحقاق کے لئے۔ اور وہ یہ ہے کہ یہ اس لئے ہے کہ
 عدم کا۔ اصلی ہے استمرار ہونا دفع ہے کہ نہ ہو و د کا باعث ہے وہ اس کے بقا کا ہمیشہ کے لئے باعث نہیں ہے تو اب
 بقا کا حکم کرنا بے دلیل ہے اس لئے جو علی میں ہے ایک ٹکڑا ہوا اور شریک شفعہ کا مدعی ہے اور شریک کہتا ہے کہ لا شفعہ
 ایسی مقبوضہ ہے کہ نہیں ہے مستثنیٰ کا قول قبول چاہئے تک شفعہ گواہوں سے شفعہ ثابت نہ کرے۔ اور ایسی مقبوضہ
 وارث ہو نہ مورث ہو گواہوں کے سامنے کسی کا تیل ہو نیک دیا اب الکل ایذا افسان مانگا ہے اور اس نے جواب دیا
 کہ اس میں جو مانگا گیا تھا پاک ہو گیا تھا اسلئے میں نے یہ نیک دیا تو اس کا قول قبول ہو گا کہ وہ صاف کا مسک ہے اور گواہ
 یہ کہنے کے میں نے عدم محاسن کے۔ گوشت تلف کر دیا اور کہا کہ مردار تھا تو اس کا قول قبول نہ ہو گا اور گواہ حکم الحال یہ
 گواہی دیکھنے میں کہ گوشت حلال تھا کسی کو قتل کیا اور قصاص کے لئے پکڑا گیا تو کہا کہ یہ مردار ہو گیا تھا یا میرا باب مار ڈالا
 تھا میں نے قصاص یا مردہ ہونے سے مارا تو قول قبول ہو گا اور قتل قصاص کا جائز اور ماہر پ عداوت متفق ہو گا اور خواہ
 رزق بہت ہماری امر میں چل چلنا چاہئے۔ اور مال بہت خوں کے امر آسان ہے کہ مال پر نکل سے حکم ہو سکتا ہے
 اور عقد و خون میں جس تک ادھر کرے یا قسم کھائے قید کیا جائے اور مال میں ایک قسم کافی ہو اور خون میں پچاس
 قاعداہ راہیہ نصف سے آسان پیدا ہوتی ہے۔ اور اس کی دلیل یہ قول اللہ تعالیٰ کا ہے یٰٰیٰ یٰٰیٰ اللہ بکھ الیہ استسنا
 ولا سہل بکھ العسر وما سہل علیکم فی الدین ہن حرج۔ اور حدیث میں ہے اعل الدین الی اللہ
 تعالیٰ لا فقیہ السمیۃ اور اسی قاعدہ سے دین کی سبب رخصتیں اور عیفات نکلی ہیں۔ عبادت میں تخفیف کے سبب
 سات میں ۱۔ سمرہ و قسم ہر ایک لویل میں دن قہر غار اور افطار روزہ اور ایک دن رات سے زیادہ مسکینا
 اور قرمانی کا ذمہ سے ساقط ہونا۔ ۲۔ طول نہو شہر سے کچھ چلا جانا اور اس سے ترک جمعہ اور ترک عیدیں اور ترک چاشت
 اور کھڑے ہو کر سوار افضل ٹیر ہا اور تیم جائز ہونا اور پانی عورتوں میں قرعہ ڈالنا اور مسافر کے لئے قہر رخصت اسقاط
 کر کو تمام کرنا یا کھانہ سرج نہیں رہا اگر مار جا رکھتے ہیں گناہ گار ہو گا اور نماز فاسد اگر بے نیت اقامت قعدہ
 لیا ہو یا غلطی میں اور اس کی رخصتیں بہت ہیں اپنی جان کا یا عضو کا یا زیارت مرص کا یا عید میں محنت کا
 یا عید میں ہمارے ہاں نماز میں میٹھ کر بڑھنا یا لیٹ کر بیٹھنا یا اشارہ سے بڑھنا یا جماعت سے پیچھے رہنا کو ثواب پسیا
 اور بیخ مال کو رمضان میں اٹھا کر مارا اور فدیہ دینا اور کفارہ نماز میں روزہ نہ کرنا اور کھانا نہ کھانا اور رمضان

اور دین سر میں یا کفیل یا انفس لینا یا صلح سے یا ابرا سے کل یا جس میں ساقط کرنا اور صلح میں لکھا یا سلیس کرنا کہ قسم
 سے محفوظ ہے اور جب جس ایک ہی ہوا اور صلح سے اسے احث ٹھہری ہو تو جو کردہ خیر میں چھوٹے جس سے ابارہ شروع ہے
 تو یہ ابارہ ناجائز ہے اور وہ ابارہ کہ کسی خیر سے عین منہ سے منع نہ ہو جائز نہیں ہے کہ عار نہ سے ہی یہ منع ہو سکتی ہے۔
 اور عقد و تحقیق جائز ہیں کہ لازم میں سخت ہے کہ بہت کام خود میں کر سکتے ہیں اور حقوق لازم ہوتے ہیں۔ در صلح وغیرہ
 ثابت ہوتی اور حج دفع کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وکیل کے ایذا تو فہم ہوا معلوم ہو تو موقوف ہوگا۔ اور قاضی اور صلح
 (وکیل) ہندہ و حدت کا موقوف ہونا اس کے علم پر ہے۔ اور صلح کا اور گواہ کا اور سونے کا دیکھنا جائز ہے اور بے کیے
 ہی نکاح جائز ہے کہ اس میں تکلیف ہے کیونکہ سب لگائی میٹوں اور رسوں میں یہ بات جائز نہیں رہ سکتی ہیں جس میں صلح
 تین نکاح میں حیا و بیت ہیں جس کا درجہ میں حیا و بیت اور اس خیال میں سخت اور تکلیف ہے جس سے۔ اور اس لیے
 نکاح میں حکم کرنا ایسا ہے جو نہ صلح میں۔ اور اس لیے نکاح میں درصوت دی گئی ہے کہ بے دیے اور صلح نہ ہو اور صلح نہ ہو
 جائز ہے۔ اور صلح و مفادہ سے ناسد میں ہوتا ہے۔ اور صرف نکاح اور ترویج میر و قوف میں ہے بلکہ صلح سے لگا لگا
 نہیں ہو سکتی ہے جو جائز اور عاقلین کے دو ٹیپے گواہ ہو سکتے ہیں اور سونے والے ہی گواہ ہو سکتے ہیں اور صلح والے
 جو فساد تر نے پر نہ کر کرین اور عورتیں خود اپنا نکاح کر سکتی ہیں اور عورتیں ہی مرد کے ساتھ گواہ ہو سکتے ہیں۔ یہ
 سب سانی اس لیے کی گئی ہے کہ رنا اور اس کی تکلیفوں سے کیے۔ اور اس لیے قوت۔ کہ جسے۔ اور تاکہ مرد و
 آسانی ہوا اور عورتوں پر بھی آسانی ہو کہ وہ بہت ہیں خارج و صلح نکاح جائز ہے اور صلح سے رادہ اس لیے ہے۔ میں ہے
 کہ برائے حق رسانی میں مرد پر تکلیف ہوگی۔ اور جب مرد و عورت میں ایسی نفرت و داسے اور رویت کے وقوع بار
 میں تو طلاق مشروع ہو چکی ہے۔ اور اس لیے طلع یعنی عورت مل و کمر طلاق سے لگتی ہے۔ اور جس حد سے پہلے وہ
 منع وقوع ہو سکتی ہے۔ اور یہ سب حاجت پر مشروع ہے۔ ہمیشہ۔ اور ایسا ہے کہ یہ سب حاجت پر مشروع ہے۔ اور صلح سے
 لیے طلاق ہو سکتی ہے۔ اور آسانی کے لیے ظہار اور نفیم میں کفارہ مشروع ہوا ہے۔ اور جو کہ دم بار بار ہو سکتی ہے اس لیے
 اختیار ہے کہ کفارہ جو چاہے دیوے نہ اور کفارہ میں کہ وہ نادرا وقوع ہیں۔ اور جو نہ مطلق و التسلط اور اس کو اختیار ہے
 کو کفارہ میں دیوے اور ظہار پر زنی کر دے اور اس پر قومی ہے اور انام نے مرد سے سے سات دن پہلے اس مسئلہ پر رجوع فرما
 ہے۔ اور ظہار تمام عمر ظامی میں جو سب اس میں بہت تکلیف ہے اس لیے کہ نکاح شروع ہوا ہے اور اس لیے کہ نکاح میں
 شر و فساد ہو کر نہیں ہیں۔ اور در وقت موت و بیعت شروع ہوئی ہے کہ جو کچھ انسان سے اپنی رمل میں نقصانات
 عری ہیں ان کا تدارک کر لے اور تاکہ اور تو ان کو ضرر نہ ہو نکاح کی وصیت دی گئی ہے زیادہ کی جہا پر دار نہ ہو تو

اور شہر سے گزرتے ہوئے برفل اشارہ سے پرہیز کرنا۔ اور عورت اور بچہ کا مس کرنا، تعین مومنین کی اور طہارت اور رکشے میں نہایت
 شرط نہیں ہے۔ اور ہائی میں بہت گناہیں ہیں اور اس کے بتلی یہ موقوف ہے اور حکم قافراً کما لیتہم القرآن
 تشریف کہتے ہیں کہ اس طرح مقرر کرنا کہ جو اس کے اور بچہ کا نہ نہیں ہے تکلیف دہ ہے۔ اور مقدمی سے قوت
 موقوف جو تا نام کو تکلف غلط نہ ہو کہ اور بکیر تحریر اسی لفظ سے جو کہ تنظیم ہو۔ اور قرآن تریف کا نظم مذہبی ہے۔ اور
 رکوع اور سجدہ طاعت فرض نہیں ہے۔ اور زکوٰۃ اور صدقہ مطاعہ قسم کے مستحقوں کو دینا ضروری ہے۔ اور روزہ
 میں تا حیرت اور رمضان میں بیست تین ہونا اور حج میں صرف دو رکن ہیں عرفات میں ٹہرنا اور طواف زیارت
 اور طہارت اور شرف نہیں ہے۔ اور مناسک بعد ارکان ہیں ملک اکثر ہیں اور عمرہ عمر بہرین ایک ہی بار واجب
 ہے۔ اور شدت حرارت میں ہلکے ہلکے اور جمہ میں ٹھنڈا کرنا نہیں ہے۔ اور بارش سے
 اور غاروں سے جو مشہور ہیں جماعت اور جمہ ترک کرنا اور انہیں سے جو اور حج کو اسکو ہاتھ پیر کر لیا۔ اور انکی
 ہو ساقط ہے۔ اور نماز جو بار بار پڑھتی ہے حائف سے ساقط ہے۔ اور وہ اور حکم مستحاضہ بھی ایسا ہی۔ اور ایک دن راستے
 جو بیہوشی زیادہ ہو اسے تو نماز ساقط ہے اور جو مریض کہ سر سے اشارہ کر سکے اس سے بھی نماز ساقط ہے۔ اور کشتی میں
 و قدرت تمام ہو کوئی دوران سفر نماز چھوڑنا ہے۔ اور سال میں ایک بار روزہ رکھنا اور عمر میں ایک بار حج کرنا
 و چالیسواں حصہ زکوٰۃ دینا یا نذر میر ہونے پر زکوٰۃ ہے جب کہ مال نہ ہو اور حالت اضطرار میں مال غیر کھانا اور
 رد کرنا اور بہر بنانا و ما اور مال تقیم میں سے اور نعمت دلی اور دھجی کھانا۔ اور حج سے ترک کیا با موسم نماز بار
 حلال ہوگا۔ اور حاجی حرم کی گمانس موسم میں جیا سکے ہیں اور کھلی اور لڑائی میں حریر پینا۔ اور حج مسلم مفلسوں کے
 مع حاجت کے لیے۔ اور ڈھیر کا اور برادر موم۔ و کر لیا کافی ہے اور حیا شرط شرع کے لیے کہ مالف نہ ہو اور اختیار
 سن تین دن میں دینا اور اسی لباس پہننے والا کہ حج امانت ہو و مشایخ لمج و بنار اسے ایسا کہ کیا ہے واسطہ ہے۔
 لے جائز ہے۔ اور زمین حاجت پر دایس کرنے کا اختیار ہے یا جب کہ وہو کا ہو یا مستحرمی بہر رحمت کرنا ہو۔ اور عیس
 وائیس کہ ما اور تمنا کہ ما اور مال کرنا اور مال اور رہن اور بنان اور براہ اور قرض دینا اور شرکت کرنا اور صلح
 رجحان و کالت اور اجارہ اور فراغ اور مسافرت اور مضارعت اور عاریتہ اور وایت حاجت اور مشقت کے لیے
 بدع ہو۔ کیونکہ ہر شخص اپنے ملک سے فائدہ لیتا ہے اور فائدہ یرادہ ہی لیتا ہے حیرت لازم ہے اور ایضاً کمال
 ہے اور سب کام بات ہو کر تا ہے فوخر کے مال سے انتفاع بطریق اعلاہ و اعلاہ اور قرض جائز ہے اور دوسرے
 و عدلیہ مثلاً و کالت و بدع اور شرکت اور مضارعت اور مسافرت اور عاریتہ اور وایت حاجت اور مشقت کے لیے

[illegible]

وہی کہہ سکتا ہے اور ارشاد کے لیے وصیت ہو تو اور وارثوں کے اجازت پر مذکور ہے۔ اور شرک کہہ سکتی ہے
 رہتا ہے کہ ایتھ جو انج ادا ہویں کہ اوپر رحمت ضرور ہے۔ اور وصیت مدوم کی ہے ہوسکتی ہے صحیح مثلاً یا
 یا زراعت کا غلہ اس موجود نہیں ہے اور شرط فاسدہ سے باطل نہیں ہوتی ہے۔ اور محمد بن اگر خاکہ بن تو گز
 اور نیکو اگر کئے نویں کہ امرتین ہوسوی ہونا تو مشقت ہو اور مشکل ہے کہ اور آسانی کے لیے فاسق
 اور منہ سے محال نہیں ہو سکتا ہے حکم حق ہے اور گواہوں کا ترکہ واجب نہیں کہ حال مسلمان صلاحت پر ہے
 گواہ ہر حرم غرض نہیں ہو سکتا ہے۔ اور قضا اور وقف من بہت وصیت ہے اور امام ابو یوسف کے قول پر تو یہ
 ہو جائے کہ اراضی گواہ کو تلقین کر سکتا ہے۔ اور تا سفر نمود سے ایک قاضی دوسرے قاضی کو خط بھیج سکتا
 اور پھر اس پر اور اس کام میں منقطع ہو جائے اور شاع وقف ہو سکتا ہے اور متولی کو سوئپ ونا شرط نہیں ہے اور
 میں شرط میں ہے اور حاجت ہے شرط میں ہے اور تا کہ وقف ہے ہوسکتے ہیں شرط میں ہے اور سبب راجع نقصان کے عطا
 تلافی کے اور یوگا میں ہال کی حفاظت اور تربیت دل کو دی گئی اور حضانہ عورتوں کو دی گئی کہ یا
 رجم ہو دے۔ اور عورتوں کا تکلیف ہو حضانہ پر اور کو جبر نہیں ہوتا ہے اور عورتوں پر جبر اور اور حاجت اور
 حرم میں ہے۔ اور یہ عاتق ہے اور حرم پر اور زبرد نہیں سکتی ہے اور غلاموں کو وہ تکلیف ہونا جائز اور واجب
 غلام کو سزا محدود اور دہ نفقہ ہے۔ فائدہ اولی۔ مشقت و قسم ہے۔ ایک وہ کہ مشقت سے عبادہ معاف نہ
 مثلاً عروسی سے دوسو عمل ہال میں ہوتا ہے اور شدت گرمی اور بڑے دن ہوسے سے روزہ معاف ہے
 اور عورتوں اور مردوں مشقت سفر سے معاف ہیں ہوتا ہے اور سزا حدود اور زانی پر رجم اور ضابطہ پر قتل اور مایہون
 ہر حال میں ان میں ہوتے ہیں۔ اور وہ وہاں کہ عبادات معاف ہو جاتی ہیں وہ کئی مراتب ہے۔ اولی خوف نفسان
 بعض کا کام کے رہیں۔ اس لیے تعفیف واجب ہے۔ اس لیے اگر سوا وریا کے اور کوئی رستہ نہ ہو اور عدم سلامت
 تو اس سے بچنا نہیں غنیف ورو اوٹکل میں یا سر میں یا خفیف سور مزاج تو اسکا کچھ اثر نہیں ہے اور نہ ان
 انسانیت کے الہیہ انکسار کے سے ہر ہر پہلو کہ عبادات کرے اور اسکی خوبیاں یوں ہے۔ اس لیے وہ مرین کہ
 کہہ سکتا ہے۔ وہ در احسان ہی کے لیے روزہ رکھے گا نہ ہر اور روزہ رکھے اور رمضان کا نہ رکھے۔ تنبیہ روح کا
 مشر نہیں ہے طوطہ کا نافع ہے نہ مرض عورت کا۔ مثلاً وہ مشقت کہ اس کو فوجین متوسط ہے مثلاً مرین کہ روزہ سے
 ہے کہ مرض زیادہ ہو یا دیر میں تندرست ہو تو روزہ رکھے اور ایسا ہی تیمم اور ج میں زیادہ اور راجع مناسب ہو
 شخص ہوسکتا ہے سلام ہو رہے اور کادہ کے پیچھے نہ بیٹھے بلکہ کچھ میں بیٹھے کہ جس سے سر کو سردی نہ لگے اور پانی نہ

سو درخت پیچے اور سرسری اور کھڑے ہو کر چٹنا سے لڑو گون کی سبیر وہ لگتی ہے تو اسکو حکم کر گئیے کہ بڑھتے ہوئے
 نیکار دے گا نہ بیکار کے گا تو حکم سے نالیش کر پڑا کہ اسکو چڑھنے سے منع کرے۔ اور یہ قاعدہ اور جو اس سے پہلے ہر
 ایک ہی ہے اور ان پر بہت تواتر متعلق ہیں۔ ضروریات سے منکر اور مباح ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے ہر ایک میں مردار کا کھانے میں
 اور کشتی کے کھانے کے لیے اگر اس میں بہت ہوگا ہے مسافروں کا مال تلف کر دینا اور جو آدمی فرض ادا کرے اسکا
 مال بے اہارت اپنے فرض میں لے لیا اور کھانے والے کو دینے کا اگر اس دفعہ میں وہ مارا نہیں جائے گا اس قاعدہ میں
 یہ بھی ہے کہ غلو جیسا مباح ہے کہ نقصان نہ ہو۔ اگر مردہ میں ہے تو اسکا کھانا جائز نہیں ہے کہ اسکی عزت اور غلطی غلط
 کی جان بڑا دہ ہو۔ اور کشتی پر اسکو نہ کیا گیا در نہ اسکو قتل کر گئیے تو جائز نہیں اگر قتل کر گیا تو گناہ گار ہوگا کہ اپنا
 قتل ہونا دوسرے کے قتل ہونے سے آسان ہے۔ جسکے قتل میں کیا گیا تو اسکی کفن دینے کے لیے نہ اسکا زمین
 کی کوئی سر زمین ہے ہو گیا اب صرف ایک حرمت ہونا ہے اور نہ غسل دینا ہو گیا تو یہی حکم ہے اور قبر پر ناز پڑہ
 لیا ہے۔ اور غلو بقدر ضرورت مباح ہونا ہے جو فی قہر ضرورت کے لیے مباح نہیں ہے۔ اور مردار بقدر ضرورت کھا یا جا
 سکتا ہے کہ وہ ضرورت کے لیے مباح ہے۔ اور جنگوں میں کھانے میں بار پھر نہیں ہوتے ہیں اور اونٹ اسکی گردن دھیتے
 ہیں اور میناب اور مینگی کر کے میں تو بجا مست غلیل انہیں شیشکمان ہے۔ اور شہر کے کون میں یہ نہیں ہے اسلیے
 اور زمین بجا مست غلیل مباح نہیں ہے۔ اور دھوکہ کرنے والے کو دھوکہ استعمال کیے ممان ہے اور غیر موسمی کو وہ بھی ممان میں
 اور شہر کا خون اسکی قی میں ممان ہے نہ اور کے لیے۔ اور پٹی آدمی قدر بدن پر باندھی جائے کہ ضرورت ہے
 اور سردی سے بھریر باندھی جائے۔ اور شافہ فرما دینے میں کہ خون کو ایک صورت سے نکال کر دینا کافی ہے کہ اس میں
 رنج ہوتی ہے تزییب جو در سے جائز ہوا وہ عذر کے جاتے رہنے سے زائل ہو جاتا ہے۔ اسی لیے جب پانی پر در
 ہو تو تم جاننا ہا اسکے سبب مسائل معروف و مشہور ہیں۔ ثانیہ ضرر کے ساتھ ضرر زائل نہیں ہوا ہے اس لیے نہ
 پر عار و احس نہیں ہے۔ اور جو شخص عارت بنانا چاہتا ہے اسکو کھانے کے تو بیخ کر اور جائداد کے لیے اتمت نایا
 اپنا حرج بلیو سے۔ آدل جسے کہ حکم کا حکم ہو۔ دوم حکم کا حکم ہونا ضرور ہے۔ اور نہ ایک بر تین مسئلوں میں عار و
 بہرہ ہوگا۔ ۱۔ بیچ کی دیوار گر گئی تو تاکہ (طوبی) بالانا نہ ضرر نہ دیوار بنانے کا وسیع ہوگا ۲۔ ایک دیوار میں
 شکر ہے یا وسیع دوسرے کی کڑیاں میں ایسے اس دیوار کے بنانے پر جبر ہوگا ۳۔ نیچے والے نے حویلیاں گھر ڈالیا
 تو اس پر جبر ہوگا کہ بنائے در نہ بالانا نے دیکھو ضرر ہوگا۔ اور مولیٰ پر اپنے غلام باندی کا نکاح کر دینے پر جبر نہ ہوگا اور
 ایک مفسد دوسرے مفسد کا کھانا نہ کھائے اور نہ اسکی مین میں سے کچھ کھائے۔ تنہا ضرر عام دفع ہو گیا ہے

اور دوسرا یہ جو کہ اسے مار چڑھے اسکے ٹکس اور ٹیکر ناز بڑھے تو سر ہنس کھلا ہوا رکھ کر اسے ہو کر بیٹھے فوٹر کھڑا ہے
تو ٹیکر ناز بڑھے اور نواہا سکتا جو بر سر کھلا رہا تو مار ہوگی۔ حاجت میں قیام نہیں کر سکتا اور گھر میں کر سکتا
تو حاجت میں با اور ٹیکر ناز بڑھے مسطر کے پاس مل گیا اور میت پر توجہ نہ کیا لے مال غیر محرم کے پاس مردار اور شکا
شکار میں سے کھائے۔ اور تنکار وچ کیا ہوا تو اور بھی ہتھیار اور مال غنیمت ہو ہی پیدا دل ہے اور خضرہ اور آدمی کو گشتہ
سے بھی تنکار دل ہے اس پر سر اکر اپنے کو گنگ میں ڈال دے یا ہیاڑیر سے پھینک دے درہ بھوکہ قتل کرو گا اور گنگ میں او
میٹھے گئے ہیں کھات میں سے کچھ کھنڈے تو اختیار کر کے یا کر کے اور قتل پر صبر کرے کیونکہ جو اسکے گمان میں آیا
ہو وہ کرے اور صاحب کھنڈے میں کہ یہ بیکر کرے کہ یہ بیکر کرے تو اپنے ہلاک ہونے میں جو دوسی کر گیا۔ اور حاسا کی گنگ
میں نہ بھونکے تو جل جہنم اور بلی میں گرنے کو ڈوں کا توہ اسکو آسان ہو دے کرے اور صاحبین کہتے ہیں کہ بیکر کرے۔
پھر اگر گنگ میں کر کر لے اور نہ ہر قصاص ہے رہا رہے گرتو دیت لازم ہوتی ہے قاعدہ خامس مسابکار اور
کرنا اور حاسا کرے۔ رزق ایک امر میں فساد ہی ہے اور فائدہ ہی تو فساد دور کرے کیونکہ منہیات کے ترک پر بہت
فوائد کے ثمریت کا راہ القوات ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے حکم پر بعد طاعت عمل کرنا اور میر
کسی چیز سے منع کرنا تو وہ انکل کرو۔ اور کشف میں حدیث ہے ہی کا ذرہ ترک کرنا عبادت و حجاب سے بھر ہے۔ اور
وہ مستفت کے لیے نکر واجب ہا ہے اور نہیات اور کسائے کے ارتکاب پر فلاح نہیں ہوتا ہے جسکے پاس لباس بتر
کے ہے۔ ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ اسکا کرے اور عورت غسل کے لیے مردانگی لباس بتر ہا ہے تو غسل کرے تا بیکر کریں
اور مردوں کے ساتھ غسل کرے نہ اس کا کیکڑ کا سات کلی بہت قوی ہے اور عورتوں میں عورت اسکا ہوا کہ مرد
مردوں میں اور عورت اور استساق میں ساتھ منہون ہے اور روزہ دار کو کھو ہے۔ اور طہارت میں بال میں غلال
کرنا منہون ہوا و محرم کو مارد۔ اور مسندہ پر صلیحت عالیہ ہو تو مصلحت کجا ہے اور حسب طہارت یا ستر یا استعمال قتل میں
کہ ہر مسندہ اور رائدہ تعالیٰ سے نکال احوال مساوات لازم ہے ہر بار اس سے مل کے ساتھ جائز ہے کہ طہارت
کی اس مسندہ پر نال ہو۔ کہ مسندہ ہر صلیحت میں اس کے لیے ہو تو مصلحت ہے جائز ہے اور روح کی اصلاح کے
لیے جائز ہے قاعدہ سادس حاجت بہرہ صریح ہو عام ہو خاص ہو اس لیے احارہ کہ خلاف قیاس ہے ماکر ہوا ہے
اور بیکر کا احارہ گریہ میں ہو سکتا ہو۔ حسب مصلحت ہو مصلحت درک خلاف قیاس جائز ہے اور مسلم ہی فلاح قیاس جائز ہے کہ اگر
مردم کی سب سے استصناع کام دالے۔ کام ہوا اور عام میں مانگو معلوم نہیں کہ کنس دیر ٹہرے گا اور ایک یا ایک کا
استعمال سے بیع مال کا کہ بیع اماتہ کہتے ہیں اور بیع موعود میں لے سکتا ہے ح مٹا دس ہر بیکر ہر مرد

مثلاً شہزادہ اویسؑ کی تو مشتری پہ بیان کئے طہرہ کی کہ سکتا ہے۔ اور مراۃ من بھی ہے میان بیچ سکتا ہے کہ کوئی
 خود سے مسطرہ کرے ہوئی ہے اور اجتناب رکھتا ہے۔ یہ سہاوی و ظلم ہے اور روزی بر سومی تاگر ہے اور کمال پر سر ہے۔ اور
 غلام کا کیا نام لایا ہے دالے پر ہے اور نادر کا گمان ہے کہ اگر وہ دالے پر ہے اگر کہہ لیتے دالے پر شکر لیں لاجوارہ فاسد۔
 اور اما لاکہ اما در کز انگو تدارکوں پہ عزن نہ کر کہنے والے پر ہے (اور ہندوستان میں انکا صرہ کسانا واجبتے) انکے
 ما کر انکے اس پر دالہ ہو کہ سہ مرگیا و مستاجر بر نہاں نہیں ہے۔ رمضان میں مسجد میں شمع بھی نصف و ثلث
 ہا کہ تو بالی امامانوں سے احارت حسن ملے سکتے ہیں گو عرفہ کے دن ان کے لئے سکتے ہیں اور دروسہ میں
 در حقیقہ پر رسا ہے (۱) جب سے (بلاات) قلیل رہتی ہے۔ اگر میرہ قلیل شراب ہے تو فلیفہ معمولی کر کم ہوگا
 اور یہاں قلیل ہے دروسہ میں ہی رہیگی اور قاضی پر قلیل ہو ہیج الزا اسہ ایما حق اجرت ایک۔ اور اس
 نذر میں ایام قلیل بہ بہت ایام دروسہ کے ہیں اور اگر دروسہ میں بھی لیتے ہیں اور مسجد میں قسلاں نہیں کی تیں
 و انہ الام ہر جید، ایکسہ آنتہ انتہ گہرا ام ملے سکتا ہے کہ میرہ عاودہ اور شرکاء صاف ہیں۔ اور جو دروسہ کہ حدیث ہے
 کہ نہ دفعہ نہیں گو اتفق کی مراد معلوم ہو کہ ادین علم حیات سنا مختصراً الصالحین و ان شکرنا فی مسلم بادہ جنت کہ
 اس زمانہ میں ہمارے ہیں۔ حلال الدین مسوطی ہر ماہ میں دروسہ ہے من بہر دروسہ شرط ہے۔ واقف کی شرط
 کا اجماع ضرور ہے کہ اس کی تہہ میں تلف ہوتی ہیں۔ اور ہر شہر میں دراج علوہ ہر اہل شام شاگردین کو حدیث خود
 پڑھ کر ناسخ ہیں اور مصر میں تاگر و ڈھنٹا ہے۔

و قلیل عرف کا شریع سے ہوا صغیر۔ تیرے عرف غالب ہوتا ہے۔ تم کہتا ہے کہ من قرش پر باپو حفرہ نہیں شہر کا
 اور جہاں سے روشنی نہ لوگا زمین پر نہٹا یا ہو یہ کی روشنی ہی حاجت نہر کا گو اللہ حالے نے زمین کو قرش اور
 آنتا کہ چراغ فرمایا ہے اور گوشت کھانوں کا تو نہاں کیا ہے سے مانٹ نہوگا گو اللہ تعالیٰ نے اسکو بھی گوشت نہاں کیا
 میں جانور پر ہوا نہوگا کافر ہو وادہ امانت نہوگا گو کافر کا اللہ مالے نے جانور فرمایا ہے ایسا ہی آسمان کو بھی
 چھت فرمایا ہے میں جنت کے بچے رہیں گے آسمان کے نیچے میں سے مانٹ نہوگا۔ پہلی مسئلہ میں شریع عرف
 سر مقدم ہے۔ تم کہتا ہے کہ میں غار میں رہو نہوگا خار حارہ سے مانٹ نہوگا اور درہ نہوگا ملحق اسکا ہے مانٹ
 بہرہ ہوتا ہے میں اس عورت سے نکاح کر دین کا عرفہ اعلیٰ سے مانٹ نہیں ہوتا ہے متبک عقد خاص نہوگا۔ اور کہہ
 کہ میں اپنی بیوی سے نکاح نہوگا تو طہریط استہوگا (پر ہندوستان میں نکاح عقد خاص پر لیتے ہیں۔ تو طہال
 دیکھی گئی تو طہاش ہے اس نے نہوگا یہ علم ہو گیا طہال پر گئی کہ رویت (دیکھنے سے علم مراد ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

[illegible]

تنبیہ احکام میں عرف عام کا اعتبار ہے با عرف مطلق کا حکم عام عرف خاص سے ثابت ہوتا ہے اور کو (ب) عرف
کشاف ہے، ایک ہزار روپیہ فرض ہے اور زمین دیتے والے اس کو اس پر اکمید وغیرہ کی حوالہ۔ دوس روپہ ہوا
یہ تو گزیرا اور آئینہ کی قیاسی یعنی بیجی (حسب قیمت اور ہوا رساوی ہے) خواہات مرض سے زیادہ ۱۰ روپے ستر ہاں
ہوا ہوا) تادم کو کی صحیح ہے یا نہیں۔ اس میں قول ہیں۔ ۱۔ باعتبار عرف حواص بخاری ہے کہ اس وقت اتحاد کو
درست ہے۔ ۲۔ صحیح تو ہے کہ اگر اس کی جڑ ۳۰ اجارہ صرف عام صحیح رہتا ہے، وہ دو میں ہے اس لیے ۲۵ ہاں صحیح کہ اس
علمائے اسیر فتویٰ دیا جو مستقرض نے مقرض کو کو کر رکھا تو یہ حکم تعارض ثابت ہے کیونکہ میر تقی عرف ایک خاص ملکہ
کا نہیں ہے عرف عام اور صحت صحیح کہتے ہیں بہرہ عداس کے خاص اہل بخاری میں ابھی تعارض مطلق نہ رہا یہاں
سے خواص جانتے ہیں نہ عام تو اس قدر سے تعارض ثابت نہیں ہوا ہے۔ اسی لیے ایک شہر والوں نے مراد ۱۱

یا حسین اور عادت ہو کہ اگر جو مسلمان کے متعلق میں آئے تو اسکو ان دینے میں تو اسوقت مسلم نون پر حرام ہے کہ مسلمان کی
 امانت کو نہ کرے کہ عادت امام مسند شرط ہے سکر کیا مئے کے لیے جو دیکھا کر اپنے اور (فار) لیکر سے لال بی نکالنے کی عادت
 دس تو عادت ہو گئی اور سب گہرے ہی قیمت ملتی ہے تو دین حکم کہ معروف منبر (مستوسط شرعی) اور سکر نماں کی گو (تصویر) ہو گئی ہے
 لومنی کی قیمت دیکھا۔ اور عادت میں شرط نماں کر لی ہے تو نماں دیکھا۔ باب نے مٹی کے لیے چیز دیا اور اب باقی ہے کہ
 عادت دیا تھا اور گاہ نہیں ہیں اگر عرب یہ کہے کہ یا یہ خیر ملک دیا کرتا ہے عادت تو اسکا قول قبول نہیں ہے ورنہ قبول
 ہوگا۔ اور اگر موسیٰ دیکھا آدمی ہے تو بھی اسکا قول قبول ہے اور عرب کے مرنے کے بعد روج کا قول قبول ہے اور اب
 گواہ کر سکتا ہے کہ یہ کھانا ہر حال روج کے موافق ہے۔ اور عادت ہر ملکہ کا عرف ہے۔ ح نہ اہل اور قواعد پر معنی کو تو سے
 یہاں ہر نفس ہے مفتی پر لازم ہو کہ نقل صریح و عادت کہہ دے۔ حکم شیا و عادت پر ہے۔ اگر مارا رن میں غالب حلال ہے
 تو (سوال) احتساب واجب نہیں ہے اگر غالب حرام ہے یا ہم صحت جو یا ما ہے لے لیتا ہے اور حلال حرام میں کچھ شامل نہیں
 کر اپنے تو احتساب تہی۔ گد یا چا تو اس کے ساتھ اسکا بیان و کئی وغیرہ سب دیکھا۔ حال کا جوہر لینا عرف پر ہے کہ کما تک
 پہنچا سے دراز سے تک مانڈر گریں۔ مولیٰ سے اپنا غلام چلا جو کو سو نیا کہ کپڑہ بٹنا سکا دسے جب وہ سیکر چکا اور اہل
 سیکر کے لیے مقرر رہیں ہوئی تھی اب استاد تو مولیٰ سے اور مولیٰ استاد سے احرب مانگتا ہے تو اس شہر کے عرف پر حکم ہوگا
 اگر استاد کے موافق ہے تو اس تعلیم کی اُحرب مولیٰ استاد کو دیکھا اور اگر مولیٰ کے موافق ہے تو اس غلام کا اجر مثل استاد کے
 مولیٰ کو دلائیے۔ اور اپنا مینا کام سیکر پر داتا ہی بھی حکم ہے۔ اکثر مارا ردا لے جو کما سب کے لیے مقرر کر کے ہیں تو
 انکو کوئی اسرار ہی ہو سب اسکی اُحرب دینگے حوالہ ہو کہ اسکی اُحرب سے بر سوت و مائو برنا عرف جائز ہے محض اہل
 وہ عرف موسیٰ کہ الفاظ کے ساتھ سابق اور قدیم سے جاری ہو وہ کہ اس کوئی نکالے۔ جو عرف کہ اب عارض ہو اسے
 اسکا اعتبار نہیں۔ اسی لیے معاص میں عرف کا اعتبار ہے نہ ملحق میں (اگر زیادے گا تو میں میرا دین میں دو دیکھا شالہ)

تعلیق نام رہتی ہے عرف سے خاص نہیں ہوتی ہے مرد نے سفر کا قصد کیا عورت لے اسکو قسم دی کہ کوئی بادی خیر
 لائے اسے کہہ دیا کہ میں حریون ارادہ اور اسے ہر سب کی کر کل سفید قاریہ (یعنی کسی جو جاری ہے) نواسک
 نہ۔ عمل ہوگا اور کوئی نامی یا رسول اللہ تعالیٰ ہے رہا ہے وہ الجوا الملتا فی الیہ کمالہ علامہ کو کہ
 اسکی جو داس قسم دینے میں ظالمی اور وہ مظلوم ہے اور مظلوم کی سیت ہر سب کے طرف دے کر کل امر و انہ اسکو عید کا
 اور سب کو کہ اور سیت مل رہی ہے کہ تو سیت تو اس کے کو کہ عید کے مصلح تہنیک تیرم گردن بر تیرے سر پہرہ ہونا
 عید ہے اور اترامین ہی عرف میں ہے کہ انرا جی سابق کی خبر تیا ہے اور عرف غالب ہے جو ب مقدم ہے۔ درہم کا

تاریخ نہیں سکتا ہو۔ ایک گواہی گری کہ اسے کہ میں یوم النور میں کسا اور دوسری گواہی کہ مقتول ایسی ہیوت
سے کہ زمین اسی دن مرگیا خود گواہی انویسٹا گواہی سرکہ، بنا کہ قتل کسا گیا اور یہ دوسرا گواہی گری
تو اس کا کہ اعتبار ہوگا۔ رایت ہی دوسری زمین آخری کا حکم ہے اور یہ کہ گواہی کہ وہیں خرمی تو ملی ہے، لکھ
دو ذریعہ کا بالی بینک دے اور بال تھان تم کرے۔ ایک مقدمہ میں حکم دیا کہ میرا اسکا ایہا بدل ایک دو دو حکم
نہیں توڑے گا۔ اگر کوئی اور مقدمہ آئے۔ تو دوسری جہاں ہو یا حکم کا ایک اور اسی لیے مرانہ میں حکم حاکم ہے یہاں
کتاب دست و اجماع نسخ نہیں ہو سکا اور۔ اب اس بنا دے۔ دوسرا فہمے میں۔ ایتیم مزہ جیہ علی بن
ہو تو فہمے سکتی ہے کیونکہ (معاول) مساوات تھی تو گویا ابتداء میں جمع نہیں ہوئی کہ اگر کسی شرط متساوتہ نامی ہوتا
فہم ہو گئی اور اس نے ضلالت تو ہے شک اس کا حکم نسخ ہوگا۔ ۲۔ امام علی آئین ایک بات آئی پھر گویا پھر فہم
ہو گیا تو امام تان ادب میں صحت اور عام کی دیکھ تو بدل سکتا ہے کیونکہ اس میں شرط ہے کہ اس کا اتباع ضروری ہے۔
تجربہ ہوا۔ ۱۔ و تہم (فصل) کہنے والے ہمارے رماہ اور اس میں پہلے مقدمہ کے آخر میں یہ ہو گیا ہو اور فہم
پہا ارا ہو۔ پھر کہتے ہیں کہ حاکم نے اس کے موافق حکم کیا تو مرانہ میں نسخ ہو سکتا ہے اگر خاص ایک مقدمہ میں ہو اور
دوسری کا معاملہ پر دعویٰ صحیح جائز ہوا پھر نسخ میں ہو سکتا ہے در زمین کی کہ شرط متساوتہ ہے۔ من ہے کہ
ماوراء اور دوسری صحیح اور دوسری ہو جو نسخ ہو سکتا ہے۔ حکم کہ نسخ میں ہو سکتا ہے اور اسی پر اجماع ہے۔ یہ نامی منے
حکم میں زمین کا دیا تو ہمسارہ کے نسخ کا حکم ہوگا اور خاص جس پر ہمسارہ کا نسخ ہو سکتا ہے، ۲ (موقوف) دیکھ گیتے
دے گا کہ کہنا کہ حکم صحیح ہے۔ شرط اول میں دوسرے پھر کافی ہے۔ اس میں جواب ہے کہ میرا کہنا کافی نہیں ہے یا ہے
کہ مقدمہ اور دعویٰ اور کیفیت حکم سے کبھی اور (اصل) یہ مسئلہ میں کہنا کہ میرے نزدیک اس اثابت ہے کہ دواور نہ کہ یہ
نیست ہوئے میں تو یہ تفصیل صحیح کافی ہوگا اور (۴) عرض دعویٰ اور (۵) جہات فیہ میں بیان مال صحیح ہونا
چاہیے۔ مال جائل صرف ظان آنا اور مال کو لایا کافی نہیں ہے کہ جب تک کہ پر ظان اس ظان کو لایا اشارہ نہ ہو اور یہ مسئلہ
میں گواہی تمام و کمال ہونا چاہیے اور ثبت عدلی کا مدعی کافی نہیں ہے اور یہ فکر ہے کہ ایک بار سے دوسری
جگہ تبدیل کرنے جائز ہیں تو ادب میں جرح نمونہ۔ ۳۔ اور حکم مال صحت اور حکم بالہمس ایک چیز ہے۔ وف میں عرف
صحت کا حکم دینا کافی ہوگا بلکہ شرائط کی رت کے حکم دینا چاہیے۔ ۴۔ مہیب میں قول ضیف اور مرجع خدا اور مہیب
مخالف ہوا اور ضیف مانا نہ نہیں ہوتا ہے۔ ۵۔ مخالف اطلاع علی ہے چاہیے اور انہما کہ خلاف نہ چاہیے کہ اس پر اجماع
ہے۔ ۶۔ خلاف شرط واقف خلاف نفس ہے اور حکم ہے دلیل ناہ نہیں ہو سکتا ہے۔ چنے شرع واقف مسودہ میں فرش

دوسری گواہی

مہیب مخالف اطلاع علی

ہندوؤں کے درمیان اور اکثریت کے ہونے کے زیادہ ذریعے سے بنائے تو یہ جائز نہ ہوگا۔ حال کے حکم کا کہ اپنے پل میں ہمارا غلط طور
تو یہ ناسد ہے اگر مثل لارم اوگیا۔ امر مسی۔ اور پیشی را ایس کے پل میں ایسا بالنس منع ہے۔ اور مع بالوفا حاجت کو
لے جائز کی گئی ہے اور ایسے ویسے سے عین۔ اہل بلع اجارہ اور دین کے عبادہ والی ہے کہ انکو جائز نہیں ہے اور اہل
ناری اعادہ طریقہ کو کرتے ہیں جو درختوں میں نہیں ہو سکتا ہے تو بالفرد منع دغا کے لیے مضطر ہوئے۔ اور جس
جن کی تنگی ہوتی ہے اسکا حکم وسیع ہو جاتا ہے۔ حامل ہر پہلے کہ عرف خاص کا اعتبار نہیں ہے۔ مگر بہت استیجاب اسکا اعتبار
سی کرنا ہے۔ اس قدر پر دوکانوں میں ایک طوطہ بناتے ہیں اسکا بول لارم ہو گیا ہے تو یہ طوطہ دوکان سے متعلق حق
ہو گیا ہے تو تاک اور ٹھکو طوطہ سے نکال نہیں سکتا ہے اور نہ کسی اور کو کہ یہ دے سکتا ہے۔ اور سلطان غوری
نہار دین کے لیے یہ طوطہ بناتے ہیں اور اسکو اس کے ادب سے لے لیے وقت لکھتے ہیں۔ چنانچہ عرف خاص میں فقہا
مصر نے یہ نہیں پایا ہے کہ ذبیحہ دالون سے کچھ نہ کچھ لیتے رہتے ہیں۔ اسکو اپنے پیمان تعارف کیا ہے چاہے کہ جائز ہو جائے
اگرچہ یہاں تو مالک نوگال سول دلا توة الا ماشاء اللہ العلیٰ العظیم مصر کے کئی مسائل برعل کیا ہے ایک یہ ہے کہ اگر کسی
من سیر ہی رہی داخل ہوتی ہے کہ کوئی نہ کوئی درجہ کا ہوتا ہے نیز اس کے کئے امتناع میں ہو سکتا ہے۔ وانشاء قاعلم
علا تم واسلم۔

النوع الثانی قواعد اولیٰ۔ ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے رفع نہیں ہوتا ہے۔ اجماع اسکی
دلیل ہے جسے لو کر نے کوئی حکم کیے اور جسے عمر نے اس کے کو طاف کیا یا براد کا حکم نقص نہیں کیا کیونکہ اجتہاد ثانی
اجتہاد اول برقی نہیں ہے۔ اور اس صورت میں کوئی ثابت نہیں رہ سکتا۔ بروقت بدلنے میں بہت تکلیف ہے
اور اجتہاد ثانی مثل اجتہاد اول ہے ہر اول کے ساتھ تضاد قاضی ہوید ہو گئی ہے تو کم درجہ والا نہیں توڑ سکتا ہے۔ اور
اول کو سوا دستہ کے۔ اور کچھ مرجع میں ہے ای لیے قبل کی حجت من اگر خطا معلوم ہوئے تو دوسری طرف جائز
پڑھ سکتا ہو یا نہ ہو کہ ہر رکعت چار طرف پڑھ سکتا ہے۔ ایک رکعت ایک طرف پڑھ کر دوسری طرف پڑھ گیا ہو تو
دوسری کہ حد ہر رکعت پہلی پڑھائی تھی اور دوسری قبل سے کوئی کہتا ہے یہ جاسے کوئی کہتا ہے کہ نہ پیر سے۔ تافضی ہے
کسی کی گواہی ماسبق جائز رکھ دی اسے وہ تہ کرے۔ کیا ہر اس کی گواہی قبول ہوگی کیونکہ اب اسکی گواہی
قبول کرے میں ایک اجتہاد دوسرے اجتہاد سے لیتا ہے سوا لڑکے اور غلام اور کافر اور افریقہ کے اور کبھی
گواہی جو کسی سبب سے مقبول ہوئی ہو اور وہ بہت نازل ہو گیا ہو اسے مقدمہ زن قبول نہ ہوگی۔ سو دوسرے ہیں
ایک پاکیزہ معلوم اس کو نہا ہے اب تری کر کے ایک میں کار پڑھ لے اور بعد نماز معلوم ہو کہ دوسرا پاک ہے تو

تو مستحق اجرت ہر ماہ نہیں اور کس قدر کا یہ حکم کہین نہیں یا اگیا۔ اور کفار اور بڑا شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوا۔ ۱۰۔
 ح۔ اگر ابراہیم فاسد فاسد ہو جاتا ہے اور کرایہ اور فنان فقہ میں یہ کہہ کہ ہم ہر مہینے میں اتنا دینگے کہ ایک مہینہ کا
 کرایہ اور صمان فقہ جاری ہوگا۔ اور ہر شرط فاسد سے فاسد نہیں ہوتا ہے۔ انہی اور وارث کے لیے وصیت کی
 اجنبی نصف وصیت لگا اور وارث بے نصیب۔ قائل اور اجنبی کے وصیت کہ تو بھی یہی حکم ہے دین کا یا جن کا اقرار
 اجنبی اور وارث کے لیے کیا تو نہ وارث کے لیے ہوگا اور نہ اجنبی کے لیے گواہی اٹل کے ساتھ گواہی جائز میں اٹل کے
 اپنے حساب کے مطابق کے لیے وصیت کیا اس وارث مکر میں اور جوت وصیت کے لیے وہ دوا دی گواہ کرے کہ
 اذکی اولاد میں شامل ہے تو بہر تہاد اٹل ہے۔ مثلاً گواہی دی کہ اس شخص نے جاری ہوا اور فنان جو وارث کو
 قذف کیا تھا تو اس وارث کے لیے بھی گواہی مار سوں۔ حساب کے فقیرین رخصت کیا اور وارث میں سے دو سے گواہی
 دی تو گواہی جائز اور یہ قول امام ابو یوسف کا ہے۔ ۱۔ رخصت قول امام محمد جائز ہوگی کیونکہ ابو یوسف بعض امر میں
 قول کرتے ہیں اور بعض میں نہیں کرتے ہیں۔ اور امام محمد اس اٹل کرتے ہیں۔ بہائی اور بہن کے دعویٰ پر اس کے
 شوبہ اور ایک اور شخص کے گواہی دی تو گواہی بالکل باطل ہے نہ بہن کے لیے نہ بہائی کے لیے اور نہ شوبہ کے اور نہ غیر کے
 لیے اس لیے کہ تہاد امر واحد ہے جب بعض کے لیے باطل ہو کر کے لیے باطل جس کے لیے اسکی شہادت باطل ہے اور دوسرے
 کے لیے نہیں اور نہ کے لیے گواہی باطل ہے۔ عداوت دوسری سے گواہی تو ل نہیں ہوتی ہے۔ عداوت ہر قائم ہو یا ہو
 اس واسطے کہ عداوت نسبت ہے اور اسکی تجزی نہیں ہوتی ہے۔ دو گواہ ایک مواقع دوسرے اور دوسرا لاف گزرتے
 گواہی باطل ہے۔ اہل مد میں ایک ایسا ہے کہ اس کے لیے ماضی مضامین کہ سکھاتے ماضی کے لیے بھی ہو سکتا ہے
 تمام مہینے کے روز سے کی نیت کی تو سوائے اول روز کے اور سب مہینے کی سیت باطل ہے۔ چارہ میں مذکور اور
 حرم کی نیت کی تو صرف وہ کی کار جائز ہوگی۔ پیشاب کا استہارہ نہ کیا اور نہ سو گیا اور اجلام ہو گیا اور نہ نکلی
 اور نہ شہ کی گلی بھرت چیلنے سے پاک ہو گا کہ کو پیشاب (نوک) پیچا سے پاک نہیں ہوتا ہے تو مٹی سے پاک نہیں کی
 اور وہی بھی چیلنے سے پاک نہیں ہوتی ہے کہ نہ مٹی کے ساتھ گلی جو پاک ہو سکتی ہے اپنی خود جدا رہ کر عورت کے
 ملاں یا اسکی زنجیر پر ملاں ہو جائیگی۔ چار ملاں وہی تو میں طلاق ہو جائیگی جو اسکی ملک ہو۔ اسے عاریتہ لیا
 کہ گردی کرے گلا اور جس مقدار کرے گا تار باہر گر دی کہ یا تہہ ریشہ اور شہزہ کیا تھا اور اسے خلافت کیا
 تو ایک (مہینہ) امتداد سے یا مہین سے نہیں اٹکا۔ اگر بہت گر دی کہ نہ کو کہا تھا اور مہینہ متعلق حکم ہو کر وہی
 یا زیادہ ہو تو فنان یہ ایک کو کہ خلافت ہو گیا۔ (بسر) واقعہ نے شرط لگان کہ سال مہر سے زیادہ آ رہا ہو اور اس نے

کے جس اٹل میں اس کا

خلافت

یا کبری کے دودھ کے ساتھ مل گیا غالب ہو یا دروں برابر ہوں تو حرمت ہوگی اور دو عورت کا دودھ ہو تو دونوں سے حرمت ہوگی اب اعتبار غلبہ اور عدم غلبہ کا نہیں رہا۔ یہ پہلے والے کمال اکثر طالع ہے تو یہ لینا جائز ہے اور مال حرام غالب ہے تو جائز نہیں ہے اور جب تک یہ رکھے کہ مال حلال ہے میں وارث ہوا ہوں یا میں نے قرض لیا ہے نہ کھائے۔ اور بادشاہی (حاکم) و غیرہ وغیرہ اس حد سے بڑھ کر کہ اپنے حاجات کی پھرین خرید لیا کرے اور اسی مال سے ادا کر دیا کرے مگر اس مال پر تحری کرے اگر دل میں حلت غالب ہے تو یوں کرے اور کما دے در نہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اڑھائے دل سے تقویٰ لیا جائے۔ اور جسکے دل میں تقویٰ اور صفائی ہوتی ہے وہ نور اللہ تعالیٰ اپنی فراست سے طہارت اور صحت کا اور رک کر لیتا ہو اس کے لئے مردوں کے ساتھ جنگی کپڑے مل گئے جو کسی کی ملک میں ہیں اور کاکھانا حرام میں ہے مگر وہ اگر کسی کا نو میں کو ترخانہ پایا تو اسکی حفاظت چاہئے اور دانہ ڈالنا چاہیے۔ اور جسکے کپڑے مل گئے کو ترخانہ کے ساتھ مل گئے تو ان کو نہ کرے اور اسکا کھانا نہ کھائے تاکہ اس کو واپس دیدیے۔ اسکو بہر گمان بچو کہ بازار میں اکثر معاملہ فاسد ہوتے ہیں اگر حرمت غالب ہے تو نہ خریدے اور خرید لیا تو حلال ہوگا۔ اور دال جو جوڑ بکواتا ہے ہزار برس لیتا جو تویر جوڑ لیتا مباح ہے۔ اور تھاٹی جو کبری چھلکا ہے اور او میں اپنا حق کچھ گوشت لیتا ہے اور حسب عادت ایک راضی ہوتا ہے تو خرید جائز ہے اور (قارم) جو اکیلے والوں کے اندر میں اور جوڑ جوڑے میں لیے ہیں خرید جائز نہیں ہے۔ تہر میں حلال و حرام مل گئے ہیں تو خریدنا اور لینا جائز ہے جب تک کہ حرمت پر دلیل قائم نہ ہو۔ طالع عورت اور حرام عورت نکاح میں جمع ہوسے تو حلال چائے کہ حرام نکال دے مثل حرم عورت یا جوڑی عورت یا بہت پرست عورت یا طلاق وال یا کسی کی زوجہ منکوحہ یا جو کسی حرمت میں ہو باندی اور حرہ کو ایک عقد میں نکاح کیا تو وہ نکاح ہی باطل ہے حرام چیز ہر باندی تو دس درم واجب ہونگے مثلاً خرد وغیرہ اور خلق ہی ایسا ہی جو اس شرط سے نکاح اور خلق باطل نہیں ہوتا ہے۔ دل سے یا دوائے ہر مثل سے زیادہ پر نکاح کیا صحیح ہے۔ مفقود مع میں طلاق حرام ہر جو اور حرام ال نہیں ہے مثل مرد اور بیوہ اور غلام اور آزاد تو جو کہ حرام قوی ہے حلال میں بھی بطلان ہوتا ہے کہ گناہ مع بالکل ناجائز ہوگی اور فی الجملہ یا بھت ہے مثلاً سرکہ اور شراب یا سر اور غلام تو فساد غالب ہوگا۔ اور ہر کہ غلام یک جائیداد کا۔ اور ایک اور وقف میں ہی ملک یک جا ہوگی نہ وقف۔ اور مسجد عامر آقا و مثل حرم ہے اور مسجد عامر ویرا مثل مدبر ہے۔ خاشر جو تین دن سے زیادہ ہو تو بیع باطل ہے تین دن کے اندر اگر جائز کر لے تو بیع صحیح ہوگی در نہ نہیں۔ بھول اور معلوم خاکر بچا بھول کی بھلائی سے نزاع پیدا نہیں ہوتی ہے تو سب میں بیع جائز ہے در نہ نہیں۔ اور امداد ہی مثل بیع اور جو لایہ سے کہہ کہ اتنی اجرت یہ کہہ اس مال و عرض کا بزن دے اس کے مال یا عرض

زیادہ پرکرایہ دیا تو کل مدت میں کرایہ فاسد نہ صرف اس مدت زیادہ میں اسلئے اجارہ مثل بیچ ہے اور میں نہیں بن
 عقد جائز نہیں ہے کہ جب بعض عقد فاسد ہو سکے تو کل عقد فاسد ہو گئے۔

تنبیہ: اور مسیح موزہ میں اقامت کی یہی دلیل ہے۔ اور سفر کی یہی دلیل ہے تو دلیل سفر غالب ہوگی۔ اقامت مسیح
 موزہ کیا اور مدت تمام نہ ہوئی تھی کہ سفر کیا ضرور ہے کہ مدت سفر پوری کرے اور اسکے عکس میں اقامت کی مدت پوری
 کرے کیونکہ جائزہ نصف غالب رہا ہے۔ سفر میں ایک موزہ پر مسیح کیا تھا اور سفر میں دوسرے موزہ پر سفر سے مدت
 صحر کا اعتبار ہے۔ احرام باندھا اور کشتی وطن میں واپس آگئی تو مدت اقامت پوری کرے کشتی میں نماز قصر کی نیت
 کی اور کشتی وطن میں آگئی تو نماز اقامت پوری کرے گا۔ موزہ کی نیت کی اور سفر پیش ہوا اور رون میں سفر کرنا
 بڑا تو اظہار کرنا حرام ہے۔

فصل مانع اور مقتضی جمع ہون تو مانع غالب ہوگا۔ وقت یا پانی سفر طہارت سے کم رہ گیا تو مسقط نہ بجالائے جب
 حراص عدا یا خطا یا دشمنی والے کی اور کسی طرح سے (بدھ) معاف ہوگی اور اگر کیا تو قصاص ہوگا۔ جی شہر ہو امام
 صاحب فرماتے ہیں غسل و یا جاسے اور صاحبین فرماتے ہیں کہ نہ دیا جاسے۔ مسلمان اور کافر مردہ سب گلے گئے ہیں
 ہوتی سب کسی کو بھی غسل دیا جاسے اور علامت اسلام حیرت اور کسی نماز ہو نہ نہیں۔ اور علامت کچھ نہیں مسلمان
 بہت تھکے غسل ہی دیا جاسے اور نماز بھی پڑھی جاسے اور مسلمانوں کی نماز و عابین نیت کی جاسے اور مسلمانوں کے
 قبرستان میں دفن ہون اور کفار زیادہ ہون یا دونوں برابر نہ غسل ہے اور نہ نماز اور قبر کھاد میں دفن ہون
 ایک کا بالا خانہ ہے اور دوسرے کا نیچے کا گھر میر ہر شخص اپنی ملک میں تصرف نہیں کر سکتا ہے کہ دوسرے کا حق
 اور میں شمس پہلو ملک سلق ہے پر حق غیر مانع ہے۔ ایسے لیے راہن مہون میں تصرف نہیں کر سکتا ہے کہ حق
 مرتضیٰ متعلق ہے اور شے اجارہ میں اجارہ دینے والا تصرف نہیں کر سکتا ہے کہ مستاجر کا حق مانع ہے کہ کوئی ناچیز
 میں مسقط رائل دتی ہے۔

القاعدة الثانیۃ ثواب میں ایثار کرنا اپنے دوسرے کو ثواب، مارت میں ایثار نہیں ہے اپنے دعو کا پانی
 یا اس شہر حرت یا انی بکرمہ صف اول کی دوسرے کو نہ بوسے اور مسقط کو اپنی طمان کا خوف ہے پر دوسرے کو دینا کھانا
 دے سکتا ہے کہ اسکی جان بچے۔ ایک فقر کے پاس درہم ہے اگر اپنی جان پر صبر کر سکتا ہے تو تیار اصل ہے وہ نہ
 اپنی اس پر حرام کرنا بہتر ہے۔

القاعدة الثالثۃ لیسے تابع۔ تابع تابع رہتا ہے ماس۔ قاعدہ میں اول اس۔ لیسے اور میر کہ تم تیار رہا

مسقط رائل دتی ہے

ایک ہو گیا اور عقدہ اخیر ہوا تو جائز ہو گا اور فضولی نے ایک عرصہ کا ہر نمائندگی نکاح کر دیا پھر رجن نے اس کو اپنے کام کر دینے کے لیے دکیل بنی کیا اور کہا کہ میں نے تیرا نکاح کیا ہوا اور دیا تو وہ نکاح نہ ٹوٹے گا۔ پھر فضولی نے اسی عرصہ سے ہر اس کا نکاح کر دیا تو نکاح اول منع ہو گیا۔ گیہوں کے گون حریت سے اور بائج کو حکم کیا کہ تیرے لیے نہ کر کے لیے جمع ہو گا اور اگر تیرے دیگر حکم کیا کہ باپ کر اس میں ہر دوسے تو صحیح ہے کہ بائج مشتری کا دکیل باقبض نہیں ہو سکتا ہے اور جہاں ہو سکتا ہو۔ بے دیکھنے کوئی چیز خریدے اور کسی کو دکیل باقبض کیا دکیل نے اپنا اختیار رو بہت سادہ کر دیا تو مکمل کا خوار ویت مافی رہا اور اگر دکیل ہے دیکھ کر قبضہ کر لیا تو مکمل کا خیار ویت سادہ ہو گیا۔ اور اسی قاعدہ میں ہے کہ ابتدا و ادسکی بجا زنت (مستلیم بالظہار میں) کافی نہیں رہتی ہے اور اس کا کافی ہو جاتی ہے۔ امام نے قاضی کو (ملیفہ) نائب بنانے کا اختیار نہیں دیا تھا پیرا دسنے کسی کو نائب بنایا اور اس نے فعلیہ کیے اور اس میں بجا قاضی ہو گئے کہ اور قاضی نے اس کے فعلیہ جاری ہیں کرو لیے تو صحیح ہو گیا۔ دکیل با بیع دوسرے کو دکیل نہیں کر سکتا پیرا حصول دہی غیر مجید سے کہ جس کے بیچے کا پیر و کبی ہو اتھا تو اس کو جائز کر سکتا ہے۔ تو بیع فضولی اہل و جائز نہیں ہے اور نہ تھا جائز ہو سکی ہے۔ قاضی کو ہفتہ میں صرف دو دن کام کرنے کا اختیار ہے اس سے کم اور دن میں ہی کام کیا اور اس کی نوبت کے دو دن آگئے تو جائز ہو گا۔ خاست ابتدا و قاضی ہو سکتا ہے۔ ابتدا و اول ما پیرا نسی ہو گیا منزل ہو جائے گا۔ ما دون برہاگ گیا تو اس پر حرم ہو گا اور این کو اجازت دی صحیح ہے۔

الفنا عقدہ النجا مستہ۔ امام عیبت بر مصلحت سے کام اور احکام جاری کرتا ہے۔ جس مصلحت کا کوئی اول نہ ہو گا امام قائل کو عادت نہیں کر سکتا ہے باقصاص نہ کرے گا مصلح کرے گا کیونکہ امام شہقت نگران رہتا ہے اور منحن کے لیے معافی میں کچھ شہقت نہیں ہے حضرت عمر نے عین کہ اللہ تعالیٰ کے مال پر ایسا مھر ہوا ہوں کہ عیم کے مال پر جو و انی مھر ہوتی ہے لہذا حاجت ہونی ہے زمین اسی میں سے لیتا ہوں اور بعد فراغت و الیس کر دیتا اور نہ ہوتا ہوں تو کچھ نہیں لیتا ہوں۔ اور حضرت عمر نے عاربین یا سر کو ناز اور جہاد پر مہما اور ہر اقلند مسعود کو قاسی کیا اور بیت المال دیا اور شمال بن حنیف کو رمن کی پالیس بر مھر دیا۔ اور اس کے لیے ایک بکری بیت المال میں سے مھر کی نصف اور پینٹہ مھر کے لیے اور ایک مارج عبید اللہ کے لیے اور ایک رنج عمان کے لیے۔ میں اور تم اس مال میں بمنزلہ ولی عیم کے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو تو کرے وہ (عقہ) کرے کہ نہ لیا سے ادب و فقیر ہے بلا حجت دوسرے کو ماسے اور خدا کی قسم جس سر زمین میں سے ہر روز ایک کرا آیا۔ مستطرد و ران و تباہ ہو گی۔ اسی لیے امام کو اردوں سے زیادہ لبا جائز نہیں ہے اور زیادہ اور

ہر شخص سے ساقط ہونا جو اس طرح مرد و فحاشیت اور فحاشی میں وہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ سوئے ہوئے کو فحاش کیا اور کہا کہ میں نے اس کو
 مردہ فحاش کیا تھا تو قصاص نہ ہوگا دیکھ آئے گی۔ اور حکم قصاص اس شخص کے بعد قابل مجنون ہو گیا تو قصاص ساقط اور دوسرے
 واجب کسی شخص کا کہ جو قتل کر دے قتل کر دے تو قصاص نہ ہوگا اور صحیح یہ ہے کہ ویت ہی نسوگی میرے غلام کو یا میرے رہائی
 کو یا میرے پیچھے کہ اسے بایں قتل کر دے تو قصاص نہ ہوگا تو سوا غلام کے سبب میں موت ہوگی۔ اور غلام میں کچھ نہیں ہے
 اور چھوٹے بیٹے کے قتل میں قصاص ہے۔ قاتل کو یہ علم نہیں ہے کہ وہ نہیں قتل ہی ہے۔ اس کے لیے عفتون الم ہو موقوف ہو۔ میں
 اور یہ کہ قتل کیا اور تو بیکہ کہ یہ گواہی سے کہ دل میں نے کہ وہ قتل کیا تو یہ گواہی قبول نہیں ہے۔ چہرہ گواہ گزین
 تو یہ تیسرا نامزد ہے معاف ہوگا۔ قصاص سوا سات سال کے مثل حدود ہے۔ ۱۔ خاصہ قصاص ہے عظم پر کو تاجہ حد
 ۲۔ حدود کی درانت نہیں قصاص میں درانت ہے۔ ۳۔ مرد و عورت کو دھت ہو عفتون ہو سکتا ہے کہ قتل میں ہو سکتا ہے
 ۴۔ تاوی ایام قتل کے شہادت کی مانع نہیں ہے اور مرد و عورت کو دھت ہو عفتون میں بھی مانع ہے۔ ۵۔ گو کہ اسے اشارہ
 اور لکھنے سے قتل نامی ہوتا ہے نہ حدود ۶۔ شفاعت مثل میں قبول ہے نہ حدود میں ۷۔ سوا حد قتل کے سبب مرد و عورت
 و عورتی مرد و عورتی قصاص میں دعوئی ضرور ہے جلیہ سبب سے ہی نفیر ثابت ہوتی ہے اس لیے نفیر مثل میں اسے
 ہوتی ہے اور دوسرے طرف میں ہوتا ہے اور کوئی شخص کو قتل کر دے اور بے سوا کا ہارہ انکار کرے۔ سکا ہارہ مانع نہیں ہے
 قاتل سے ۸۔ عر شفیق ازاد پر قبضہ نہیں ہو سکتا ہے اگر کوئی عصب کرے تو ضمان نہیں ہے کہ کسی کا چھب
 کر کے لے گیا یا کب یا ہمارے مر گیا جو ضمان نہیں ہے۔ کل سے یا سانس کے کاٹنے سے یا کسی جگہ ہمارے سے کر کے وہاں
 امراض نبار وغیرہ بہت ہیں ہر گناہ تو ضمان اتفاق ہے نہ ضمان غضب اتفاق ہے نہ ضمان کے دہشت ہے۔ اور جو کہ کمال تلک کر
 تو ضمان دیگا اور عام غضب اتفاق میں دونوں ضمان دیگا حرج سے یا تلک دلی کی اور حل رہ گیا اور نہ چکی ہے
 مرگئی تو دیت ہوگی۔ حرج اگر زاپہ رانی ہو گئی رانی پر مر نہیں ہے اور زانی کو کا ہے تو نہ مرے اور نہ مرے ہے اسے
 عورت پر دعوئی میں اور وہ ایک کے گھر میں ہو یا ایک نے اس سے صحبت کی ہے تو وہ ہی مستحق ہے کہ میرا دیکھ سکے
 سبقت کی دلیل ہے اور زودہ اور جو اسکے پاس ہو وہ زوج کے قبضہ میں ہے۔ ایک گھر میں عورت ہو اور وہ اس کا اپنی عورت
 کہتا ہے اور ایک شخص خارج اس کا مدعی ہے اور عورت اس کی تصدیق کرتی ہے تو حکم گروالی کے لیے ہوگا۔ اس سے حرج پر
 قبضہ ضمانت نانہ ثابت ہوتا ہے۔
 قاعدہ ثانی منہ جب دو امر ایک شخص کے ہو چکا مقصود ایک ہی ہے مختلف ہو ایک دوسرے میں داخل ہو جاتے ہیں۔
 جب عورت اور ضمانت باجماعت اور عورت میں جمع ہوں یا ایک ہی نسل کا ہے۔ عورت نے سوا فرج کے مسامح کیا اور ایک

ضمانت نہیں
 ایک عورت پر دعوئی نہیں

شیعہ، اہل فاسد۔ ۱۵ شیعہ بیچ شکر بیچارہ راغیو ساقط ہو گیا ۱۶-۱۸ مسائل غلام ترک کیا گئے۔ ۱۹-۲۰ قسم
 کمالی کہ انشاء کریں فلاں کو اترنے میں نڈکلا اور وہ تو اس کے گریں اور تہا ہوا اور چپ راغیو ساقط ہو گیا اور جو کما گیا
 فکل ہوا اور وہ نہ نکلا ہر چپ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۲۰-۲۱ درج فی عورت کہ ان کی دیکھ کر سکوت کیا اور اس کو جو ولادت
 ہر مبارکباد (تسنت) کیا اور ہر چپ راغیو ساقط ہو گیا اور اس کی انی نہیں کر سکتا۔ ۲۱-۲۲ ترک ہے ۲۳-۲۴ بیچ
 پہلے اس کو نہرونی کہ وہ چیزیں دار ہے اب اس نے خرید لیا تو زنا اب ہے۔ ۲۴-۲۵ تاکہ کو خبر ہوئی کہ اس کے ولی شیعہ
 کو دیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۲۵-۲۶ نوجوان کو فی قربہ اگر بارہ سو بیچ رہا ہے اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 اقرار ہے کہ بیچ اس کی ملک نہیں ہے۔ ۲۸-۲۹ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور اس کی بیوی اور بھتیجی اور بھتیجی اور بھتیجی اور بھتیجی
 اور ہر چپ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۲۶ ایک شریک بیان ہے دوسرے شریک سے کہ ان کا من اپنے لیے نہیں باقی
 نہرونی اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۲۷ ایک شیعہ بیچارہ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 میں اپنے لیے خریدتا ہوں اور موکل چپ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۲۸ مائل راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 چپ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۲۹ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 ۳۰ قسم کمالی کہ میں اور ج کا خدمت دلوں گا۔ ۳۱-۳۲ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 اور تین مسئلوں اور بی زیادہ کیے گئے ہیں۔ ۳۱-۳۲ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 راغیو ساقط ہو گیا۔ ۳۳ اولی کا نام غیور ہے۔ ۳۴ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 اس کے باندی کو لے گیا اور باغ چپ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۳۵ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 بیڑہ رہے ہیں اور وہ شین راغیو ساقط ہو گیا۔ ۳۶ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 مرتضیٰ شیعہ بیچارہ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۳۷ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 قاعدہ شائع شدہ شیعہ بیچارہ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۳۸ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 پہلے سلام کرنا سنت ہے اور چپ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۳۹ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 اور وہ فرس ہے۔

قاعدہ راغیو ساقط ہو گیا اور چپ راغیو ساقط ہو گیا۔ ۴۰ دیکھ راغیو ساقط ہو گیا اور وہ چپ راغیو ساقط ہو گیا
 اور ہر چیز اور اس کو دیتے ہیں۔ اور رشوت اور زکوٰۃ والی اجرت اور زکوٰۃ والی اجرت۔ رشوت اپنے مال اور
 اپنی جان کی حفاظت کے لیے دینا یا اس لیے کہ بادشاہ کے یا امیر کے پیمانہ یا کام درست ہو جائے یا بد دینا اور لینا

مندرجہ بالا مضمون میں مذکور ہو سکتے ہیں۔ ۱۔ دلاسہ کامل غزل ہو سکتی ہے مگر یہ ماحول خود اپنے کو
 موقوف کر دے اور مومن کو خبر کر دے۔ اور صحبت سے دینی بات کو موقوف نہیں کر سکتا ہے۔ اولیٰ دلاسہ
 علیہ السلام دلاسہ مطلق ہے۔ تاثر و رساں ہے۔ ۲۔ وقت کا ماحول۔ امام ابو یوسفؒ میں تو رات، اظہار کو موقوف کر سکتا
 اور خود اپنے کو رات کو وقف کر دے اور قاضی پہلے اسکی موقوفی کا حکم لگا دے۔ یہ تو محدود ہے۔ ماحول کا مال تقیم میں دینی ہے۔ تصرف
 کر سکتا ہے۔ قاضی۔ قاضی موقوف ہے۔ مگر حیا سے موقوف نہیں کر سکتا ہے۔ اور تاثر کے ہوتے۔ نئے کو ماحول سے ملتی ہو
 ہے۔ مگر کہ ابو قاضی دلاسہ میں صرف نہیں کر سکتا ہے۔

۱۔ قاضی دلاسہ علیہ السلام کو اس میں خطا نامہ پڑا اور اسکا انبیا فرمیں ہے۔ مشکاۃ مازہ۔ بڑی اور نامی خیال ہے۔ وقت سے
 مشکاۃ ہو گیا۔ مازہ فرمے لی اب اسلام ہو اگر وقت میں بہت گناہیں ہیں تو ماحول بطل ہے۔ اب اگر دلاسہ میں ہے تو وہ بھی
 یہ ہے۔ اور دلاسہ میں ہے۔ اور وقت کو موقوف کر دے۔ مگر کو گناہ کا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ مگر کو گناہ کا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ مگر کو گناہ کا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔
 اشیاء میں گناہ گناہ کا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔
 ۲۔ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔
 ۳۔ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔
 ۴۔ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔
 ۵۔ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔
 ۶۔ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔
 ۷۔ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔
 ۸۔ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔
 ۹۔ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔
 ۱۰۔ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔ اور اسکا کہ یہ گناہ گناہ میں ہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

[illegible]

مہربان نہ اس گناہ کے گناہین، نہ بچوں کا گناہ بننا جس کے لیے ہم سب پر ہندوستان پر گیا ابھی درجہ ادا کر کے دین گناہ کر کے
دور ماہ معلوم ہوا کہ ان زناہوں پر دیا ہوا پستل سے عورت کا اجنبی جاکر شکار کیا گئے یا مطلقہ کہا اور پر معلوم ہوا کہ وہ ایک
جو رو بہ رطاح ہوگی۔

قائد کا یہ شعر جس کے اجزا میں ہیں اور سکے پر کامیاب کرنا کل کا بیان کرنا ہے نصف طلاق دینی تو ایک
طلاق کل ہے۔ سہی یا نصف عورت کو طلاق دینی تو کل عورت پر طلاق دینے سے لگی۔ نصف قاتل کو معاف کیا تو کل قاتل
معاف ہوا۔ ایک راج نے معاف کرنا تو کل معاف ہو گیا اور راجی اور ایک کا حق باطل ہو گیا۔ اور کہا کہ نصف مناسب چ پر اصرار
مانعہ اکل چ کا احرام ہوگا۔ فنا طر کل سے حرز بادہ نہیں ہوتا ہے جو بر قوا میں ہے کہ میری مکی یہ ہے جو تیرا زنا کر کے لیے
میں نے تیرا اور تیرا کہ زنا میں میری ہا کے تو تیرا (ظہار کے لیے) گناہ ہے

قائد کا یہ شعر (مباشراً) کہ جب فعل اور اس کا سبب و دو جمع ہیں و مباشرتاً چمک پڑتا ہے کہ جسے کسی کو ان میں دو کہ
دیدار تو ان کو کہ خود لے کر یہ کہہ کر نہیں ہے جو شے کیسے بتلانے سے مال چور یا تو بتلانے والے پر کہ نہان نہیں ہے۔
کہ کو گناہ پر در ہے تو اس سے نکلی کر لے اور بن و لاد وہ باندی نکلی تو اس کے لئے دے یہ نہان نہیں ہے (نیکو کو
حفاظت کے یہ چیری ہتھیار دیدار پر نہانے اپنے کو ہلا کر ڈالا تو اس پر کہ نہان نہیں ہے۔ امانت وارنے خود چور کو مال
نہانہ بتلایا تو اس پر نہان ہو کر اس سے غلطی حفاظت (جو اس پر واجب تھا) ترک کیا۔ ۲۔ عورت کے دلی نے کہا اس سے
نکاح کر لو کہ یہ مرد ہے۔ ۳۔ یا وکیل نے یہ کہہ کر اسے نکاح کیا اور بچہ پیدا ہوا اور اب معلوم ہوا کہ وہ کیسی باندی ہے تو وہ
دل کی نسبت ان سے لے لگا۔ ۴۔ محرم نے طالع کو شکار بنلایا اور اسے شکار کیا تو محرم پر بھی سزا دلالت ہوگی۔ ۵۔ ساعی کو
بلیا و سہا بیت کر کے اس پر نہان ہو کر۔ ۶۔ حفاظت کے لیے چیری بچہ کو دی بچہ اس پر گرا اور زخمی ہوا تو چیری اسے
پر نہان ہے۔ ۷۔ قائد دل سے کہہ کر کوئٹہ میں گر گیا اور کوئٹہ بنا۔ ۸۔ داکٹر کا ہے کہ اسے اپنے کو خود گرا یا تو
(خافہ کوئٹہ) ایسے کا قول ہے کہ وہ نہان سے رخ کرنا سب سے مکمل۔ ۹۔ امام محمد فرماتے ہیں کنوین کو کوئٹہ پر اور
مکمل ہوا ہے پر اور قنیل کی رستی کاٹنے پر اور پھر کا اور دارہ کوئٹہ پر مکمل کہتا ہے۔ اور امام صاحب اور امام
ابو یوسف فرماتے ہیں کہ نہان نہیں ہے مثلاً غلام کی زنجیر قید کر لے پنا

واللہ تعالیٰ اعلم و علیہ وسلم و علیٰ سیدنا محمد و آلہ و صحابہ وسلم

[illegible]

دن میں افضل ہے اور رات میں وہ مسجد جو اسکے گھر کے بائیں یا افضل ہے سوا نفل کے (نماز فرض و سنت و نفل میں)
 سورہ میں ترتیب کرنا چاہئے و ذکر کردہ کس طرح رکعت اول میں جو سورہ پڑھئے تو رکعت ثانیہ میں اسکی متصل جو سورہ پڑھئے
 یا کوئی سورہ جو پڑھئے ایک سورہ صبح میں یہ پڑھئے۔ سنت فجر میں قرأت قلیل افضل ہے نہ طویل۔ نفل کی (قرآن)
 مستحب ماننا افضل ہے۔ سنت ہر گھر باتین کرے گا۔ باطل نہیں۔ حق تو صرف قرآن ہے۔ مسجد میں اپنے لیے کوئی
 جگہ مقرر کرنا مکروہ ہے۔ اسنے گھر مقرر کی اور کوئی اور دکان یا بیٹھ گیا تو اسکو پناہ نہیں سکتا ہے۔ تنگ و تنگ و تنگ و تنگ
 تعلیم ہو کر نماز شروع ہوگی کہ نہ لوگی۔ چار رکعت در اس دیر کی فکر سے نماز باطل نہیں ہوتی ہے اور اس کے غم سے جو
 صنوع نہ پڑا یا کم نہیں ہوتا ہے۔ اور صنوع کو نہ سے تار کا اعادہ کرے۔ امام اور مذنون کی سبکداری انتظار کرے۔ اگر شریک
 انتظار کرے۔ کوئی نماز پڑھ رہا ہو تو اسکی اقتدا گو اس میں اسکی امامت کی سبب سے ہو کر سکتا ہے۔ عورت کی نماز سے
 اس کے امامت کے صحیح ہوگی اور عیدین اور جمعہ بچہ نہیں بھی جمع ہے۔ سنت ہر پڑھ رہا ہے امام خطبہ پڑھنا اور گویا
 کر لے اور نفل کی نیت باندھی تو توڑ دے۔ حرمین میں نماز پڑھ سکتا ہے اور ہر اختیار نہیں ہے کہ نہ پڑھئے اور ہر پڑھئے
 اور کپڑا یا کچھ ہے اور حرم میں ہے تو حرمین نماز پڑھئے اور کپڑا پاک ہے اور کپڑہ نہیں ہے تو اختیار ہے کہ کپڑہ لپیٹ
 یا جھکا پڑھ لے۔ جو کامیدان مثل مسجد ہے اقتداء بقہ اتصال موقوف جائز ہے۔ اگر امام اور مقتدی میں ایسا رہے
 کہ کاوی طہن ہے یا نہ ہے کہ او میں کشتی طہن ہے یا جنگل میں خالی میدان ہے کہ او میں موقوف کی گنجائش ہے تو اقتداء
 صحیح نہیں ہے۔ اور مسجد میں میدان ہے کہ کوئی گنجائش ہے۔ اقتداء ہو سکتی ہے کہ مسجد صرف ایک ہی بلند ہے
 امام اور مقتدی میں کوئی چیز خالص ہوگی تو جب تک کہ امام اسکو معلوم ہے اقتداء صحیح ہے۔ اور جو امام مستند ہو گیا تو
 جمع نہیں ہے۔ قیدی جو رہا ہو تو مفیم کی نماز پڑھئے گا۔ اور دشمن اسکو ایسے جگہ لے گیا کہ وہ وہاں پندرہ دن تک
 قید رہے نماز قصر پڑھئے گا۔ اور جبکہ سر زمین و دروغہ حقیقہ ہے اشارہ کرے۔ حرمین کچھ کراہ سکتا ہے تو اسنے حق
 کراہا ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو درود پڑھئے گا۔ ایک بار بھی کافی ہے۔ جودہ تلاوت
 کے لیے ہاتھ نہ اٹھائے اور اس کے بدلہ نہ بھی نیند آئے اور نیت نہیں ہوتی نیتیں اور امام نے نماز اٹھا دین
 آیت مسجد پڑھی تو رکوع میں سجود کر لے اور جہی نماز ہو اور اس کے لیے سجود کر لے۔ نماز نفل میں مکروہ رکعت اخیر میں
 سورہ ہود یا مکروہ ہے اور سو کر لیا تو سجود سو ہے۔ اور فرض کی آخر رکعت میں سورہ سورہ سے پڑھ لے تو سجود سو
 نہیں ہے۔ وتر میں اضافی کا اگر وہ دو رکعت پڑھ سکے سلام نہ پڑھئے اقتداء کرے تلاوت کا کام اور وہ کیا تو خوف رہا
 چک کرے۔ مہمانت کے لیے فاتحہ میں کے بعد پڑھنا بدعت ہے۔ حمام میں قرآن پڑھنا مکروہ ہے نہ سرائے۔

ایک سی گواہی پر پورے ۳۰ روزہ رکعتیں کہہ کر گزیرا، اور اس کے بعد بھی رکعتیں کفارہ نماز میں برابر روزہ رکھنے کا حکم ہے۔
 اب رمضان آگیا تو (متابع) برابر روزہ رکھنے کا۔ دیوان عورت سے منع کیا یا پھر شہار سے کہتا تو اس کے کفارہ برابر
 واجب ہے۔ افہام سے بھی کفارہ لازم ہوتا ہے۔ یہاں میں نماز بائیں ایسی محنت کر کے کہ صغیف ہو جائے تو عورت
 مزدوری کر کے اسے اور باقی آرام کرے اور بہرہ کہ اگر مجھ سے نہیں ہو سکتا پھر بالکل سے کہ حارہ میں دل چوٹا ہوتا ہے۔
 (روزہ رکھنے کا طریقہ) فخر برکات لکھنا کفارہ واجب ہو گا کہ کراؤ سکول طوع فخر لین بھی ہے۔

کتاب الحج نامل کی تعداد سے نماز فعل متعدد لازم آتا ہے۔ اور صاں محل بعد و اعل سے متعدد نہیں ہر سکتا ہو مثلاً
 مرد و عورت نے تمکنا کر کیا تو دو نو پر سزا دیگی۔ اور دو طال سے کیا تو ایک ہی سزا ہے۔ جیسا حقوق العاواں بعد و ارام
 ہوتا ہے۔ دو آدمیوں میں سے کسی کو دو نو پر قصاص ہو گا۔ جیسا نہ نہ تابع کر گیا ازنی و عودم دیگا۔ اور آید۔ ہی مجلس ہو گا تو
 ایک ہی دم واجب ہو گا۔ سوائے ایسے ہی مشہور اور ہی قرآن اور ہی فعل کے اور ہی جہنم سے کہ اسے۔ فاعل صلی
 دین سے فعل جی افضل ہے۔ جی میں گد ہے بر سوار ہونا کو وہ سہلے اونٹ پر سوار ہو کر مناسکات اور اگر ناسنس ہی ایسا رہا
 نگارناہ و اسما فرخا بنانا کہ مسلمان تمام پائیں جی تالی سے (اصل) افضل ہے۔ راستہ میں امان اور سلامتی ہے تو جی
 فرض ہے و رہین۔ والدین کی خدمت بجا لانے سے جی نہیں اور اگر ناسنس ہے اور جی سے خدمت والدین اور اگر
 باپ اسکی خدمت کا فعل جی تو اسکو جی کے لیے لکھا جائے نہیں ہے۔ سعید اس المسب (حوالہ کر کہ میں اور انکا قول اور
 بدیث میں مقبول ہے) شروع عشرہ بر حامت نہ بنوا لے تھے۔ اور عبد اللہ بن ابی بکر تھے میں کہ حامت سے تھے اور
 مائیکر کرنا نہ چاہیے۔ اور فقیر (اولیٰ صفہ مرقدی کا) اس طرح ہے۔ اس کے پاس ہزار درہم ہیں اور علمہ سویت کا جو
 ہے تو جی واجب ہے اور جی کے۔ اسے لکھنے کے وقت لکھ کر لے اس سے پہلے کہ لے لو باریت۔ کسی مرد کی ہر سے جو
 جی کو چلا اور اپنا مال اس کے مال سے ملا دیا ہے۔ حیث کا مال لیکر تجارت کی اور فائدہ دیا ہو اور دست کے لیے
 جی کیا و مسیت کا جی نہوگا اور امام محمد فرماتے ہیں کہ ہو جائے گا۔ محرم وہ ہے کہ جس سے کسی نکاح جائز ہو لکھا اور فاعل
 درجہ ہی بھی اپنی ماد فیہ کے محرم ہیں۔ مادر رالج ایک سال یا نہ کر کے جی کر سے تو نماں دیگا۔ اور یہی سال متعین
 مرد یا سہ تو بھی تاخیر کر سکتا ہے کہ اس میں مقصود طری سے نہ ہے کہ اسی سال کے ساتھ مہا کیا ہو۔ اور جسے ہوگا تو آخر
 ی کا ہوگا اور جو نفقہ جی برادر و وارث کو داپس لکھا اور اگر اس بیعت کے ہمہ کر۔ یہ برادر اسکو وکیل کر دیا تو یہ کر سکتا ہے
 نہ واپس۔ اور دوسرے مطلق خود جی کر لکھا یا کہ اسکی مال دینا کہ میر سے لے کر۔ ۷۔ امور و اہر مال خیر جی کر لکھا۔ اور
 ہر روز دن کہیں رہنے کی نیت کر لے تو نہ کر سکتے گا اور بے قائلہ نہ نقل سکے تو چار روزہ کا کہ میں جی کے بعد اقامت

مسلمان اسکے پاس پہنچو جو عیسا علیہ السلام کا پاس پہنچ کر مین اسکی حاجت نہیں ہے تو سدہ لے سکتا ہو۔ نہا جیسے
جیسکی رکۃ دیری۔ اگر فقیر کو دی۔ تو داس لیکھا اور عامل کو دی سبہ ذالین لیکھا ہے اگر مہر جو دنا تم ہے۔ اور عامل نے
فقرا کو بات دیے تو ال رکۃ میں سے اسکو اور اگر لگا۔ سو اہم کے حمل کے بعد اسکے حمل کے رکۃ دیکھتا ہے نہ حمل سے پہلے۔ اور شا
نے شاگر کو رکۃ دی اگر عیتا می وہ۔ کی خدمت کرتا رہتا تو صحیح سبب و نہ نہن۔

کسا ال (صوہم) ہمیشہ۔ رورہ کی۔ نہ کی اور ایک دل کچر کما لیا تو اسکا فیدہ لیکھا جس من دان آئینا تو مین
روزہ رکھونگا اور اور اسکو وہ آنا نفل روزہ کی نیہ کی ہی تو یہ روزہ نذر کے روزہ کے لیے قائم تمام ہو جائیگا
نورہ زہ عورت۔ اسنے اوپر اسکر لیا ہے اسکا شوہر اسکو منع کر سکتا ہے کہ نہ کرے اور خدا نے روزہ واجب کیا
اور ایک واسطی منع من کر سکتا ہے۔ عورت اسکا ہے غرض روزہ تصدق کر دیتا تو اسکا نوج اور سیکھ تصدق کر کے۔ سب کو منع
کر سکتا ہے۔ عورت ہاں کسے لیکھ گویے کے قول پر لانا ہے۔ نازمین رورہ کی نیت کی تو نیت صحیح ہے اور ناز فاسد
نیت ہوتی ہے اور ایسی چیز کما لیا کہ عدا ہو یا دوا ہو تو اسپر کفارہ ہے ورنہ نہیں ہے۔ خون پیا تو یہی کفارہ ہے کہ کما
ہی کما نا ہے۔ عورت اگر خوش حال ہو یا چہرہ میں بن کہ وہ لوگ اظہار کرتے ہیں اور یہ بھی انکے ساتھ کما لے
پہننے میں سرکہ ہو تو اظہار کر سے ورنہ اظہار افضل ہے۔ یوم النکاح کا روزہ کر دہ ہے اور نفل یا واجب کی نیت کر
نورہ نہیں ہے۔ اور اظہار افضل ہے۔ پیرا اسکو اس دن روزہ کی عادت ہے تو روزہ رکھ سکتا ہے۔ عے حکم شوہر روزہ
روزہ نفل نہ کرے گی یا شوہر سفر پر ہے تو یہی رکھ سکتی ہے۔ اجیر سے اجازت مستاجر کے روزہ نہیں رکھ سکتا
روزہ سے ضرر ہوتا ہے تو روزہ مانے۔ مگر نفل کر کے گا جو احرام۔ گناہ۔ روزہ کی نیت نہیں کر سکتا ہے۔ ح
مثلاً اگر شرابیوں تو روزہ رکھنا اور واجب یہ بھی نیت نہیں ہو سکتی ہے مثلاً حج فرض کی نیت کی تو ایک
ہی حج فرض ہوگا۔ جس بہر کی نماز کی منت مان اور فرضوں کی نیت کی تو اور کچھ لازم نہوگا۔ اور یہ نیت مان
کر مثل فرائض نماز بیہوش کا تو کار سوا سے فرض واجب ہوگی۔ عیادت مریض کی نیت مان تو کچھ واجب نہیں ہے۔
ناز کے بعد تنبیہات کی نیت مان تو کچھ لازم نہیں ہے۔ مرد نے اپنی نذر کو اعتکاف کی اجازت دی تو اس سے رجوع
نہیں کر سکتا ہے۔ روزہ نفل میں اسکی کہنے و عورت کی تو اظہار کر لیکھا۔ اور واجب روزہ میں نہیں کر سکتا ہے مثلاً
تصدق رمضان۔ رمضان میں سفر کیا اور پہر اپنے کسی کام کے لیے گریہ الہس آیا جو بھول گیا تھا اور یہاں کما نا
کما لیا تو تصدق کر کفارہ واجب ہوگا۔ بھول کر کما رہا ہے تو اسکو اطلاع دینا چاہیے۔ مسافر جس جگہ سے اپنا سفر
نظر دے سے اور اپنے بل کو کہہ سکے کہ وہ جس جگہ ہیں وہاں رہیں اور جو خود ہی سب کا نظم دیکھا تو جائز ہے۔

تیرہ تفریق میں سمات کو حکم عدالت پر موقوف ہیں اور چہرہ پہ مکہ۔ ۱۔ غلامی جو بدعویٰ (حشمت) نام، غلام اور بدعویٰ ہوتا
 ہوا اور بخیر رہے کہو۔ اور کجی مہر اور بکفر زوج۔ اور بلخان۔ ۲۔ مروت بخیر۔ حق۔ اور باایلا اور با۔ اور
 ایک کا دار الحرب میں چلا جانا۔ اور ایک کا دوسرے کو خریدنا۔ اور نکاح فارہ۔ تمام بدعویٰ سے پہلے نکاح منع ہو سکتا
 نہ نہ تمام اتنا ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ چار امر سے ہر کس تکمیل کامل چھٹی ہے۔ دخول غلوٹ مجھ اور بوجوب عدالت
 اور مروت احمد الزعفرین نفع چار امر واپس نہ ہو کہ مار سکتا ہو۔ ترک زینت۔ اور صحبت کہ۔ لیے ملائے پر نہ آئے۔ اور
 ہے اجازت شوہر کے گھر سے باہر نکلیا ہے اور ناز کے ترکیر۔ اور قبل مہر سہل کے لیے کے نقل سکتی ہے اور بدعویٰ سے
 کسی حق کے وصول کے لیے نکل سکتی ہے۔ اور اس کے سیکھا ہی ہو تو نکل سکتی کہ حق والے کو کہہ لے مال کا یا دای ہو یا غلامی
 یا اپنے باپ سے ہر مہر ملنے سے اور اقرار ہے۔ لیے کہ۔ لیے ایک بار سال ہر میں نیلے اور غیر دن کے لئے کے لیے
 اور اس کے عیادت کے لیے باذن ہوتی نہ نکلے اور اگر زوج نے اجازت دی تو دونوں گناہ گار ہو گئے۔ اور تمام میں ہر کس
 ہے۔ ایسے نقطہ سے نکاح ہوتا ہے جو ملک فی الحال کے معنی ہوں۔ اور مہر کے بھی ہیں جو ہر اس نکاح میں
 ہوتا ہے دارالاسلام میں۔ علی یہ یا لازم اتی ہے یا ضرر لازم اتی ہے (یہ نہیں ہوتا ہے کہ ولی ہو اور نہ ضرر اور نہ
 مہر ہو) لڑکے نامانے نے مانہ مکافہ عورت سے نکاح کیا اور اپنے ولی کی اجازت نہ لی اور اس سے جو فی حدیث کا نہ سزا
 اور نہ مہر ہے۔ ماننے نے مادی بھی اور شہر کی کو نہ سزا اور نہ مہر ہے۔ تو نہ مہر ہے اور نہ ۴۔ ہے اور نہیں ملو باہر
 بکارت کی قیمت ہوگی۔ (سواران و مسلحان) کہ اور مرد ولی ہوں یا نہ۔ ہاں ہے۔ اگر وہ ولی یا بکارت
 ہو تو عورت اپنے مال قطع کرے اور اور مال اپنے بالوں میں نہیں ملا۔ کچھ ہے۔ اگر وہ اگر نکاح ہوا بدعویٰ سے نہ نکلے تو
 بھی ضرر لازم ہے بکارت میں ہر چیزین باقی باقی ہیں بکارت کی حالت ورنہ نہ نکلے۔ ورنہ نہ نکلے۔ ہاں ہے
 نام نکلے والا اور عورت موجود نہیں ہے نکاح ہوگا۔ یہ طاعت ہو کہ دو عورت میں۔ یا مری فقہ اور کہہ کر لگا تو دوسرے
 عورت کو کہے ورنہ ایک ہی ہو مہر کرے اور یہ مہر باعد از مہر ہوگا۔ چار سے رہا میں اور چار سے مکان دیکھا جائے
 اس سے بھی عورت کو مہر ملے کہتے رہو سکتا ہے فقہ مہر ملے کا اعتبار نہیں ہے اس لیے کہ یہاں ہزار دینار مہر کا ہر گناہ
 دینار مہر ملے ہوتا ہے۔ مہر ملے چھتا مہر اتھا وہ بد یا تو بکارت عورت مجتہد نہیں کہہ سکتی ہے اور مہر وہ عورت مہر
 میں عورت کو دیتے ہیں اگر یہ شرط کی کہ وہ دیکھا تو کہہ دینا ضروری نہیں ہے اور چھتا مہر اتھا وہ بد یا تو بکارت عورت
 عورت کے لیے کیا دے سکتا ہے۔ اور عرف منیف ہوتا ہے ہر سکو نہ نہ بالشروط کے عمل میں ہو سکتا ہے فقہ تو اگر عورت
 کا ہوں بد یا بدی ہو کہو نہیں ہو سکتا ہے۔ اور فقہ ہر عالم دانا اشرف ہو تو ہو سکتا ہے۔ عورت کی ختمی سے ہو سکتا ہے

تو اب اس کا برہنہ ہوئی کہ عیسائی اجازت کے نکاح اپنا تھا قبول نہیں اور خوشی سے نہوں سے قبول ہوگا۔ اپنی بیٹی کا نکاح کر دیا اور زوج کے خاتمہ کر دی عورت دہائیں پہنچ گئی کہ معلوم نہیں تو مرد کو اس کی تلاش لازم نہیں۔ مراہقہ کافی ہے تقاضا کرے کہ نکاح کر دے تو کر سکتا ہے۔ درہنہ نہیں کیسی بہ بیٹی کو دہکا دیکر نکال لایا تو جب تک کہ اس کو حاضر کرے یا اس کو مراہقہ بہت کرے تو دہرہ ہے۔ ایک دفعی سے کہ نکاح صحیح ہے اور دوسرا دفعی ہے کہ نکاح فاسد ہے تو حجت نکاح پر قائم ہوگا۔ حرہ کے لئے نکاح اقرار اسکے نکاح کا اقرار ہے اور اقرار دوسرے افراد نکاح نہیں ہوتا ہے۔ اور مرد کا یہ کہنا کہ اپنی عورت کا نفقہ لینے تو اقرار بالطلاق نہیں ہے۔ اور عورت نے کہہ کہ میرا مرد سے نکاح کی اقرار ہے۔ نکاح بے مہر صحیح ہے (مہر مثل نام نہ ہوتا ہے) اور مہر مثل ہے کم پر نکاح جائز ہے لیکن سوا ما پ اور داد اسکے کوئی اور دل ہندہ کا نکاح مہر مثل سے کم پر کرے تو نکاح نہ ہوگا۔ مرد کا نکاح سے انکار کرنا صحیح نہیں کہ نکاح بعد مہر صحیح نہیں ہو سکتا ہے۔ نکاح کے بعد رضاعت ثابت ہوتی یا رضاعت ثابت ہوتی نکاح فاسد ہوتا ہے۔ فرغ۔

کتاب الطلاق۔ سوا مہر صحیح وہ کہ اقرار کے (سکران) سند والا افراد سب ان میں مقبول ہے۔ کہ وہ منسل ہو شمار کے ہے۔ اور اس کے تعلق کا اقرار اپنے ادیر کس کو گواہ کرنا مقبول ہے۔ نام کے ساتھ لکھا رفتہ میں سوا طلاق کے اور حکم ثابت نہیں ہوتا ہے مثلاً بالطلاق کہ کر دیکر طلاق ہو جائے گی اور بازا نہ کرنا تو وہ ہوگی۔ یا سارہ کرنا تو تفسیر ہوگی اپنی روحو یا گواہ کرنا تو تفریق ہوگی کہ مہر صحیح نام کے کہ ہے نہ حقیقت میں دلہا طلاق کا وارث ہے نہ مستحق نفقہ ہوگا۔ لی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے ہر جب عورت میں طلاق معلن کی اور مہر مجزون ہو گیا۔ اب شرط ماہرہ ہوتی تو طلاق ہوتی۔ درحکم مجزون محبوب ہو اور عورت تفریق کی مالک ہو تو تفریق کیجا سے اور مہر طلاق ہے اور عین کو عورت کو عوسے پر ملت دی گئی اور اس ملت میں اس سے صحبت نکی تو اس کے ولی کے مد بہر تفریق ہوگی اور مہر طلاق ہے اور مجزون کا ہے ہے اور عورت مسلمان اور اسکے والدین ہی کا مزین تو تفریق ہوگی اور مہر طلاق ہے۔ لڑکے کی طلاق واقع حجت ہے عورت مسلمان ہے اور لڑکے کو اسلام کے لیے کہا گیا اس نے انکار کیا طلاق ہو گئی درہنہ نہیں ہوتی ہے اور جب لڑکے محبوب تفریق کی گئی تو مہر طلاق ہے۔ (مبت المال سے اسکے مال سے) اسکے لیے ایک عورت کو بیچا کہ اس کا رخانہ دست ہے جو طلاق کے معلن بالشرط ہے سب طلاق فی الحال نہیں ہوتی ہے اور طلاق جو مضاف ہے وہ فی الحال واقع ہوتی مار شرط کا باطل ہونا کسی شرط پر معلن کرین تو باطل نہ ہوگا اور اضافت سے باطل ہوتا ہے۔ مثلاً کل کا دس آئے تو میرا شرط باطل ہے جب کو میں نے کل سے نوکر کر دیا تو صحیح ہے حالانکہ اجارہ کی تعلیق صحیح نہیں ہے اور اضافت صحیح ہے یہ فہم کرنا نہم نہ کرنا دس کا ہر کمال کمن ہو تو جب طلاق ہے حالت ہوگا اور اگر کہا کہ اگر کمر میں داخل ہو تو طلاق ہو جائے

مومن سے ایسے گناہ صغیرہ کرے یا جو گناہ کرے اور نادم ہو سکے۔

کتاب اللہ والوداعہ کفر و بدعت بڑی شے ہے مسلمان کو کافر نہیں کہہ سکتا ہے۔ حج بہت دھکے دے گا، چار اور ایک اسلام کا
 تو اسلام کا حکم ہو گا۔ سکون غریب نہیں ہو سکتا ہے اور حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کافر اور قتل کیا جا سکتا اور
 معاف نہ کیا جاسکے۔ کاشحک تو دنیا و آخرت کو دل چاہے مگر جو بدعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یا اور انہما کو یا تعین کو یا اور
 کسی یا کسی کو ٹھکرانے اور کسی تو بہ قول نہیں ہے۔ اور جاوید کر کے نہ ہو، اور نہ ان کی ذبح قول ہے مسلمان جو یہ چاہتا
 قتل کرنا ہے مگر دوسرا اسلام سے ہے، مثلاً وہ ایسے کے ساتھ وہ بھی ممانعہ اور اسلام پر اگر
 ہو اور جس کا اسلام ایک مردانہ و عورت یا دوسری گواہی سے نام نہاد اور ہو گا گواہی سے ہر گز قتل
 نہ کیے جائیں۔ مرد ہو کہ رجم کی تہاد کا حکم قتل ہے اور وسط علی ہے اور سوار کے اور اعمال و معاشریکا اور
 جو روایت پر پیش و پیش کی کرے سب مالا مال حیرت منگوا جائے کہ اسکی روایت نہ ہی تھا اور اسکی روایت نہ ہی
 اور اسکا قتل باطل۔ اور مرنا سے یا قتل ہو تو مقابر میں مسلمانوں کے مومن نہ ہو اور کسی (معاویہ) کے مقابلہ میں اور
 شہادت کے لیے مومن ہو نہ کہ ادا اسے اور نہ اسکا قتل ہے مگر بہت بڑا کفر ہے، ہمارے جہاد میں سرور و مولیٰ صلی اللہ
 علیہ وسلم سے کہ فرمایا ہے اسکی وصیت یا بیان ہے اور بہت امور دین کے ضرورہ ہیں اور اس سبب کی کہ اسکا کفر ہے
 کسی اہل قہر کہ کافر نہیں کہہ سکتے ہیں۔ تعین (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما) اگر کفر اور لعنت نہ ہے۔ اور حضرت علی
 رضی اللہ عنہ کو انرضل دعوت ہے اسکی خلافت کا انکار کرے یا اسکا جیسے حضرت علی صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل سے
 کہے کافر ہے اور چاہے اسکی حضرت علی سے زیادہ صفت ہو اور وہ حسین ہے جس پر کافر اور واجب ہے اور کیا کافر۔ یہ
 ہر حال ہے۔ اشد حال یا کسی نبی کے ساتھ اسمہ کر کے کافر ہے، مگر اسلام کے کام کرنا ہر مشن ہمارے ہمارے
 مناسک سے قتل کیا جائے مرنے سے اسکا کفر کیا ہو تو یہ ہے اسکا دیکھنا اور دیکھنا اور وہ مسکری تو اس کے کفر
 کر کیا جائے اسلئے کہ گواہ ہوئے ہیں بلکہ اس لیے کہ انکار نہ ہے اگر گواہ کہن کہ پہلے کفر کا کلمہ کہ اسکا کفر ہے
 مرد نہ ناگواہی سے ثابت ہوا ہے۔ ولی اللہ جو سفر و راز بہت جلد لے کر نہ ہو کوئی اسکا اعتقاد کرے اسے اسکی کفر ہو
 ہے (طہران کرامت) ہے حضرت ابراہیم اس قرآن میں اور کفر میں دیکھ گئے اسکا انکار کفر نہیں ہو سکتا ہے
 اور کہ انکار ناز نہیں کرتا ہوں کافر نہیں ہوتا ہے حضرت علی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد کا نام جانا ضرور نہیں ہے عرب
 حضرت کا نام جانا ضرور ہے اپنی روجہ کے مرد و روضہ کا بیان کیا وہ ولی کہ میں نانی ہوں کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں ہے
 کافر ہو گئی اسلئے کہ اس میں فرعون ہوں یا میں امیس ہوں کافر نہیں ہوا اور جو کہ اسکا اعتقاد ایسا ہو جسکا

بات کر گیا تو ثابت ہو جائیگا میں میں روٹی نہ کھاؤں گا اور وہاں صرف ایک ہی روٹی ہے کیا بیگانہ تو حاشیہ ہو گا۔ میں
 انفقیر اور المساکین اور الرجال سے بات نہ کروں گا اور ایک سے بھی کی تو حاشیہ نہ ہو گا اور جو کما ہواں سے بات نہ کروں گا اور ایک
 ایک سے بھی بات کی تو حاشیہ نہ ہو گا۔ میں فلاں کے چاندروں پر سوار نہیں گا میں فلاں کے کپڑے نہ پہنوں گا میں اس کے غلاموں
 سے بات نہ کروں گا انیس ایک ایک کے شراب و تین ہجری کو حاشیہ ہو گا۔ ایک کام پر قسم کھاؤں اور اس میں کھوڑا کام کیا تو حاشیہ
 مثلاً میں یہ کہانا نہ کھاؤں گا اب اس مجلس میں تمام کہانا نہ کھا سکا حاشیہ ہو گا۔ (نسخہ) کم عمر لڑکی میں عورت پر قسم کھاؤں
 کہ میں عورت سے نکاح نہ کروں گا مضمر سے نکاح کیا تو حاشیہ ہو جائیگا۔ اور جو کما کھائیں عورت نہ خریدوں گا اور مضمر خریدی
 اور حاشیہ ہو گا۔ میں صرف عطیہ پر ہے نہ غرض پر مثلاً میں اس کو کھانا کھاؤں گا تو عرض اس سے کہ اگر ام و عظیم ہے تو فطرت
 کے یعنی مضمر نہ کھانا ہے اگر کھلا دیا تو یہ ہو گا۔ عقد پر قسم کھاؤں تو ایجاب و قبول سے عقد تحقیق ہوتا ہے مگر مہر اور وصیت
 اور رازہ اور اسرار اور اباحت اور مدقہ اور قرض اور کفالت میں صرف ایجاب پر یا نہ ہو۔ میں عورت کو نکاح کر دے
 (النساء) ظلم حریہ میں کا العبد اور آدمی کو (الاساس) بات نہ کروں گا یا بی آدمی سے یا کہانا۔ (الاسلام) باطل کما کھاؤں گا
 یا بیون گا (التحراب) اشراہ) تو ایک سے بھی کیا یا کچھ بھی کھا یا پھر تو حاشیہ ہو جائیگا کیونکہ میں نے عہد و پیمان کیا ہے
 جزوی کافی ہوتا ہے اور جو فساد اور صیڑھا کھاتا تو تین پر اس نہ ہو گا کہ جمع ہے۔ اور جو اس سبب میں نہیں کہ نہیں
 کہ کھانا تو بھال جفتہ اس کا قول قبول ہو گا۔ کسی فعل پر یا فعل پر نام ہو جاتا ہے مثلاً اگر میں اس کو سبب میں تہجد کر دے
 تو اس کا مسجد میں ہونا ضرور ہے اور کسی (فعل) ظرف اس اور ظرف مکان پر تمام ہوتا ہے مثلاً حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
 مسجد میں ہونا چاہئے فعل متعدی مضارع ہوتا ہے مستحق ہوتا ہے یعنی زمانہ اس کے لیے مہربان ہو جائے۔ اور وقت
 مومنوں کو صرف ہے نہ ضرر۔

کتاب اللہ و رسولہ و التضریر جس کے سیکر نزل سے یا فعل سے یا کہہ سہا اید اوی تو تضریر ہو گا۔ دلی کو کا کفر کما
 گو سہا کار ہو گا۔ ضابطہ مس گناہ میں حد تضریر نہیں ہے اور سین انہر ہے مسلمان دار الحرب میں کوئی فعل نہ کرے
 مواخذہ نہیں ہے مگر قتل کی رویت ہے کما ہوا ضابطہ (بیع دار و) نہ ہو شک پر تضریر ہے۔ کیونکہ یا فاسق کما اور بار بار وہ
 کیا کہ اس کا فسق ثابت کرے تو یہ گواہی قبول ہوگی کیونکہ کفر جو حبیب تک خلاف شرع یا حق عبادت و تضریر نہیں ہے
 تضریر تو اس سے قتل حد مطلق نہیں ہوتی ہے۔ مثلاً زندہ کر کے پہلی پورہ رو پوش ہے نزدیک ہے یا تضریرین آتا ہے نزدیک
 لوگوں نے ظالموں کے کہاں اس کو گرفتار کروایا ان ظالموں نے اس کو قید کیا اور بار بار اس کو پھینکا اور پھینکا (مغم)
 ہٹا ہے نزدیک تضریر ہو گا۔ اب ایسے جیسے کو گالی دے تو تضریر ہوتا ہے پر حد نہیں ہوتا ہے۔ صاحب دعا ہے تضریر

ہوتا۔ کہ اگر کوئی مایہ سب ہو گیا اور اب کسی اور کے ہاتھ پہنچا یا اگر شے منسلک ہے تو جائز نہیں اگر فسخ ہو جائے تو نہ ہوتا۔
 حج۔ میں انبیا علیہ السلام ہوں تو حق شے باطل ہو گا۔ اگر فسخ ہو تو باطل ہو جاتا۔ معنی کا اعتبار ہے نہ ان کا اظہار کا
 اعتبار ہے۔ جسے شرط اسرار اصل کے حالت اور مردہ والہ ہے۔ میں نے میرے ہاتھ اگر میں یا میرا باپ یا چچا تو میرا ذریعہ
 دن کا ہر ماہ کا خرچہ یا لیا رہے ہے در نہ بیع بالیقین باطل ہے کہ بیع بلیق کی مثل نہیں ہے۔ مقروض کو قرض میں ہر کوئی یا ہر
 ہے۔ بلکہ رجعت نکاح میں ہے اور بلکہ نکاح رجعت میں ہے کہ اگر اسے کو یہ شے بیلو وہ بلا میں نے لے لی بیع ہو گئی۔
 اور یہ ذکر ادرل بیع ہے۔ اور بیع اعطاء اور اشتراک اور رد و حال اور مرد اور اقبال کے بیع ہو جاتی ہیں۔ اور اجارہ
 بلکہ بیع ہوا۔ تمکین کا فسخ ہو جاتی ہے اور منافع پر بیع کی یا منافع عاریت سے اجارہ ہے۔ اور بیع ادرل ہوتا ہے۔
 ہو کر ہے کہ کسی مال ایک پر مال کے سے شل بیع و تہر اور ہر اور تمکین۔ اور بیع بیع سلم اور بیع بیع مسلم مستحق
 و مافی ہے۔ معاہدہ کے لیے کل بیع ہے نہ مال قرض ہے اور بیع المالی کے لیے جو بیع عاریت۔ اور بلکہ عین
 طلاق ہو جاتی ہے نہ کہ بیع کی کو باقی ساقط معاف کیا تو اسکا مقصد یہ ہے کہ قبول شرط نہیں ہے۔ چچا یا ہر
 میں شرط ہو جائے۔ بیع مشتری نے قبضہ سے پہلے بیع مائع کہ یہ کہ وہی تو میرا مال ہو گیا۔ بیع مائع میں ہر مال ہو سکتا ہے
 اور اجارہ لا اجرت عاریت ہے۔ اور بیع بلکہ نکاح و تہر بیع نہیں ہو سکتی ہے۔ اور طلاق سے حق نہیں ہوتی۔
 طلاق اور عنان میں الفا کا اعتبار ہے نہ بیع کا۔ وہ کہل کیا کہ زود کو طلاق (مبصر) اور ادرل سے اسے کسی شرط
 پر وہی طلاق ہو گی۔ اور ہر بشرط عین نظر ہے اور اقبالیہ بشرط بیع ہے انتہا اس کے احکام میں ہر مال
 اور شفع لازم ہو گئے۔ بشرط تراجل کے تو وہ جاری ہو سکتی ہے۔ اس مقول کی اور وہ کہل زمان کے اشتراء
 جاری ہو جائے گی۔ نوع مائع کا بیع گزشتہ قابل ہوا۔ بیع کا وہ ہے مگر دعویٰ اور گواہی میں نصف نہیں ہو سکتا
 مصدق کرانہ اور بیع قبضہ نہ جاری مثلاً چاکر لینا ضمان آتا ہے اور قصور کہنے اور وہ چند کے ضمان میں آتا ہے
 ایک باب کر کے ہے سے ایک باب اول باطل ہے۔ عہد کی ہفت کے لیے فارہ ہر نافرو وہ ہے در نہ باطل ہے شل بیع درہم کی
 درہم سر۔ ایک گھر کی سکونت دوسرے گھر کی سکونت ہر گز یہ دینا لا حاصل ہے۔ سر او چند مسائل کے مشتری بیع قابل
 میں مالک بیع ہر جائز۔ ۱۔ بیع نازل میں مالک ہو گا۔ ۲۔ مالک مال اپنے ولد صغیر کے لیے خریدا یا بچا تو بدون قصد
 کے مالک ہو گا۔ ۳۔ مشتری کے یا کسی کی امانت ہے پھر اسے اسے اسکو بیع ناسد خریدا تو وہ مالک ہو گا۔ اور مال باطل
 باطل ہو گا۔ ۴۔ مشتری کے یا کسی کی امانت ہے پھر اسے اسے اسکو بیع ناسد خریدا تو وہ مالک ہو گا۔ اور مال باطل
 محض اور طلاق کا ہو گا۔ ۵۔ اور سوا اسے اور بیع کے احکام مالک نابت ہو جائیں گے۔ ذہن میں
 محض اور طلاق کا ہو گا۔ ۶۔ اور سوا اسے اور بیع کے احکام مالک نابت ہو جائیں گے۔ ذہن میں

بیع عاریت

انکار کر سکتے ہیں موصیٰ اور بیع و قیود اور سب سے کہ جب یہ موتوف تھی باطل ہو جاتی ہے اور دارف سوا تقسیم
 رعی ہو گا۔ مستحق کی تفریق باکر نہیں ہے موتوف علیہ نے جائز کر دیا تو نافذ ہوگا اور میں رعی منہ کی صرف حق
 ویر مشاقق شفعہ جو میں اسکا جو حق شفعہ سے صلح بالمال کرے مال ہے خیرہ مال پر صلح کرے باطل ہے اور
 بہرہ ملے گا اور ایک دم دوسری سے اپنی بری جوڑ دینے پر صلح بالمال کی باطل ہے اور حق تعالیٰ اور حق کو
 بہرہ میں لینا ہو سکتا ہے۔ اور کفیل النفس سے صلح بالمال جائز نہیں ہے۔ اور بیع حق المرور اور حق تربتھا کہنے پر
 فساد۔ بیع فاسد سے بیع عیہ مطوع ہے و لازم ہو جاتی ہے اور فساد باقربا سے۔ اجارہ نامہ ہے اور مستاجر نے
 کے بقیمہ بطور بیع و اول اور کو شفعہ کر سکتا ہے شفعہ نے مکرہ کے باقربا کرہ شفعہ کر سکتا ہے شفعہ نے راستہ
 ابھار دیا بیع فتن کر سکتا ہے عسرام جو گر حاصل میں کوٹ ویکتا ہو۔ اقالہ کا اقالہ جائز ہے اور صلح میں جائز
 میں کہ وہ حق ہے جو سافلہ پر گیا ہے اور سافلہ عاقر نس ہو تا ہے۔ سوار استصناع کے بیع کے مصلے سے
 بیع باطل نہیں ہوتا ہے (صانع) مدر۔ مقرر کر نے میں اختلاف ہو تو مدت کا انکار کرے اور سکا قول قبول ہے
 اور سفار کا انکار کرے تو کم و الیک کا قول قبول ہے۔ رواج حرام ہے۔ مگر دار الحرب میں مسلم اور حریم اور دوا
 مسلمان جو دین اسلام لائے اور بہان نہیں پائے اور دونو مستحقین اور دونو تبریکہ فنان لائے ہیں اور

سولہ اور غلام امین برائے سکتے ہیں

کتاب الکفالت۔ اصل کرنا ہے و یا کفیل کو ملتہ وینا ہو۔ اصل کو بری کر لیا تو کفیل بری ہو گیا۔ طرح
 شخص نے کہا کہ تم گواہ رہو کہ فنان ہو جو اس بادی کا قرض ہے میں اور سکا کفیل ہوں اور فنان گواہ لایا کہ میں اس کے
 ضامن ہونے سے پہلے اور اگر کیا ہوں تو وہ فنان اصل مقروض بری ہو گیا اور اگر کفیل بری ہوا تو میں محال
 کفیل ہوا اور اگر گیا تو مدت جاتی رہی تو رواج جب ہو گیا کفیل کے وارث سے لائے سکتا ہے۔ ہے اور وارث اس کے
 بے ختم مدت میں لے سکتا ہے کفیل ہے اور اگر دوا تو دوا بری ہو گئے اگر کفیل نے زرکنا ان ای تو فساد پر ہو اگر دوا
 فنان کفیل بری ہوا (عروہ) دوا کا دینے سے فنان نہیں آتا ہے کیونکہ اس کا ہے اور ہر سے جانا دوا
 دوا دوا ہو گیا تو جو رواج اور سکود لیا یا کہ اگر کہنا اکالہ نہ ہو نہیں آتا دینے کہا لیا اور گیا اس کہنے والے پر
 فنان نہیں ہے۔ اپنے خبر پر فنان نہیں ہے مگر قین صورت میں۔ ۱۔ شرط دوا کہ کی کی مثلاً اس شرط پر نکاح کرنا
 کہ عورت آزاد ہے پر دوا ہادی کسی اور کی نکلی تو دوا کی قیمت خبر داسکو دینا۔ ۲۔ عذر دوا دینے کے ضمن میں جو
 عذر دوا داسکا فنان ہو گیا۔ مشرقی نے ہادی خریدی اور اس سے دوا ہوا اب ہادی کسی اور کی نکلی تو دوا

[illegible]

عہد میں نہیں ہوں ہوگا۔ دفع فاسد قبول نہیں ہے۔ اور اگر دفع صحیح ہو گا کہ اگر کسی گواہ موجود ہو تو
جلسہ ثانی پر حلف دیا جائے۔ دین کا اقرار کیا اور بعد اسکے ایذا یا یا۔ اگلا سنی ہے اور اس پر فصل نہ ہوگا۔ اگر کسی
کہ شہر میں میرے گواہ موجود ہیں در نہ اس پر فصل ہو جائے گا حکم کے۔ دفع صحیح ہو گا۔ اس سے ثابت کہ اگر کسی
ایس عارضہ ہو گیا کہ تو دفع صحیح ہو کہ اس کو قبضہ خصوصیت نہیں ہے۔ یہ جہالت اور سبب بیعت اور سبب دکان
کوئی کیسی طرح سے دفع نہیں کر سکتا ہو اگر قاضی کو امید صلح ہو یا مدعی حلف مانگے کہ مشہور ہو تو مدعی
اس کے سے در نہ فوراً فیصلہ کر دے۔ نسبت ابتداء کے باقی رہنا سہل ہے۔ قاضی پر ناستر ہو گیا تو دفع صحیح ہو
اور قاضی ہوئے کے بعد فاسس ہو گیا تو معزول ہو جائے گا جس کا اقرار قبول ہو اس کے گواہ بھی نہیں جائینگے۔
ح جو مدعا علیہ ہو اگر اقرار کرے تو قبول اور اقرار نہ کرے گواہ لائے تو مسوع ہو گئے۔ مگر دراشت اور رفعت و جستا
میں گواہی ہی ملتی ہے نہ اقرار۔ اور نگہ کہ وہ میرا سہائی ہے یا مدعیہ میں اس کا بیٹا یا پوتا ہو تو گواہی
تسل نہیں کہ میرا گواہی میرے مقابلہ میں ہے جو مدعا علیہ میں ہو اور اگر کہہ کہ میں اس کا پاپ ہوں اور یا وہ میرا بیٹا
ہو یا وہ میری زہد ہو اس میں گواہی قبول ہو۔ بنظر قدرت یا نظر اتباع مسلمان کے ضرر یا فاسد کی گواہی قبول
در نہ ہیں۔ قاضی نہ اپنے لیے اور نہ اس کے لیے جس کے لیے میرا گواہی۔ سکتا ہے یا وہ اس کے لیے گواہی دے سکتا ہے
فیصلہ نہیں کر سکتا ہے۔ مگر وصیت میں اپنے لیے اور اس کے لیے کہ جس کی گواہی اس کے لیے جس میں اور اس کی گواہی
ہو سیکے جس میں معول نہیں ہے فیصلہ دے سکتا ہے۔ قاضی کا ابن مثل قاضی ہے کہ کسی امر کا (عہدہ) ذمہ اس پر نہیں ہے
اور قاضی کا وصی ذمہ دار ہے کہ قاضی نے جس کو یتیم پر وصی کیا ہے تو مدعی ضرر نہ کر سکتا ہے نہ قاضی۔ میرے بیویں ہو
اس کا کسی بیویں ہو یا بیعت کا والد ضرر ہو۔ یا اپنے مورث سے کوئی چیز ہو یا بیوی اور مورث مرگے اور نہ بیعت
کہ بیعت اس میں ہے۔ با صغیر و صاحب مال ہے اس کا پاپ مصرف ہو تو قاضی ان امور میں کسی کو مدعی نہ کہتا ہے نہ
مال یتیم اور وقف کے۔ دیون بخل میں تک تید ہر کہ بلا کفیل رہا کیا جائے۔ قاضی سوا کھوڑوں کے مرگے ہو
تہ بہن کرے گا۔ قاضی کے روبرو حضرت ام شریک الدلہ اور ایک اور بیوی گواہ آل حاکم نے کہا کہ ایک گواہ لایا
حضرت ام بشر نے وہاں کہ تجھ کو یہ اختیار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے وہاں ہوا کہ ایک گواہ لایا اور اس کا
اکھڑائی ایک گواہ کہ ہوا کہ تو دوسری عورت گواہ اور لا سکتی ہے۔ حاکم چپ ہوا۔ شاہ رور کی
تو قبول ہو۔ قاضی شہر کے ہوتے ہوئے امیر سر (امیر مصر یا مصر) لے کر کہتا ہے حکم (یا اس میں یہیں رہا پتر
رہے) مثل قاضی ہاں۔ ولی صغیر کھڑے فی حق سبب بلیب اور بلیب بلوغ اور بعد بلیب بلوغ مدعی یا مدعا

مثلاً حوالہ دیکھئے اور وارث نہیں ہوگا اور مثلاً آتا ہے یہاں دہرہ نہیں ملایا یا اگر کوئی مانا گیا اور نفی ہوا تو اس سے
فیصلہ محمول علی الصحت ہوگا اور بالمشکوک میں جو حق ہوتا ہے۔ مادی سے علم پر عمل میں کہ کتنا صحیح ہے۔ ہم کلام پر عمل
نہیں ہونا ہے اور مفہوم روایت حجت ہو۔ کوئی حق العبد حذف اور قصاص اور ہمارا باہمی ایام سادہ نمونہ کا حق
بالصحت اور بالصلہ ہے مادی رنگا۔ ایک شخص عادل کا دل گہوارہ مومنین میں قبول ہے جو خیریت تلف نہ ہوگی ہر جرم میں
ح جو حقیقہ ہو۔ اور تعدیل میں اور قول مترجم اور مسلم نہ ہوگا کہ اگرچہ مال ہو اور ناقص و ادا اور دیوانہ میں
ایک مدت جس کے اندر مثلاً ہونا اور رزق کے لئے یا اس قاضی کے رسول کا بیخام۔ اور حجت میں طبع کا ہمارا اور رزق
ہلال رمضان بہرہ راہر وغیرہ اور شاہد موت کا خیر دینا قاضی کا امن ہوگا اور اس کی گواہی دے گا ان کے
۱۰ ریزہ دشمن عورت کا قسم دینا ہے دوسرے گواہ کے قبول نہ ہوگا۔ جتنا کہ کہ بیان ہو سہ آدمی یا زاد میں اگر
شاہد میں یا قصاص میں یا حد درمیں یا دست میں اگر کوئی کہہ دے کہ یہ گواہ غلام ہو تو اس کا کتنا خون کا
قاضی نے خطا خطا کی تو (معنی یہ) حکم فیصلہ دیا ہے اور سیر نقد مان پڑے گا۔ اور عدا ہے تو قاضی پر پڑے گا
ابراہام کے بعد دعویٰ مسیح نہیں ہے۔ مثلاً اور سرسرا کہ حق ہمیں ہے اور مثال دیکھئے کہ بری کہا تو بری ہوگا
اور شفیع سے بری کہا تو حق حافظ وارث نے دہی کہ ابراہام کیا اور بہر کہ دعویٰ کیا مسیح ہو وارث نے
کہ اگر سب لوگوں میں سے ایسا ہے یا یہ کہ لے لیا اور کسی کہہ دعویٰ کیا۔ رع ہوگا۔ ایک وارث اور
دارتوں سے صلح کی اور ابراہام دیدیا اب کہ اور مال نکلا جو نسبت صلح ہو جو دنیا اب بہر دعویٰ کر سکتا ہے
معدفا مد کے ضمن میں ابراہام مانع دعویٰ نہیں ہے اس ضمن میں کہ حق نہیں بہر دعویٰ کہ تم نہری میری
میں مسیح ہوگا۔ وارثوں نے ترک تقسیم کر لیا اور ایک شہر دوسرے کو سری کر دیا مہر کہ ہے یہی ہے یہاں کہ نسبت بہر
دین کا دعویٰ کیا ہوگا۔ جس تقسیم میں میں فاحش ہو دالیں ہوگی۔ دعویٰ کے ابراہام کے بعد یہ قرار کرتا ہے
کہ یہ شہر دعویٰ کی ہے تو مسودع ہوگا۔ دعویٰ صایت و کالت کو ابراہام مانع نہیں ہے۔ یہ دعویٰ ہو کہ
میری شہر ہو اور سرسرا تاریخ خبر دنا بیان کرتا ہے دعویٰ مسیح ہے۔ ابراہام کے بعد حق حادث بہر دعویٰ
تو جہر و حد مالص میں اور فتنہ میں اور خاص اللہ تعالیٰ لستی مثلاً دیکھئے رمضان اور طلاق اور عدا
۱۰ ر ایلا اور زلمار میں جہر دعویٰ کے گواہی قبول ہے۔ دفع دعویٰ جو ابراہامی اور بہر اسکی جواب دہی
تہے میں اور گواہی کے بعد مسیح ہوگا۔ اور یہاں کہ قتل اور بہر ہی مسیح ہے۔ حاکم اول کہے رہو اور اوک
بعد جو حاکم ہو اس کے رہا ہو کہے کہ مسرے باس دفع ہو کر کوئی دہر دفع کی کہ کسی نے قبول نہیں ہے کہ مہر گواہ

اگر ایسا ہو سکا ہے۔ اور جو اسلام سے انکار کرے اور کفر کا دعویٰ ہو تو اس سے قریب بین دل خصم نہیں ہو سکتا
 دشمن گواہ نہیں کر سکتے ہیں۔ مگر اس بار شہ پر جو بین علی السبیل مقرر ہو گا وہ گز سکتے ہیں (کیونکہ فیصلہ جو گواہی
 وہاں ہوتا ہے وہی ہوتا ہے جو باہر ہوتا ہے) وہی گواہ عیدہ افزا رہا ہے کہ اسے اور وکیل گواہ عیدہ افزا رکال کے
 اسے گواہوں سے بھی ثابت کر سکتے ہیں۔ واصل یہ ہے کہ اگر غیر مقرر سے خوف ضرر ہے تو مقرر گواہ بھی گزارنا
 ضرور ہے مستحق علم حق کا مقرر ہے تو گواہ ضرور ہیں تا بائع فیصلہ جاری ہو سکے۔ مگر یہ نالاش ہوئی یا اپنے اقرار کی
 تا اسے اسے ہی گزارنا ضرور ہے۔ اور یہی اور ابن ناضی جو دوسری کے اقرار کو اگر بین ضرور ہے گواہوں کی بری
 یہی گواہی جو اثبات اقرار کرے تو گواہ ہی ضرور ہے۔ جیسے ایک کو گواہ دیا پھر دوسرے کو اول گواہ لایا ہو اس
 جائز ہے اور دوسرے کو گواہ مسموع ورنہ نہیں گواہی چاہی ناگنا کہہ رہے۔ اور طلب ہو تو تاخیر حرام ہے۔ اور جو
 عدالت تک جا فیس سے حاضر ہے باغی تاغی ہو گیا تو تاخیر حرام نہیں ہے۔ اور یہ ایسا ہے کہ اسکی گواہی بہت طلب
 تندر (اگر تھی ہے) مثلاً مقتدا وقت ہے) یا حاکم ظالم ہے تو گواہی دینا ضرور ہے اور گواہ جانتا ہے کہ قاضی کا درجہ
 اور رتبہ اور پتہ اور پتہ قاضی میرا گواہی قبول نہ کر لگا تو تاخیر حرام نہیں ہے۔ سوا محدود وقف کے اور سوا اوقاف کے
 تو گواہی میں عیدہ وقف ہو۔ ہر ناسخ کی تو قبول ہے۔ شہادۃ فرج اصل کے لیے منظور۔ واد اسے پوچھے کے لیے اسے
 پاپہ (پیشے اور پیشے سے) گواہی دے تو مسموع ہے۔ شہادۃ فرج اپنے اصل کے ضرور قبول ہے۔ اور اپنے مایہ
 مایہ کے گواہی دے یا اپنے مایہ مایہ کی مایہ مایہ کے لیے گواہی دے اور اسکی مایہ مایہ میں موجود ہے
 موصو ام ہے۔ بیچ اور سارہ اور صلح اور اقرار بین اگر گواہ کے قول میں نہ رضامندی کے۔ اور گواہ نمونہ تو مدعی کا
 قول قبول ہے۔ صحت اور ضمانت میں شرع کی تو مدعی صحت کا قول قبول ہے۔ ورنہ بائع و مشتری میں ضمان
 یا بیع یا ورنہ یا عین یا وصفہ میں یا جنس میں یا جنس میں تراخ ہے اور کسی کے پاس گواہ نہیں ہے تو
 ورنہ مخالف کریں۔ سلطان مقرر کر سکتا ہے کہ اپنی مدد کے اور اپنی حد میں اور نفاق قسم کے مقتدا سماعت
 ہیں۔ حاکم سلطان دعویٰ کی سماعت خود کرتا رہے۔ سوا وقف اور ارث کے پندرہ برس کے بعد کی
 مقدمہ مسموع ہو۔ (میر موصوفہ انکاف مقول ہے۔ مثلاً پندرہ برس کے بعد یا اور اسکی چور و نہ کسی
 اسے نکاح کر لیا تو اب دعویٰ شوہر اول اصل قاعدہ پر ساقط ہو جائے گا۔ تو نہایت ظلم ہوگا) قاضی گواہوں کے
 مکان و زمانہ دیکھ کر کہتا ہے۔ اسکی رائے ہو تو گواہ کو قسم دے سکتا ہے۔ کیونکہ گواہ کا تکریم و خوف ہو گیا تو
 قسم کی بیجا ہے۔ صبح کی جائداد باپ یا دوسری بیوی سے تو حاکم بیع توڑ سکتا ہے۔ اور مدیون کو کب تک قید

[illegible]

یا سفید پرچم کا حکم لگانا۔ یا یہ کہ کینا کہ عورت نے جو قصاص معاف کیا ہو وہ باطل ہے یا مطلق ثلاث کا صرف نکاح ثانی سے
 حلال ہو جائے یا بیع ایک درہم کی مدد پر ہونا یا تلف مال پر اہل محلہ سے قسامت لینا یا صرف تعزیر پر ہونا
 ہر یا عورت کو منع کر دینا کہ ہے اجازت اپنے شوہر کے اپنے مال میں تصرف کرے تو یہ سب احکام جاری نہ ہونگے۔
 کسی عدالت سے شہادت باطل ہوئی اور اب وہ عدالت باقی رہی پھر اسی مقدمہ میں اس کی گواہی مقبول نہ ہوگی۔
 مگر غلام جو آزاد ہو کر یا کافر مسلمان ہو کر اور اندر یا بیہوش ہو کر اور بکا بالغ ہو کر ہر گواہی دین۔ اور حاکم وہی ہو جس نے
 انکی گواہی قبول کی تو یہ یا کہ دفع اور ہو یا برسوں کے بعد گواہی دین تو قبول ہے۔ گواہوں پر جرح صرف آن دین
 امر کا ہوتا ہے غلام بدلتا اور غزوہ یا شریک مقدمہ ہونے سے نفی ہوتی ہے لیکن دعویٰ اور زنا کی ضرورت نہیں ہے
 گواہوں نے ایک جگہ کی گواہی دے علیحدہ پر دی اور سان کیا کہ دے علیحدہ فلان کا بیٹا فلان کا لڑکا تو یہ منسوب نہیں ہوتا
 ہو گیا گواہی دے کہ فلان عورت زوجہ فلان نے اپنے زوج فلان کو اپنے دھلیہ منکر کے مقابلہ میں وکیل کیا ہے
 اور اسکی رکالت پر مقدمہ فیصلہ ہو گیا تو اس گواہی سے زوجیت ضمتا ثابت ہوگی اور یہ حادثہ الفتویٰ ہے۔
 اسے کہہ کہ رمضان جب آئے تو فلان میرا وکیل ہو کر میرے حق کا دعویٰ کرنا۔ اب وہ رمضان کی رو سے میرا
 گواہ یا قاضی نہ ہو کہ میں نے وکیل کے ضمن میں رویت رمضان ثابت ہوگی۔ دعویٰ کیا کہ میرا میرے مال کا فلان نے قبضہ
 ہوا تھا۔ اب قبضہ نے دعویٰ کفالت کا اقرار کیا اور دین کا انکار کیا اور گواہوں سے دین ثابت ہوا تھا۔
 دعویٰ دین قدر اور قبضہ ثابت ہو گیا۔ قاضی اور (والی) سوہر کے مرنے سے اس کے مستحقین اور
 خلفاء مرنے سے ہیں اور خلفہ کے مرنے سے اس کے نائبین و قاضی اور (دلاق) مدبر و قاضی نائبین ہوتے ہیں
 ہیں قاضی کے نائبین ہوتے ہیں۔ اس کے نائبین موقوف نہ ہونگے۔ کیونکہ نائب قاضی تو مصلحت کا لازم ہے۔ اب
 اس زمانہ میں ہرگز شہود موقوف نہ کیا ہے اس لیے گواہوں کو حلف دینا ضروری ہے۔ دعویٰ کہ اور شہادہ کہ شہد دینا
 منسوخ ہے اور رائے برائے اہرام ہے حاکم اپنے فیصلہ سے نہیں پھر سکتا ہے قاضی کہے کہ میں یہ فیصلہ کرتا
 رجوع کی اور نہ گواہوں نے وہ ہکا بکا اور میں نے ایسا حکم باطل کیا بھی نہ ہوگا جب شرکوں کے ساتھ نہ صلہ
 کہ دعویٰ ہی بیچ ہوا ہو گا وہی ہی درست ہو تو فیصلہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اگر قاضی نے اپنے علم پر فیصلہ کیا
 تو رجوع کر سکتا ہے۔ اور قاضی کو اپنے فیصلہ میں غلطی معلوم ہوئی تو فیصلہ توڑ سکتا ہے۔ نہ فیصلہ کے خلاف
 مسئلہ حق فیصلہ میں غلطی ہو تو توڑ سکتا ہے۔ قاضی کا فرمان حکم ہے مثلاً قاضی نے کہا کہ زمین مور۔ درہم کی درہم
 یا ادھار دین اور سکو بہرہ خواہ یا دھار سلیک کو فیصلہ کرے۔ قاضی کا حکم ہی غلط ہے کسی قیام رکھ کر کہ جس اور سکو دلا۔ یہ ہو

کہہ مہر ہو تو مال تقیم اور مال وقف سے جس پر وہ متولی ہے عشر لے سکتا ہے۔ حج میں بدلہ کہنے پر جو مثل اور کجائی ہوئی اس پر
 لے سکتا ہو مگر منیر و تقیم کے نکاح پر کہچہ نہ لیکھا گواہ گزرنے پر علف نہیں ہے۔ مگر چار مقدمہ میں جو علف اعلیٰ رہے۔ رجب
 بجل اوہ ۱۴۲۶ میں مذکور ہیں۔ شے مدعا منقول اور مدعا علیہ میں حامل نہونا یا ہے۔ مدعی پر دعویٰ کا سبب بیان
 کرنا ضروری نہیں ہے۔ مگر علف اور ۲ صورتوں میں منکر پر علف نہیں ہے جو منہ سے ترح کنیز میں بیان کیا ہے۔ دو تھوہوں
 نے اپنے اپنے استحقاق کا دعویٰ ذی الیا پر کیا اور سنے ایک کے لیے اقرار اور دوسرے کے لیے انکار کیا تو اس انکار
 پر اسکو علف نہ لے سکتا لیکن غصب یا ابداع یا اعارہ کا دعویٰ ہے اور ایک کے لیے اقرار اور دوسرے کے لیے انکار کیا تو بہر
 اپنے اس انکار پر علف کر لیا جب اقرار کرے تو وہ حق لازم ہو جاتا ہے اور اقرار کرے ہذا انکار کرے تو علف و باج کا
 ہوا میر (سہ) کہ اس کے حکم سے قاضی مقرر ہوتے ہیں فیصلہ کر سکتا ہے اور قاضی پر حکم بھیج سکتا ہے اور اس قاضی
 پر حکم نہیں بھیج سکتا جو جو خلیفہ کے حکم سے مقرر ہے۔ مصر میں سلطان کا قاضی موجود ہے پھر یا تھاکسیکو قاضی مقرر
 نہیں کر لیا۔ جب تک کہ اپنے حدود میں نہ پہنچے قاضی حکم نہ کر لیا۔ وجہ کہ اگر کوئی اسکو مدعیہ دیوے لے سکتا ہے
 اور کسی کو اپنا نائب نہیں کر سکتا ہے مگر سلطان نے قاضی بنایا اور اسی اپنے حدود پر روانہ ہوا اور وہ اسی میں
 رہنا شرط اور اپنا نائب دیاں بھیج سکتا ہے۔ حادثہ مدعی کہ کہ میں نے سلطان زمین پر اٹھا جس میں چاروں لگا۔
 (غرض) کہ جب مالک ایک تومین زمین کا کارہ اسکو بدین گا اور یہ مدعا علیہ نہایت جبر سے زمین کا نہ کر لیا بلکہ اس
 مدعا علیہ نے اب دیکھا کہ یہ زمین وقف ہے اور یہ مستاجر ہے اسنے اس میں چاروں لگا سے ہیں اور مدعی دیکھا اس میں
 کہ مدعی نے اس میں چاروں لگا سے ہیں اور ایک گواہ اتنا زیادہ کہتا ہے کہ یہ (دافع الید) قاضی ہے۔ تاہی
 مدعی کے لیے فیصلہ ملک زمین پر و یا اور مدعا علیہ سے گواہ طلب نہ کیے جہ سے اس حکم کی بات حال کے گواہ میں
 کہا کہ یہ قاضی کیچہ مع نہیں ہے اس لیے کہ مدعی نے اپنا حارج ہونا فوالد ہونا بیان نہیں کیا ہے اور دعویٰ اور شہادت
 میں مطابق نہیں ہے چاہیے کہ قاضی نے رستہ دعویٰ سے اگر مدعا علیہ کا قاضی ہونا بیان کرے اور مدعا علیہ نے
 اسکی تصدیق کی میں قاضی ہوں یا اس گواہ لایا ہر چاروں لگا سے یہ گواہ لانا کہ انہوں نے اس کے دعویٰ کے موافق گواہی
 دی ہے تو اب قاضی ناظر وقف سے گواہ طلب کرے ناظر اگر اس کے موافق گواہ لایا تو خارج کے لیے نہ ہو گا۔ کیونکہ
 اگر بار لگا سے جائے ہیں۔ اور (شاج) کہچہ شاکر نہیں ہو سکتا ہے اور اگر مدعی نے اپنا قاضی ہونا بیان کیا ہے
 اور ناظر مدعا علیہ ہے اس کے خلاف یہ گواہ لایا ہے کہ مدعی مستاجر نہ ہے لگا سے زمین تو ناظر کے گواہ منقول ہو گئے
 کیونکہ وہ خارج ہے اور ناظر کے گواہ اس لیے قبول ہیں کہ مدعی (مستاجر) و رستہ لگا تاہی نہ کرتے ہیں اور وہ گواہ لایا

اور کسافرہ رسد اور عورت کا یہ وہ دیکھ کر تعریف ضرور ہے اور ایک گواہ کا اعتبار نہیں ہے مگر حکم ایک گواہ یہاں ہوا اور دوسرا
دوسری جگہ ہوا اسکا اقرار لکھ کر وہاں کے حاکم کے پاس پہنچا جائے گا کہ ہم یہ جانتے ہیں کہ رقم تمسک کچھ اصل ہے اور کچھ نہ ہے اگر گواہ
تمسک مقرر ہوا اور اس پر گواہی گزرتی ہے تو ہم لاچار معطل دینی ہیں کہ ہم جانتے ہیں کہ اسنے لایا یا اقرار کیا ہے۔ محوس کا اطلاق
شائبہ ہوا یا قرض دیو سے یا معنی راضی ہو جا تو رہا ہو سکتا ہے ورنہ نہیں (مغفل) حسین خوب فطہت اور ہوشیاری
سوا دسکی کو ابھی بدل ہیں ہے اور اسکا اقرار قبول ہے و دیگر گواہی دیتے ہیں کہ یہ عورت فلان کی ہے اور وہ مر گیا ہے اور
دوا گیا ہے گواہی دیتے ہیں کہ اسنے اسکو طلاق دی تھی تو ادنیٰ گواہی قبول ہے۔ بیع کے گواہ کہتے ہیں کہ چھٹوں معلوم
نہیں ہے گواہی نام قبول۔ اور نکاح کے گواہ کہتے ہیں کہ ہم ہر نہیں جانتے ہیں گواہی قبول ہے۔ نقاب والی عورت یہ گواہ
نہیں جو کہتے ہیں اور نہیں لایا طلاق کی گواہی دیتے ہیں کہ کہتے ہیں کہ ہم معلوم نہیں کہ صحت میں تھا یا مرض میں تو حکم
ماہرین ہوگا اور وارث کہتا ہو کہ اسکو ذبیان نہ تھا تو جب تک گواہ یہ نہ کہیں کہ وہ بیع العمل تھا قبول ہوگا۔ گواہ کہتے ہیں کہ
وہ کمری کا راج تھا بہرہ گیری کو نہیں جانتے ہیں تو ہم اسکو حکم دینگے کہ گواہوں سے بہرہ شائبہ کر دے کہ کمری میں ہو رہا ہے
گواہ کہتے ہیں کہ اس عورت نے اپنا نکاح کیا اب ہم نہیں جانتے ہیں کہ اب بھی بہرہ اسکی عورت ہے یا نہیں۔ گواہ کہتے
ہیں کہ یہ شے معصیٰ دے سننے خبری تھی اب ہو معلوم نہیں کہ یہ شے اب بھی اسکی ملک ہے یا نہیں تو حکم کیا جائیگا کہ
بہرہ عورت اسکی ہو رہا ہے اور وہ شے اسکی ملک ہے یہ دلیل مستحق ہے اور عقد کا ساہر شاہد فی الحال ہے۔ دیکھا کہ
ایک جانور دوسرے کے پیچھے چلتا ہے اور اسکا دودھ دیا ہے تو یہ گواہی دے سکتا ہے کہ یہ جانور اسکی ملک ہے اور
اور تھے یہاں پیدا ہوا ہے۔ شلخ سے عدالت میں جانچ ہے مگر جو ابوا کثرت حلف ہوا نماز کا وقت چاتا رہتا ہوا اور
راہ عام پر دیکھ کر کہلاتا ہو۔ تو عدالت سنا فطہ ہو جاتی ہے اور اسکی قسم کا کچھ ذکر ہوتا ہو۔ غیر ذی الہیر یہ سوا
مذکر کے دعویٰ مسوع میں ہے سوا غنوق قضا میں کہ کسی اور کسی معدہ میں اسنے لئے گواہی نہیں دے سکتا اور شفاء میں
ماہر میں ہے دوا دینے کا کہ دل شے ہمہ و کو اور اسکو معاف کر دیا ہے تو ادنیٰ گواہی قبول ہے حسن (ابن ماجہ)
کہتے ہیں سب کے لئے قبول ہے اور ابو یوسف کہتے ہیں کہ صرف اس ایک کے لئے قبول ہے مختلف نے کہا کہ یہ گواہ
مردار کا تھا گواہی نہ لے سکتا تھا یا حیرانہ موع کے نہیں ہیں اسنے اقرار کیا اور گواہ کہتے ہیں کہ وہ نذر رسد تھا
یا اسکیے کا تو گواہی بدلیل حال قبول ہے گواہ کہتے ہیں کہ اسکو اسنے زخمی کیا اور صاحب فراموش ہو کر مر گیا تو اسکی
اد سیکے قتل کا حکم ہوگا اور گواہ کہتے ہیں کہ دیوار چکی ہوئی اسپر گری اور مر گیا تو یہ بھی حکم ہوگا اور عملہ میں ایک شخص
دہرایا کہ اسکیے کاے من سانب لپٹا ہوا تو یہ حکم اس حال ظاہر ہوگا کہ اسکی سبب پر قاضی کو بیعتا مال

اور کسافرہ رسد اور عورت کا یہ وہ دیکھ کر تعریف ضرور ہے اور ایک گواہ کا اعتبار نہیں ہے مگر حکم ایک گواہ یہاں ہوا اور دوسرا

دارشیراد مکایان ضروری کہما فلان کو ایک شے یا ایک چیز میرے مال کا یہ بنا تو چاہیں دیکھتے ہیں کہ مکمل
 وکل فیہ من جمالت مانع ہے۔ اور ملاق میں جمالت مانع نہیں ہے نوج برہبان کرنا واجب ہوگا اور حدود
 میں جمالت مانع ہے یہ زانی ہے یا زانی ہے۔ عاقلہ کو جو حق کا عالم ہوا کارہ چاہیے۔ مگر دعویٰ عیب بین
 مانع انکار کرے یا مستوی گواہ لائے اور مانع کو واپس پڑے۔ خراج گواہ تلج لایا کہ یہ پچھلے سے یہاں پہنچا ہوا
 اور خود الید بھی یہی دعویٰ کرتا ہے تو خود الید کے گواہ غالب ہیں۔ مسلمان کسی گواہ کو کہتا ہے کسی نبی پر ہے
 کسی عورتی میں مقدم سہن ہے۔ بے سبب گواہی وراثت قبول نہیں ہے۔ متلف فلان قاضی منسب کا فیصلہ دیکھا ہے
 ہمان یا جی کی گواہی ہو تو عینی و علاق یا خیانی کہنا ضروری ہے اور این اور بنت اور پوتہ اور باب اور نانیکہ
 تے بریر تفصل ضرور نہیں ہے۔ جنت یا گواہ ہے یا اقرار ہے یا قسم سے نکول ہے یا قرینہ قاطعہ ہے یا قاضی کو قاضی
 ہونے کے بعد علم ہوا ہے یا پ کا قول یا قسم قبول ہے کہ اس سے دل منہ کو نفقہ پہنچا دیا ہے یہ جنت ہے کہ قاضی کے
 حکم سے یا خود ماپ نے نفقہ مقرر کیا ہے اگرچہ بیکی یا وصول نفقہ کی منکر ہے مرد دعویٰ ہے کہ میں نے عورت کو
 نفقہ دیا اور عورت منکر ہے تو قول عورت کا قبول ہے۔ اور دیون ایفاء کا دعویٰ ہے تو اسکا دل قبول نہیں ہے
 در شخص دعویٰ ہون تو اسکا ذکر صرح میں ہے کہ یا نج سوا بارہ صورتیں ہیں۔ سوا، حدود کے تصدیق ہر امر کی اقرار
 ہے صرح تصدیق اقرار ہوا نہیں ہے۔ قرینہ بر فیصلہ نہیں ہو سکتا ہے۔ فیصلہ جو قاضی نے لکھا ہے ہر جنت و اقرار
 کے لیے جنت ہے۔ اور منسب اور داعی کی گواہی اور نسخ نکاح بعنت اور نس گواہان کے لیے فیصلہ قاضی جنت
 نہیں ہو سکتا ہے واللہ تعالیٰ اعلم وعلیہ السلام وعلیٰ سیدنا محمد وآلہ الامحاجہ وسلم۔

جلد اول تمام ہودی

جلد ثانی

کتاب الوکالت دکن جو حکم کر دیا ہے اگر مفید ہے تو مطلق واجب العمل ہے۔ اور وہ مفید ہے اور من و مضر
 اور موکل نے بہت تاکید کی تو اعتقاد ہوگا ورنہ نہیں ہے۔ بیمار چھا او سننے بے شمار عید باتوں نہ ہوگی کہ یہاں عید
 فلان کے ہاتھ بیچنا اس سے کسی اور کے ہاتھ بیچنا یا وہی بیچ ہوگی کہ فیل مار میں لیکہ یا فرض بیچے ہو ہو
 حکم ہے اور من و مضر بیچنا تو نقد ہی بیچ سکتا ہے۔ اور سوال فرض کے نہ بیچنا تو ہی نقد ہی بیچ سکتا ہے۔ اور سوال

ہوتے ہیں کہ مذکورہ ثابت کر س میں کرتا ہوں کہ یہ وہ گواہوں کے ترجیح کی نہیں ہے۔ پہرچہ سے یہ سوال ہوا کہ اگر
 رجعت لگا کر گواہین بیان کرتے ہیں تو کیا حکم ہے تو بھی خارج گواہوں کی ترجیح کا میں نے حکم دیا ہے اور
 دسی الیک کی تاریخ مقدم ہو تو ادیکے گواہ غالب چہنگے کیونکہ غرس مکر ہو سکتا ہے۔ اور غرس بمنزل ملک ملک کے ہر
 اور ادسکا حکم ہی ہے اور غرس رست عام ہو گیا ہے تو اور زمین مسافروں پر وقف ہے تو غرس ہی وقف ہوگا۔
 اور اگر غرس نے لینے کا ہے تو اسکی ملک ہوگا وہ وقف گو دفن کی زمین ہو۔ مدت میں اختلاف ہو تو تحالف نہیں ہے
 اور مسلم کی مدت میں تحالف ہے دعوی دفع تعارض مسموع ہے نہ دعوی قطع نزاع۔ ح نقص یہ ہے کہ کسی کے
 ملک پر غرض اور اسنے بے دعوی کرے۔ اور نزاع یہ ہے کہ میرے حق میں باقی شریعت ہوتا ہے۔ اور دفع
 نہ صرف کل میں مدعی اور طالب ہوں (ورنوں کا ایک ہی حاصل ہے) گواہوں میں جو اختلاف ہو تو فیصلہ کا مانع ہے اور
 ۳ مقدمہ میں مانع نہیں ہے۔ تاہنی کو جو کوئی کچھ خبر دے قبول کرے۔ اور کسی کے اقرار حد کی خبر دے تو قبول کرے
 مسکت کہہ داریت سدا دسی پر ماموسی لہ پر دعوی دین مسموع ہوتا ہے نہ میت کے دیون پر۔ اور جو کو میت اپنا
 مال دے اور ابھہر۔ بکر مرگیا اور پر دعوی دین ہو سکتا ہے کیونکہ وہ صاحبہ خبر ہے۔ مدعی نے دعوی ملک کیا
 اور مدعا علیہ نہ کیا کہ میرے پاس دو بھت ہے تو دعوی نامسموع اور کچھ ضرورت گواہوں کی نہیں ہے۔ اور
 یا شریک کا دعوی نہ ہے لا بھی ہی جواب کافی ہے۔ اور وارث جو دعوی کرے تو اس جو اپنے دفع نہوگا۔ یا کہہ کہ
 میں شہ مالک سے خرید لیا ہے اور اسنے چکر کہا ہے کہ تمہارے ہا کر لے لے تو یہ دعوی اس جو اپنے دفع نہوگا۔
 وقف یا وارثت کا ذمہ کسی قاضی کا کیا ہوا ہے اور اس بنا پر جو دعوی کرے یا گواہی دے تو قاضی کا لینا ضرور نہیں ہے
 اور دیون کے لیے ضرور ہے۔ کسی فعل کا دعوی بدون نام فاعل کے صحیح نہیں ہے۔ پہلے کچھ خرید لیا اب اسکی ملک
 کا دعوی کرتا ہے یا و بیعت لیا اور اب ملک کا دعوی کرتا ہے نامسموع ہے۔ اور اسکو خوف ہوا کہ غاصب تلف
 کر دیگا اسنے اس سے خرید لیا یا اس سے بیعت لیا تو دعوی ملک مسموع ہو سکتا ہے۔ منکو جو بھول ہے نکاح صحیح نہوگا
 اور جو بھول ہے نوکر مثل واجب ہوگا۔ اور بیع اور بیع اور بیع بھول ہے تو بیع صحیح نہیں ہے۔ زید نے بکر پر حق
 بھول کا دعوی ایکہ جو بی میں کیا اور بکر نے زید پر اپنے حق بھول کا دعوی دوسری جو بی میں کیا اسنے
 ایکہ یا نہ اسنے اسنے اسنے ہاتھ اپنا اپنا حق بھول پیدا۔ اور شہ بھول پر بارہ ہوا تو بیع نہیں ہے اور
 اجرت بھول پر تو کسی بھول ہوگا اور سوا سوا اور غصب کے دعوی اور شہادت بھول مقبول نہیں ہے۔ اور
 نہ است مسموع ہوتا ہے نہ قبول نہیں ہے۔ اور اقرار بھول مقبول ہے۔ اور وصیت میں جہالت مسموع اور مومی یا ادیکے

مجلس بیروت ہوئی۔ اور ٹیکس مجلس ہی موقوف رہتی سوئے اپنی ضرورت کو طلاق لینے کا ایک کردہ پانچ تو اپنی ضرورت
 دیدہ ہے تو اسی مجلس میں ملاوٹ دیکھی تو وہی درجہ میں دیکھ کر مولیٰ (نیر) کا کام کرتا ہے اگر اسے لیے کرے گا وہ
 وکالت باطل ہوگی اور وکیل نے کفیل کو کفیل کا کہ اصل کو سر کر دے تو سر ہی عمل بغیر سے کہہ کر اصل ہی ہوگا کو کفیل
 ہی برسی ہوگا۔ نویںہ کالت ہی باطل ہے اور دائیں سے دیوں کو ایسا دیکھ کر کہ ایسے کو بر کر لے اس سے ہوا ہے
 کو سر کی کیا جمع ہے۔ اور اسی مجلس میں مقید ہوگا۔ اور جو وکیل عامل بقتہ ہے وہ اپنے کو موقوف کر سکتا ہے اور دیوں
 کو وکیل کیا کہ دین اپنے سے لیکر اپنے بقتہ میں کر سکتے ہیں۔ وکیل نہ تو مال لیکر اپنے مال سے کار و کالت کرے گا
 تو متعدی ہوگا۔ مولیٰ کو دینار نہ بچھو ایسے پاس رکھ لے اور اپنے دوسرا چھو لے جائے مولیٰ کو دینار نہ بچھو ایسے پاس رکھ لے
 کا مال اپنے پاس اور نقد کی قیمت اپنے مال سے ادا کی اور وکیل نے حیل رسا نہ میں یا مال لے لیا اور جو کفر ہا مال کو لے لیا
 اور مولیٰ کا مال رکھ کر اپنا مال قیمت میں دیا اور اپنا مال دین میں اور کر کے روک کر اپنے پاس ہی تو ہر سب جائز ہے اور
 مولیٰ کے مال میں سے لے لیا۔ وکیل با بیع نے مشتری کو قرض معاف کر دیا یا بیکر دیا یا بیکر دیا۔ اور مولیٰ تن کر کر دیا
 (خط) کو جمع ہوگا۔ اس لیے کہ قرض میں لکھ ہے۔ اور جو کام مولیٰ کو کر سکتا ہے اس میں وکیل مقرر کر دے گا اس میں وکیل
 با شرا و با نر نہیں ہوگا اور کسی کے لیے خرید سکے۔ مولیٰ نے کہ اگر اس میں بیجا اور سنے اس کے بعد بیجا ہے۔ اس کے سوا ایک کام
 کے لیے مالک کیا کہ وہ اس کا نصف بھی کر سکتا ہے وکیل قرض اور دین اس سے لے سکتا ہے۔ دین سے لے لیا اور اس سے
 قرض کسی کو وکیل کیا تو سوا ملاوٹ اور عناق کے اس وکیل کے۔ صرف جائز ہے۔ تو کفیل یا تو کفیل جمع ہو کر کفیل کیا
 نہ فلاں کو وکیل با شرا کر لے اس سے وکیل کیا اور اس وکیل سے خرید لیا تو ہر وکیل اپنے مال سے اور وہ ایسی مولیٰ
 سے قیمت لے گا اور وکیل فانی اصل مولیٰ سے نہ لے سکتا وکیل عام و ملاوٹ اور عناق اور عناق کے سوا مولیٰ
 مالک ہے۔ حکم کیا کہ فلاں کو یہ شے ہو یا دو امور دے دیے کہ میں نے ہو یا دو امور دے دیے کہ میں نے ہو یا دو امور دے دیے کہ میں نے
 زاپی برات کے لیے اور کا قول قبول ہے۔ مگر خاصہ اور دیوں کا ذل اپنے برات پر قبول میں ہے۔ دیوں نے
 نے رسول کے ماتہ نہ قرض دائیں کو جو یہ یا راہ میں بلاگ ہو گیا تو دیوں کا مال بلاگ ہوا اور اگر دائیں کا سول ہے
 اور اس کا مال بلاگ ہوا دائیں نے کہا کہ فلاں کے ماتہ یہ دو نہ ہر رسالت نہیں ہے۔ مگر یہ اور بلاگ ہو گیا تو نہ ہر رسالت
 ال گیا۔ اور جو کہ فلاں کو دیدہ ہر رسالت ہے۔ مال بلاگ ہو گا تو راہیں کا ہو گا وکیل مجمل میں نہیں ہے رسالت
 و کو ہی اس علامت پر آئے باہر کوئی تیری انگلی اگر پر شے یا ٹکڑے تو اس کو نہ مال دے یا بیع میں سے لے لے لے لے
 مولیٰ ہے اس کو دیدہ سے کا تو ہر مولیٰ کو وکیل کل دین سے دعوے سے دعوے سے قرض ہے لیکر دیکھان بہ دعویٰ کرنا ہو گا

میں پہنچا دوسری جگہ بھی بیچ سکتا ہو سواراوس بازار کے نہ بچا دوسری جگہ بھی یا تو زمین اور گواہی کے ساتھ نہ بچنا اور بیچ کر دہلی
 کے رہنے والے نہیں بیچ سکتا ہو اور یہ حق رہنا تو یہ شخص لیے بھی دیکھتا ہے اس لیے کہ (تسلیم) یعنی بیچ دینا دیکھنے کے
 حرف میں بیچ موکل اور سکا مالک نہیں ہے وکیل جیسا بیچ مالک کا مالک بیچ موکل کا بھی مالک ہے۔ اور بیچ موکل سے
 اکالت عام میں جو جاتی ہو وکیل کی اپنی ہر بات میں تصدیق کی جاتی ہے نہ بیچے بیچ میں وکیل کو ہر بار یہ دیکھ کر کہ علام
 مرید اور یا غور و پیکر زیادہ کرنے کا اختیار ہے اس وکیل نے خریدا اور زیادتی کا دعویٰ ہوا اور موکل نے اس کی تکذیب کی
 (یہ دیکھ کر وکیل زیادتی کا موکل پر دعویٰ ہے) اس لیے موکل اور وکیل دونوں قسم کا بیٹھنے اور زمین تھائی تھائی دونوں پر لازم
 ہوگا۔ اگر باغی زمینیں کے خریدنے پر وکیل ہوا اس کا قول قبول ہوگا جو خریدنے اور مال کے بیچنے پر وکیل ہوا ہے بیٹھ
 موکل ہے اپنی کو دیکھ کر اس سے موکل نہ کر سکے گا اور وکیل نکاح و طلاق کا بھی یہی حکم ہے۔ تو وہ حکم صرف وکیل بشرا زمین اور
 وکیل یا غور و پیکر کے لیے مقرر ہوگا۔ وکیل کیا کہ طلاق سے طلاق کو جو خداداد اور غالب ہو گیا اور مضبوط اور امانت کا ہو چکا
 کسی لیے اور تھے رہوں کے چھپنے کے لیے اور جینا زمین میں شراب ہوا یا بعد ہوا ہو۔ اور دعویٰ کو طلب کر کے مقدمہ لائے کہ
 اور مدعا طلب غالب ہواں صورتوں میں اگر وکیل اپنے کام سے رک جائے اس سے جبراً کام لینا چاہیگا اور اس کے سوار اور
 سب کاموں سے اگر رک جائے اور میر جہ ہوگا یعنی وکیل ہر بار وکیل بیچ اور وکیل طلاق اور وکیل اداء زمین پر اگر موکل
 غائب ہو گیا تو ہر نہ ہوگا۔ اور وکیل طلب زمین پر ہے اس وقت جہ نہ ہوگا اور وکیل کو دال عام ہو موکل کے دین میں قید ہوگا
 اور ضمان ہو گیا ہے تو قید ہوگا۔ اگر وکیل کو اذن دیا ہے یا کام علی العموم اس کو سیر دیا ہے تو اپنی طرف سے اگر کو
 وکیل کر سکتا ہے۔ وکیل نقص زمین اپنی طرف سے ایسے شخص کو وکیل کر سکتا ہے کہ اس کے خیال میں بیچ اگر دیوں
 اس کو زمین دیدے گا تو ہری ہو جائے گا۔ اور وکیل بیچ کر کوہ ایک اس کے بعد ایک کو وکیل کرنا ہے جائز ہو کر وکیل
 آخری ادا کر دیوے۔ وکیل بائع نے اپنے پاس سے زر زمین دید یا تو موکل سے لے سکتا ہو۔ وکیل مدعی ہے کہ میں
 زر قیستہ دید یا اور بیچ تکذیب کرتا ہے تو نہیں لے سکتا ہے گو موکل وکیل کی تصدیق کرے۔ اب کے وکیل نے بیٹے
 کا مال بیٹھائی کے انہی چھپا جائز نہ ہوگا اور اب بیٹے کا تو جائز ہوگا اور اب وکیل و زمین میں ایک کمالی ہے
 کے اتھ بیٹے جائز نہ ہوگا اب بیٹے کا تو جائز ہوگا۔ سواراوس بازار کے دونوں طرف کے سب امور میں اب
 کا وکیل کا ہے باپ کے ہے۔ امور بائع ارج موکل کے خلاف کرے تو وکیل پر بیچ ہوگی
 وکیل بائع نے اس قیست سے رادہ میر فرما کہ موکل نے مقرر کر دی تھی تو وکیل پر بیچ
 ہوگا۔ اکالت عام میں جو جاتی ہو وکیل کی اپنی ہر بات میں تصدیق کی جاتی ہے نہ بیچے بیچ میں وکیل کو ہر بار یہ دیکھ کر کہ علام

اگر چہ جو اگر ان اقرار کرے تو اس سے قتل ہے۔ اقرار بخلاف یہ ہے کہ راقعہ کرنا ہے۔ انشا کہ کسی اور عقیدہ پر ہو۔
 اس لیے کہ اقرار بیوقوف ہے تو مقرب ہلال نہیں ہے چاہے تو نہ کر سکتا ہے۔ جو انشا کہ کر سکتا ہے۔ دیکھ کر آج ہے۔
 متلاوی اور راجع (طلاق) ہو کر بھی ہے۔ اور کنیل بالیج اور بوبوہا ہے۔ چار ہے۔ اور بیچہ اور زانوہی اور
 خیم ہوئی موجود نہیں۔ انہیں انشاء وغیرہ ہوگا۔ مقررہ ہے اقرار دیکر یا نہ وادے کے اگر پہر تو تین کے لگا تو تینہ ہوگا
 مقررہ میں اختلاف ہے۔ اقرار میں اختلاف ہے۔ اقرار میں اختلاف ہے۔ اقرار میں اختلاف ہے۔ اقرار میں اختلاف ہے۔
 یا انہی کا اقرار کیا اور مقررہ ہے کہ اگر وہ بیعت نہیں ہے بلکہ تین بیعت مقررہ ہے۔ یہ ہے کہ تین بیعت مقررہ ہے۔
 اس کی تھین کر ہے تو مقررہ ہے۔ ورنہ نہیں۔ اگر اگر کہ اگر میں نے جو کہ قرین دیا تھا تو وہ لڑا کی لکھا تھا۔ مقررہ ہے۔
 یا کہ نہ ہو۔ اور نہ ہو۔ اقرار کیا تو اس کا دل دیکھا گیا۔ بن نہ ہو دینا واجب ہے۔ جب مقررہ تھا تو اگر اقرار
 باطل ہو گیا۔ مشتری کی کتاب ہے کہ میں نے ایک ہزار کو خریدی تھی۔ اور بائع نے دو ہزار خریدا۔ گواہوں سے ثابت ہے کہ بائع اور
 قاضی نے اس پر فیصلہ کر دیا تو شیعہ دو ہزار ہو گیا۔ کو کہ قاضی نے مشتری کا اقرار جو ٹکا دیا ہے۔ مشتری نے اقرار کیا کہ
 ایک ہزار اور مشتری نے گواہوں سے اپنا حق عدالت میں ثابت کر دیا تو مشتری بائع سے اس اثاثے کے صلے میں لکھا
 گا۔ جو کسی اور عدالت سے ٹکا ہے۔ عدلی نے گواہوں سے کمال ثابت کر دیا۔ اور عدالت سے فیصلہ ہو گیا۔
 کہیں یا تین سے نہ کہ عدالت لگا۔ قاضی اس سے کمال پر فیصلہ دے۔ یہ تو مقررہ ہے کہ اگر سب ہوگی۔ لڑن ایسا یا بارگاہ
 الدین پر عدلی ہے اور وہ دیکھ رہا ہے اور قسم کر گیا اور یلڈن پر فیصلہ دینا سادہ ہوا۔ یلڈن کی کتاب ہے کہ کو کہ بارگاہ
 اگر اگر گواہ یا دیگر گواہ گواہان سے ثابت ہے۔ مقررہ ہے کہ عورت نے بیوہ یا اور قاضی سے گواہ لیکر اقرار کر دیا یا بھائی یا
 شہسب کی نفی کی اور گواہان کہا تو سب ثابت ہوگا۔ کسی فیصلہ میں زمین جس سے اس نے اقرار کیا کہ ہر وقت ہے۔
 یہ اس کا دار ہے۔ ہوا یا اس کو خریدا تو وہ زمین مجھ سے ہے۔ اس کے اقرار کے وقف ہوگی۔ اقرار صرف مقررہ جو حق قاصر ہے۔
 اس کا تارہی پر ہے کہ جس اور پر۔ (موجہ) اجارہ دینے والے نے اقرار کیا کہ میرے مکان کسی اور کا ہے تو اجارہ نسخ ہوگا
 نہ جو جس کی معر ہے۔ اگر زوج کا ضرر ہے۔ بروائن زوج کو قید کر سکتا ہے۔ موجب نے ابن کا اقرار کیا اور دین اوستی
 شہسب کو اس کی کتاب سے اجارہ ضرر ہے۔ پر جو بیچ کر ادار دین کر لگا۔ عورت جو لونہ سب کہتی ہے کہ میں نے بیعت کے
 باپ کی بیٹی یوں اور باپ سے ہی اس کی تصدیق کی تو نکاح منع ہو جائے گا۔ بائع مقررہ ہے کہ بیعت علیہی اور مشتری
 اس کی تصدیق کرتا ہے تو مشتری بیعت واپس کر سکتا ہے۔ کسی امر حال کا اقرار باطل ہے۔ دونو تھے صحیح ہیں مگر
 کہنا کہ میں نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا تھا اس کا ارش مجھ پر ہے۔ جو درم میں تو یہاں اقرار باطل ہے کہ نہ تو یہاں

مرگیا اور میں نے سوکھ کی زندگی میں اس کا قصہ وصول کر کے پوچھا دیا تو گئے گواہی قبول نہیں ہے۔ اور سوکھ کی زندگی میں میں نے ایسے لیے خریدنا تھا اور قیمت سے ہی دیکھنا تھا تو یہی ہے گواہی قبول نہوگا اور دونوں ہو کر کتاب کو کہ میں نے کل عیادت سوکھ کی تکذیب کرتا تو یہی ہے گواہی قبول نہیں ہے۔ سوکھ کی موت کے بعد کتاب ہے کہ فلاں کے ہاتھ میں نے ہزار روپیہ کو عیادت اور ہزار روپیہ لے لیے اور میرے پاس ہے ہاک ہو گئے جانتے رہتے اور جارت کہتے ہیں کہ تو نے نہیں پایا اور میں موجود ہے تو اس کا قول ہے گواہی قبول نہوگا۔ اور جب میں موجود نہ تو اس کا قول قبول ہے۔ وکیل کہتا ہے کہ میں نے سوکھ کی زندگی میں میں نے بیع پر قبضہ کیا اور مرکز کو پوچھا باوجود گواہی تصدیق نہوگا اور جو بیعت ہو چکا ہے میں اس کا قول قبول ہے کیونکہ قرض تو میت پر واجب کرتا ہے اور قرض اپنے مثل سے ادا ہوتا ہے اور کھلی و بیعت اپنی برادرتا ہے اور ضمان اپنے نفس سے منع کرتا ہے۔ وکیل کہتا ہے کہ میں نے قرض لیا اور قرض دینے والا ہی اس کی تصدیق کرتا ہے مگر سوکھ اس کی تکذیب کرتا ہے تو سوکھ کا قول قبول نہوگا۔ سوا بیع یا قرض کے سوکھ کے مرنے سے وکالت باطل ہو جاتی ہے۔ سوکھ (یا بیع) نے خود مشتری سے قیمت لے لی تو بیع ہے۔ وکیل نے فضولی کی مقدمہ جاری کر دی یا بے اذن قیم وکیل کیا تو یہ سب سوکھ پر جاری ہوگا۔ دو شخصوں کو جو کام دیا گیا تو ایک کے کرنے سے جاری نہوگا مثلاً دو وکیل اور دو وصی اور دو مالدار دو قاضی اور دو حکم اور دو وصیت لینے والے۔ وکالت کا علم ایک نہوگا وکیل نہیں ہو سکتا ہے لیکن مشتری تو جانتا ہے کہ میں وکیل (بالشرع) ہوں اور بائع کو خبر نہیں یا مودع نے مودع کو وکیل کیا کہ وہ وصیت خان کو پوچھا وہ سے اس نے پوچھا وہی اور ضمان کو یہ خبر نہیں ہے کہ وہ وکیل ہے تو جائز ہوگا وصیت دینے پر کسی وکیل کیا پر مودع اور وکیل دونوں کو وکالت کا علم نہیں ہے اور مودع نے وصیت دینے سے حوالہ کر دی اور وصیت ہاک ہو گئی تو مالک جس سے چاہے ضمان لے دے مودع سے یا وکیل سے۔

کتب کا اقرار۔ سوا اقرار نسب کے مقررہ مقرر کی تکذیب کرے تو اقرار باطل ہو جاتا ہے مقررہ بالوقف نے رو کیا الا پر تصدیق کی جمع ہے اور طلاق اور نسب میں اقرار ادا ہو گیا اور پر تصدیق کی جمع ہے گواہ منکر پر قائم ہوتے ہیں نہ مقررہ یا بیعت اقرار کے ساتھ گواہی نہیں ہو سکتی ہے۔ اور وکالت اور وصایت اور عین علی الذیت اور مشتری سے جو خرید اور ہر کوئی مستحق ہوا تو ان میں اقرار کے ساتھ گواہی ہو سکتی ہے مقررہ قبول ہو تو اقرار باطل ہے اگر مشتری یا تھا ہو کہ میں عیدت ایس کر سے اب بائع گواہ لایا کہ مشتری نے اقرار کیا تھا کہ کسی ہاتھ بیچ چکا ہے تو اب مشتری حق دینے والا کوئی چیز اقرار نہ کرے کہ اس نے پھر کا وہ مالک نہیں ہے۔ بیعت سے اقرار کیا اور پھر کتاب ہے کہ میں نے فلاں کا قبول نہوگا طلاق کا اقرار کیا اور پھر معلوم ہوا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی تو واقع ہوگی۔ مگر کہ اقرار باطل

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

اور جسے ہوا وہ نہیں ایک دوا دے کے لیے اس کے بعد شری سے زیادہ کا اقرار کیا تو یہ اقرار باطل ہے مثلاً ایک شخص مر گیا اور بیٹا
 اور بیٹی جو زوی باب میں آگیا اور کہہ دیا کہ ہم دونوں نے اس شخص کے لیے یہ اقرار کیا ہے اور یہ حال ہونا منکر ہے
 ہونا اقرار کرنا اگر اس شخص سے مرے ہو تو یہ اقرار باطل ہے یا اس نے میرے ہاتھ پر یہاں سے کہہ دیا کہ اس کی قیمت بچہ
 کو جو صغر سے مرے اور بیچ نہیں ہو سکتا اگر فی الجملہ مقدار محل اور مرد اس عقد کا ہو سکتا ہے اس لیے اقرار صحیح ہے۔
 جنانہ جو کہ ہے یہ بیان بسبب صالح میراث یا وصیت اقرار صحیح ہے اور بیچ اور قرض کا سبب بیان کیا تو باطل ہے کہ
 وہ حال ہے تو شخص انشاء نہیں کر سکتا جو اقرار ہی نہیں کر سکتا ہے۔ دو دائر میں ایک ایک ہے جو جن
 کی تائید کرنا ہوتا ہے اور دوسرا نہیں ہوتا ہوا جو جائز نہیں ہے۔ اور اگر یہ اقرار کیا کہ قرض جب واجب ہوا تھا تو جو حل سے
 ہوا تھا۔ مقدون قاون کا معاف نہیں کر سکتا اور قاون اگر کہے کہ میں نے دعویٰ طلب کیا تو حد ساقط۔ مرنے سے پہلے ہی
 مرض الموت میں کہہ کر کہ میرے دکان دار پر میرا کچھ حق ہیں تو وہ اس کے مرنے کے بعد دوسرے وارث کا دعویٰ اس
 وارث پر مسوخ نہ ہوگا۔ اور جو اس سے پہلے کہہ کر کہ میں نے دکان دار کو کہہ کر کہ میرا کچھ حق ہیں تو وہ موقوف ہو گیا۔ اگر کسی
 شخص کے لیے مرنے سے پہلے اقرار کیا تو اس کے کچھ حق اس شخص پر نہ چلیگا جتنا کہ اس نے مرض میں
 میں کہہ کر کہ فلاں فلاں میرے پاس ہے میرا دس روپیہ حق نہیں ہے تو اس کے بعد اس کا دس روپیہ دعویٰ مسوخ
 نہ ہوگا۔ دعویٰ ثابت کیا اور برا کر دیا دین ہے تو میری نہ ہوگا داری مری کر دینا تو ہر حق۔ یہ بری ہو جائے گا ورنہ
 یا کہ اور ج۔ مرنے سے پہلے کہہ کر کہ اس شخص کا دس روپیہ میرا کچھ نہیں ہے اور مر گیا تو قضا اور اس کا اقرار صحیح ہو گیا جو رشہ
 مرد کو کہہ کر کہ اس پر میرا حق نہیں ہے کہ کسی نے کہہ کر کہ فلاں پر میرا کچھ نہیں ہے تو وہ بری ہو جائیگا۔ اگر دینا تو میرا دس روپیہ حق
 نہیں ہے کہہ کر کہ میرے ہاتھ پر کہہ کر کہ میرے ہاتھ پر کہہ کر کہ میرا حق نہیں ہے تو میرا اقرار صحیح ہے اور بری ہو گیا یا کہ میرا حق نہیں ہے تو میرا اقرار
 صحیح ہے کہ میں نے اس سے سب مال لے لیا تو صحیح ہے۔ اگر صحیح ہے کہ عدوت کا اقرار مری کا بیت صحیح ہے تو اقرار باطل ہے۔
 کی اس میں مال اور دین اور روایت کا دعویٰ کیا اور خفیہ علیہ کہ لیکر صلح کرے اور ظاہر ہے اقرار کیا کہ میرا اس
 مال علیہ کہ نہیں ہے اور میرا اقرار مرض موت میں کیا اور دین کا اقرار اور میرا کچھ دعویٰ نہیں کر سکتے ہیں
 کو یہ کہہ کر کہ ہمارے مورث کا بہت مال ہے میرا مال اور میرا کچھ دعویٰ کے لیے میرا اقرار کیا تو مسوخ نہ ہوگا اور
 اگر دعا علیہ منکر وارثین کے ہو تو یہ دعویٰ اور یہ کہہ کر کہ میرا دس روپیہ حق نہیں ہے تو میرا اقرار صحیح ہے جو پہلے دعویٰ کر چکا تھا تو اس
 متهم ہو گیا۔ وارث کے لیے جو دعا اور وارثین کی اجازت پر موقوف رہے گا گو دین ہو یا ضمان ہو یا ضمان نہیں ہو
 یا اقرار صحیح اقرار جو بصورت نفی ہو۔ (مثلاً فلاں کی ہوتی ہے جو) کہنے کو ابی دعویٰ کہ مجھ کو فلاں نے زنی

[illegible]

دیکھا کہ اور عاریت اور نہ کرار اور رہیں دیکھا کہ اور شمار جارہا اور عاریت دیا جاتا ہے نہ زمین اور عاریت عاریت
 ہوتا ہے نہ اجارہ کسی کے لیے اس کا کام کرے لہذا نہیں ہے جو میں امانت ہو جاوے گا، معی ہوا اس کا قول اول ہے۔
 امین جو اینا مال مال امانت سے ملاوے تو وہاں دیکھا کہ جو محسوس قیود کے لیے مانگ کر اس سے ملا دیتا ہے وہاں دیکھا
 (مسما) دلال ہی ملا دیکھا تو نہان دیکھا۔ امین صان حب دیتا ہے کہ اس کے ہاتھ سے امانت پر کرار اور امانت تو نہ لگتی
 درہ صان ہوا کہ امانت نہیں ہے موقوف طلب کے ہوا امانت رکھ میں سکتا ہے۔ موقوف نے احرلیا تو دو وقت پر وہاں دیکھا
 مالک حسب نیاز مال عاریت دایں لے لیا اور زمین سے کہیں کا نہ لے سکیگا گو دست مقرر نہوا تو احرش لے لگا۔
 عاریت ہو گیا ہے کا خرج مستیر ہے۔ امین یا دفع تمہیں یا انکار نہان کے لیے قسم کھاتا ہے۔ دعب مالک گھر ہو گیا ہے یا جو
 او سکے عیال میں ہے اس کو دیدے موقوف نے دو وقت بیکر جس مالک دما ہواں دیکھا۔ ہوں بہت سے ایک دایں
 کہ وہیں دیدیا تو بھیج نہوگا۔ کہ جانے تک، کہ یہ صرف مانے کے لیے ہوگا دایں نے کے لیے۔ بصاحت والا اور کہنا
 نہ لگا عاریت مثل اجارہ ایک کے مرے سے مسج ہوا جی ہے۔ دایں دینے میں اور ہاک مے میں موقوف کا قول قبول
 موقوف کما ہے کہ اسے حکم دیا تھا کہ ملاں کو دید میں ہندو، یا مالک کا قول قبول ہے۔ دوتھیں معی و دیت میں اور
 موقوف کتا ہے کہ میں نہیں جانتا ہوں کہ کس شخص کو دید دیا ہوا اور گاہ نہیں میں تو دو نصف نصف لینگے اور ہر
 کا صان او کو دیکھا مفروض مر گیا اور اس کے پاس و دیت ہی ہے تو اس کا سبب کہ دینا و دیت اس کے لیے لینگے
 کتاب لکھو والملا دوں سفہ مثل منہر ہے ہوا اس کا نکاح، اس کی طلاق اور اس پر جو نہ کر وہ وجہ و عہدات جاری
 میں اور باب ہوا کی دلیات اس پر سے رائل اور عقوبات کا اقرار مل اور نفقہ دینا اور وصیت اس کی قبول ہو کر اس پر
 میں مثل بائع ہے۔ اور امام صاحب کا اقرار قبول کرتے ہیں، صاحب میں صلی الخی احوال میں گرفتار نہا ہے کہ کی مال جو
 دیکھا تو نہان دیکھا اور مل کر سے تو اس کے عائد یہ دیت ہے قرض لیکر یا دعب لیکر یا عاریت لیکر یا خرید کر حرج کر ڈالا تو
 نہان نہ لگا۔ احاطہ کا اذن تجارت کا اذن ہو اور تجارت کا اذن اجارہ کا اذن ہے۔ ایسے (علام) میں کو اجارہ دینا وہ کی کسی
 ذکر ہے کہ سے یا ہوا کہ پڑا ہے لاسٹ اور کسی شخص کی کہ کسی ہاتھ دینا اور کہا کہ سر سے لیکے کراہدہ اور نہ لگا کہ اس سے
 خریدنا تو ہر افن تجارت ہو و سوا ہفتا بہت کے اور اذن تجارت میں شخص میں ہو سکتی ہے عورت سفیدہ کو بھی نکاح
 کیا ہے صحیح ہے۔ اور مہر کم ہوگا تو ولی اعتراض کر سیکے اور اسے مزاج سے طلع کیا تو مال لازم نہوگا بطلاق ہو جائیگی اپنی زندگی
 میں یوں نہ پناہ لے سکی ہے کیا تو دایں یہ ہوا بل کہ اس کا سبب ہو اور قاضی بیکر دین یا اگر لگا اذہر المذہب وہ مالک کا ہے۔
 کتاب الہفہ شعہ کے۔ احکام بیع کے میں۔ اور جو کہ سفیع حرا لیتا ہے اس (غرم) دیکر نہان نہوگا سفیع نہ

مکان ایک اور زمین عمارت بنائی اسکی شمولی کیا اور مکان سے لیا اور اس عمارت سے دیکھ کے اوکھاڑنے سے جو قطعہ اس
 شفعہ کا ہو وہ شفعہ مشتری سے لے سکیگا اور نہ بائیں سے مثلاً موجود ہے عمارت بنائی اور کسی قسم مستحقان ثابت کر کے
 مکان ہو ہو سے لیا اب جو اس کا قطعہ ان پر اتوا ہے سے لے سکیگا۔ اور مشتری بائیں خزان غریبے سکیگا۔ مشتری سے
 مکان دیکھ لیا اور عیب بر راضی ہو گیا حق شفعہ میں موثر نہ ہوگا بلکہ شفعہ بائیں پر واپس کر سکتا ہے اب حکم مع سابق
 جو بائیں اور مشتری میں ہوئے تھے مشتری مکان نہیں لے سکتا جو بلکہ وہ بائیں شفعہ کے فتح ہو گئی حق معلوم ہے
 حق ہر قسم کے موثر نہیں ہو سکتا حق معلوم ہی ادا دلا یا جاتا ہے۔ و شفعوں کی انہیں پور دیں اب ایک دعویٰ آیا اس کے
 لیے قضا دانا اسکی انہیں پوری جائیگی (اور دوسرے کا انتظار کریں گے) دو شفعہ ہیں۔ ایک دعویٰ آیا اسکو شفعہ
 دینگے (دوسرے کا انتظار نہ ہوگا) ایک مکان مثلاً زمین کے کرایا لیا اور یہ اسکا شفعہ ہی ہوگا یہ مکان بکا ہوگا اسکی کراہی
 ہو پر شفعہ لے سکتا ہے کہ جو شفعہ بائیں کے تو مشتری شفعہ ہو اور بائیں جارہی باطل ہو گیا۔ بائیں ایک اسکا شفعہ
 ہے ایڈوکیٹر کے لیے خرید تو شفعہ لے سکتا ہے اور یہی دعویٰ کا حکم ہے ہمایہ کا کہ مکان شفعہ سے جتنا ملا ہو اسکا شفعہ
 شفعہ لے گا۔ کہ کہے کہ ایک سکتے ہیں اور انہیں شفعہ ہی ہوگا۔ وکیل بالشرار کے کہ خرید اور ابھی ہوئی ہو چکے
 تو شفعہ اس وکیل پر دعویٰ کرے اور وکیل کہ وید ہا ہے تو دعویٰ شفعہ وکیل پر صحیح نہیں ہے اور شفعہ بائیں خزان
 اور شفعہ بائیں مشتری کے لیے (تسلیم) قبول کر لی صحیح ہو (شفعہ زائل) کہ کہی راہ میں بائیں سنی تو ملک تیار کر کے
 طلب شفعہ کر کے ورنہ وکیل کر کے بھیجے یا نہ لکھ نہ بھیجے ورنہ شفعہ باطل ہو جائے گا۔ ہمایہ اور شفعہ دو تو شفعہ (تسلیم)
 ترک کر سکتے ہیں اگر شفعہ تسلیم کر دے تو ہمایہ لے سکتا ہے۔ شفعہ نے مشتری سے السلام علیکم کہ شفعہ باطل
 ہوگا (کہ تاخیر نہیں ہے) شفعہ کو بائیں کا حکم نہیں۔ بائیں نے اس سے کہا کہ اپنے سب حقوق سے ابراہام کر کے
 او سے کر دیا تو شفعہ ہی باطل ہو گیا۔ شفعہ صرف وہی لے گا جو پکا ہے اور مشتری نے جو زیادہ کیا ہے نہ لے گا اور نہ وکیل
 قیمت دے گا دعویٰ کا قول ہے اور ایشاہ میں ہے کہ قیمت رنگ ہو زیادہ ہوئی ہو ہے اور شفعہ یہ اسے اور یا اس کے کرے۔
 قاضی کا مذہب شفعہ نہیں ہے۔ شفعہ نے اس لیے تاخیر کی کہ اور قاضی اسے تو دعویٰ کرے کہ تاخیر قبول ہے
 قاضی سے دعا ہے کہ طلب کی درخواست کی قاضی نے نہ بلایا تو یہی تاخیر کر سکتا ہے۔ شفعہ کو شفعہ کے ساتھ باطل کر سکتا ہے
 شفعہ اگر اپنے لیے ضرورتاً ہے تو شفعہ ترک کیا۔ مشتری دعویٰ ہے کہ شفعہ نے سب علم مع ہو اطلب شفعہ نہیں کیا تو شفعہ یہ
 سم کہا سکتا ہے کہ مجھ کو علم ہی نہیں تھا۔ شفعہ دعویٰ مشتری نے شفعہ باطل کر کے لیے حیل بنایا ہے مشتری سے
 علف دینگے اگر نکول کرے تو اسکا حکم ہوگا۔ بائیں نے ورنہ نہ کر کے لیے خود اور شفعہ نے اس سے یہ قدر میں نہ تھا

مثلاً انار کے جیکے، مردار بکری، پھینک دی کسی شے، اوسکے کمال، کمال کی اگر دھات کی ہے تو مال ہوگا، رو یا ہتھکڑی،
 دیگا ورنہ صرف کمال دیگا، اشتداد و صم ہے حقیقی، بدھ، ریشیا، نکلی سنا، مود، کایا، رات کا کاپڑ (شکمہ) مال ہوگا
 اور جال اگر سکھانے کے لیے بیٹھا یا ہے اور دھس کوئی حلال رکھتا تو فاکس ہوگا جیہ کہ اکسا او میں غلو اور گلا مشا
 بڑا یا نہا کہ اور کسی کو لیا تو اس سے ہر لے لینگا در نہ لے لینگا، بڑے کے لے گا یا کو دوا اور جال اور کسی اور سے
 وہاں مردار بکری ڈالی اسپر میٹریہ آیا اور گڑھے میں گر گیا تو لڑے ہے دالہ کا ہے، سکی رس من شہد لگا وہ اوسکا اور
 گواو سکے لیے اتنے کے سامان نکلیا نہا۔ ہرن اور شکار کے لیے اپنے ہتھ اور کو بھلا اس طرح یرنا یا کہ لینے ہاتھ سے
 پکڑ سکتا ہے تو اسکا ہے۔ بادشاہ کی سواری بہت تار ہوتا تھا اور اسے واسن اوسکے لیے بیٹھا یا تھا اور وہیں کہ جا پڑا
 اوس کی کاہنے کوئی اور لینگا تو اس سے عین لینگا، راگرے قندشار دامن چھیلا یا تھا اور وہیں کہ جا پڑا اور کسی نے لینا
 تو نہ سینگا، بیع وغیرہ میں شرط ہے کہ وہ شے ملک ہو اس لیے شکاری نے ایک بار حال بیسکنا اور غوطہ خور نے ایک کھٹا
 بچا تو جائز نہیں کہ وہ کچھ ملک نہیں ہر محل سے محل نکل اندر کی محفل صدر رست تو وہ تو حلال ورنہ نہیں کہ اندر کی محفل
 مرگنی یا سرنگنی رو دو حرام۔ محفل کے بیٹھ میں ہوتے فاکس ہوگا، انگوٹھی یا (دنار) استری ہے وہ وہ کیسی ہے
 اسکو حال میں سے محتاج ہے تو تعریف کے بعد خود لے سکتا ہے اور لوگوں سے تو می لے سکتا ہے محفل یا پاک بانی میں
 پل اور بڑی حلال ہے۔ سردار یا کسی بڑے آدمی کے شرف لانے کو لے کر اللہ اللہ اکبر کہہ کر فرج کیا حرام ہے۔ اور وہاں
 کے لیے حلال ہے امیر بر (نثر) کہ ہر کسک حرام ہے، دلمہ ہر شرط ہے، زردہ کا گوسٹ اگر کاٹے ہو مردار ہے حلال
 حلو روچ کھا اوسکے غرض سے مینے گوشت کاٹے تو حلال ہے

کتاب الخطر کا حصہ۔ بہر زمانہ مشہدات سے یہ میر کا نہیں ہے (غش) کو حرام ہے کو با فرض ہونے یا
 بیع میں نہ لے بیان جائز نہیں ہے حال کے لیے فوی ایسا مہر ہے کہ احتیاد محمد کے لیے۔ مال ورت حرام ہے
 وارث کے لیے حلال ہے عالم اور ذی شرف کا ہتھ چونا جائز ہے اور اور کام حق اور بادشاہ عادل اور امیر می و می ہوتا
 مرد کو نے ہماری کی محبت کو اوسکی جو بوجہ ہو کر وہ ہے عورت کو نے ہماری سوہر کی محبت کو نہ نہیں ہے۔ وعدہ دلائی
 حرام ہے۔ وعدہ کیا کہ کل آدھکا نہ آگیا گھٹا نہ ہوگا۔ وعدہ فعلی اور وعدہ مع الوفاق اور معین ہر قسم سے آخر صحت سے لینا
 حرام ہے ہاں اور اوستا و سب کو حرام ہے اور اخذت لے سکتی ہے اور اوسکے بھر کس سبق کے بلانے کو، ستا و بیع سکتا ہے
 حریر ناصیہ یا مرد کو مدوں جون اور کھل کے حرام ہے، بالغ اسنے لے فعل حرام جسنا نہیں کر سکتا ہے ایف وادھر کے
 لیے ہی نہیں کر سکتا ہے، اوسکو شراب لا سکتا ہے اور نہ اوسکو قندی لگا سکتا ہے اور قند، اور شیت تسلط و سہ

قبول ہے کسی کی۔ مگر اگر آدمی تو نقصان دیکھتا ہے کہ دیر از نوادے اور مسجد کی دیوار زاد دیکھا تلف کے ساتھ اجازت اٹھ
 نہیں ہوتی ہے (جس امر کا صدور پہلے نہ ہو اور بعد وہ نہ اندر ہو تو قرض کرتے ہیں کہ میرا امر پہلے سے صادر ہوا تھا تاہم ان
 (غیر لازم نہ آئے یہ الحاق ہے) بعد تلف مالک کہتا ہے کہ میں نے اجازت دی تھی یا میں راہی ہو گیا تو تلف مالک
 بری ہوگا امر پر وہاں نہیں ہے لیکن بادشاہ پر اور رائے کے پر اور پھر انکا آمر سے لگا مال غیر میں ہے اجازت غیر تصرف جائز
 نہیں ہے موقع ایسی ہو کہ قاضی نہیں ہے موقع کے والدین کو تلف وہاں نہ دیکھا ایک رفیق سفر میں مر گیا ہمارا بیٹا اسکا
 مال بیکرا اسکی تحفہ و تکفین کی باقی وارث کو دیا وہ بے ہوش ہو گیا اور اسکا مال بیکرا و سیر خرچ کیا استیسا تاہم ان
 نہیں ہے قصاص نہیں ہوگی باندہ کہ کسی ہے اسنے فرج کر ابا معان نہیں ہے۔ امام فرماتے ہیں بے اجازت فرج کیا ضمان
 نہیں ہے باندہ جو پر بیڑا مال گوشت او میں ڈالا کسی ہے آگ چلا دی اور دیکھا دیا گیا ہون چکی ڈال کر گدا باندہ دیا اسنے کہ ہے کو
 ہانکا یا پھر جوتہ میں گر گیا تھا اوٹھا یا اور اٹھانے میں گر گیا یا گڑا اوٹھانے میں ٹوٹ گیا یا راستہ میں (تو ہے) ادا خانہ
 سد کر دیا اسنے کہ کو گون کو پانی پلایا ضمان نہیں ہے رفیق سفر خرچ میں ہوش ہو گیا اسنے اور اسکا احرام باندہ دیا یا زمین
 میں بچ ڈالا اسنے پانی داناں میں ہے۔ بکری فرج لٹکانی اسنے کمال جیل دی ضمان دیکھا۔ ٹری موی سے چوٹی ہوئی
 کو دودھ چلا دیا نصف ہر کا ضمان فرج کی منافع غصہ کا ضمان نہیں ہے اور مال غنیم اور مال وقف اور معدلا مستعمل میں
 اور معدلا مستعمل میں بحال ملک معذور ہو تو ضمان نہیں ہے۔ ایکس برس کہ ہے کرا رہا اور دوسرے کہ برک و برک کرا رہا
 دیا صحیح ہے۔ صاحب نے کرایہ دیا اور برک کرایہ ایکس کو دیا تو جائز ہے اور ہر ہا حارہ (مغفہ ہے)۔ گوشت تہی ہے (نمٹل)
 اینٹ اور کوئلہ قیمتی ہے صاحب نے کوٹھی توڑ دی مالک نہوگا۔ اور سو ہو رہے توڑ دی تو ربوع منع ہوگا (نق)
 مشک رستہ میں رکھی تھی میرا دوسرے میل گیا اور وہ ہرٹ گئی ضمان دیکھا۔ باپ نے بیٹے کو کچھ حکم دیا اسنے کہ ہے نہ نقصان
 کیا کہ اتوہاں نہیں ہے کسی کے گھر میں ہے اجازت ہے جا سکے لیکن جب اسکا کڑا کسی کے گھر میں حایر اور ہر
 خوف ہے کہ وہ جائے گا تو لے گا تو میرا دوسرے گھر میں گھر جاسے اور رینا کیرہ لے لے۔

کتاب الصمد والد ناجی۔ کبیل اور ربوہ کے لیے ہو تو تمکا کرنا مباح ہے۔ حرد کے لیے حرام مثلاً مہلی تمکا کر
 کرے والا ملک کے سب میں ہیں ۱۔ اسبعا اصل ملک کا مشق مثلاً شے مباح پر قبضہ کر لینا۔ ۲۔ ایک کی ملک سے
 دوسرے کی ملک میں اجانا مثلاً بیج بہرہ وغیرہ۔ ۳۔ خلیفہ اور قائم مقام ہونا (خلافت) مثلاً وارث ہونا اول کی شرط
 یہ ہے کہ اس شے کسی کی ملک نہو مثلاً شکل کڑیاں جمع کیں مالک ہو گیا (مغفلش) حاکم کو جو طابے تعریف مالک
 ہوگا (پیشہ عمل لفظ کا ہے) مالک نے کہا کہ جو کوئی میرا مال لے گیا وہ اسکا مالک ہے تو مالک ہوگا اور مالک اسنے لے لیا

ادسین وراثت جاری ہوگی اس سے زوہہ فرج کی اور روح نہ وہاں دارش جو خان نفس جنایت کرنے والی پر قادر ہے اور
 کے قتل کے بعد قبا بعد دنیا کے قتل خطا اور نسل استہدک بیت اگر باقرار زوہہ فرج ہوتی ہے۔ اور اس کا سنا
 قاتل کے سوار اور کسی جائز نہیں ہے کہ ادسین تکلیف نہیں آسکتی ہے۔ مگر کے قتل پر حلالاؤ نہ نہ دفع کرنے میں ہو سکتا
 کر دیا کرہ پر کرہ کی وجہ ہوگی۔ رستہ میں چھوٹے بنائے ملے پر شخص تعرض ہو سکتا ہے اور چپ ہو چکے تو گھر کا رستہ ہو
 اور رہا شکر گوشت کی چھوٹا ہونگا۔ لاگو ہونے میں اس کی چکاری اور کر رہا چلنے والے کی آنکھ میں جاری اور آنکھ
 یہوٹ گئی اور وہ بولے اپنے یہاں کپڑے کی کندی کی نو ہمسایہ کی دوکان بڑھے گئی تو وہاں مرگیا۔ کو یہ اورہ میں
 اہل عمل کی روحنامندی کا اعتبار نہیں ہے جنگل میں جان آدمیوں کا رستہ نہیں ہے کھوکھو اور آدمیوں کوئی بھی گھر
 تلف ہوئی جان نہیں ہوگا۔ (جہاں) کال جافق نہ تھا آنکھ میں سے گشت نکالا اور آنکھ یہوٹ گئی تو وہ بھی ہو رہا تھا
 میں قصاص مثل جہاں اور فقہ میں وہ فرق ہے کہ قاعدہ اللہ و تداویا بشیات میں نکر ہوا۔ دل غفور قصاص جہاں جہاں کا
 غفور جہاں بہتر ہے نہ قصاص کرنا۔ دل نہ ہو قتل کیا تو قاتل اس کے مرنے سے دینا میں بری ہوگا نہ مقتول کے قتل سے
 شلا دیون وارث کے سرے کرے بری ہو گیا اگر دامن نہ ہو نہ کا جو ظلم و ادا میں پر رہا مخرج سے کہ کما کہ محکوم فرما کر
 اور مرگیا اور سکا وارث گواہ لایا تو وہ اس کا قتل قبول اور نہ یہ گواہ اور مخرج سے کہ کما کہ محکوم فرما کر
 گواہ لایا تو قبول ہوگا۔ مرنے سے پہلے مخرج اور اس کا وارث معاونا کر سکتے ہیں کہ کما کہ محکوم فرما کر
 مستحب سے ثابت نہیں ہوتے ہیں ساقط ہو جاتے ہیں۔ اگر خود میں نہ ہو سکتے ثابت ہو گئے ہیں تو مخرج میں مستحب ہو۔

کتاب الوصایا۔ احکام وصیت اور احکام مال یتیم جو یہاں جاری نہیں ہیں۔

کتاب الصراحت۔ موت کے بعد کوئی مالک نہیں ہوتا ہے۔ اور یہاں اس کے لئے حکم ہے کہ پھر مال ہو یا اور نہ مال اور یہاں
 جانور پسند آدم مالک ہو گیا اور سکا وارث لگا عطا و سلطان یہ وراثت جاری نہیں ہوتی ہے۔ مال اکل لایا نہیں ہے
 اسلئے بعد از موت کے رہنما ہی نہیں ہے چاہیگی۔ انبیاء و مسلم اسلام نہ وارث ہو سکتے ہیں اور نہ ان کا مال ہے
 علی الدین و مسلم حضرت ذہب کے وارث نہیں ہوئے حضرت خدیجہ سے اپنے مال اور گھر کا تھا اور مرد کسی کی وارث نہ ہو
 اور مسلمان اس کے وارث نہ ہو سکتے ہیں۔ اور (خدیج) حل وارث ہوتا ہے اور نہ اس کا کوئی وارث ہے۔ اعیانہ اہل مال
 پر وراثت ہوتے ہیں۔ نور حق شفعہ اور حق خیار شرط اور حد قذف اور نکاح اور عاریت اور وصیت میں وراثت نہیں ہے
 اور بیع اور ضمان کا رک کر کہنا اور خیاری عیب اور وصیت اور قصاص میں وراثت ہوتی ہے۔ دادا باپ کے مانند ہے
 اور گیارہ ورت میں باپ کے مانند نہیں ہے۔ تین فرائض میں اور چھ اور اہل میں تین مرنے کے یہ ہیں۔ دادا بی

ترکس چورڈ یا انی من یا کرٹے من یا وقت نمازین مردہ من یا روزہ کی نیستہ ہوں گیا یا عمارتیں میری۔۔۔
 بان کرلی اعادہ واجب ہے روزہ میں سوئے سے کھایا یا پی لیا یا باغ کیا یا ملل نہوگا اور یا زمین بیوکا جس سے
 کیے باطل ہوگی۔ اور ہولے سے خدہ اولی رسام مردہ نماز یا نین بن ہے قسم میں مانتے اور عابد را۔۔۔ طلاق
 ہولے سے دیدی طلاق ہوگی نیسان کی اصل یہ ہے کہ کوئی یا اولانے والا مرد اس کا کج معاش ہوٹا مارا
 کھایا یا پلا۔۔۔ نے والا ہوا اور باعث سوچ و مشا روزہ وار نے کھایا یا پلا یا رسام اللہ اولہ کبر ہوں گیا یا عمارتیں میری
 یعنی حاکم اور طلاق ہے۔ بیچ کا من یا قرض دینا بدلے اور پھر یا کو یا ختم ہوگا اور عتہ تہا واپس دیا
 چل اور خیر کا ذبح اگر اس کا جاننا ضرور ہے اگر علم نفاذ بہا۔۔۔ تا ذبح ہو۔۔۔ و کہتے ہیں اور طلاق ہو کر کبریا
 اور یہ نہ تو سب طلاق و عدم شعور ہے۔ چل چا قسم ہے بل باطل آخر میں یہ بے اثر ہوگا۔ مطلقاً کافر یا کافر کی
 اور آخرت سے باطل ہے چل صاحب الاموی چل باسی حاد کا مال تلف کر دیا یا نشان ہوگا۔ اور مرد و عورت
 اور سنہ مشہورہ اور اجماع کا خلاف کر کے اسلام دل کی بیچ کا حکم دینا۔ اور نانی چر چل کرنا بہا۔۔۔ حاکم
 شعور تو وہ نہ ہو سکتا ہے مثلاً بچہ نکلا ہے اور کوئی اس کا روزہ کھل گیا افطار کر لیا اور اگر کہ علم مراد
 ہے نکاح کر دیا ہے۔ اگر کوئی کہ علم نہیں ہے مطلق کر لیا کیا ہو یا نہ کیا ہو۔۔۔ صاحب نے آنا
 اپنی ماہیہ میرے شہر میں تھی اور دوا دیکھ کر نہ طے کر لی پھر وہ گواہ لایا کہ میں نے۔۔۔ نہ ماہیہ اس
 ہوا ہوں اور پھر ناقض باطل ہے۔ قطع کا دعوی کیا اور پھر دعوی کیا کہ اس سے پہلے میں طلاق ہو کر
 مسعود اور اگر اوہن سے ثابت کیا تو زنا منع الیس نہیں۔۔۔ نیسا اور طلاق میں تقاضا نہیں ہوتا
 نہیں جانتی ہے کہ دودہ بلانے سے نہاد ہوتا ہے اور دودہ بلا دیا اور یہ نشان نہیں ہوگا۔ نہ کہ اس کا
 نہیں کہ یہ کفر ہے کافر ہو جائے گا۔ اسکو یہ علم نہیں ہے کہ یہ گمراہ ہے دیکھ چکا ہوں تو فیما رہت۔۔۔ صاحب نے
 مرد اور سیراخی نہیں ہوا یہ علم نہیں ہے کہ یہ مال غیر ہے تو نشان ہوگا نہ گناہ۔۔۔ یہ لے اقرار کیا کہ مانتے ہیں کہ یہ
 گمراہ فلان کے واجب ہیں اور پھر کہتا ہے کہ میں سفیہ جو مسلم ہو چکا تو عالموں نے کہا کہ بہر سلام جا۔۔۔ رہے ہو کہ وہ
 نہیں ہے اور نہ معروف جانی ہے تو پھر اقرار اور پھر نہ ہوگا یا نہیں تو بدعوی چل حق ساقط نہیں ہوتا ہے جسے علم
 و کالت سے کی تو جائز ہوگی۔ اور دین پر وکیل کیا اور پھر دائن نے معاف کر دیا وکیل نے جسے علم بہا۔۔۔ اگر دیا
 تو نشان نہ ہوگا نہ ضمان دینا کسی وارث نے قاتل کو معاف کیا اور دوا نہ توچ نہ علم اوہو نکاح میں کیا تو پھر
 قصاص ہوگا و نہ قصاص ہوگا طالب نے ہری کر دیا اور نہ ملنے نے خود بین نے لیا اور نہ سکے پاس ہلاک کیا

میں وہ بھی مقرر ہو سکتا ہو۔ اور کسی نماز و فرض صیغہ کو واجب نہ ہو۔ اور فرض کفایہ میں ح۔ امام نہیں ہو سکتا ہو اور اسلام
 سبکی طرف سے دیکھا ہے۔ اور اسکی روایت قبول ہے اور وہ اجازت روایت لے سکتا ہو اور کیا یہ کہنا کہ یہ وہ
 میرے ہاتھ میں ہے یا میں باذن تجارت کر رہا ہوں بولے۔ اور قرآن شریف کے ہاتھ لگانے سے منع کیا جاوے جس طرح کہ بولے
 کو قرآن شریف دینا جائز ہے کہ انکو تجارت کی تکلیف نہیں ہے ورنہ پڑھنے سے بہت رخصت ہے اور انکی لئے نقصان
 عدت نکاح نہیں کر سکتی ہے بلکہ اور سیرت واجب ہو نہ ہو اور باجارت و ولہ کا علاج کیا جائے اور انکی کے تاک کاں
 جیسے کہ ہائیں۔ عقل ہو اور عدت کو بھٹا ہے تو کیل ہو سکتا ہو اور بیع وغیرہ کے احکام موکل پر پڑتے ہیں اور اسکی
 کی نہایت کا اعتبار ہے۔ اور طلاق بائن مراہق محبت سے طلاق ہو جائے ہے اور بیع پر مسئول ہوا مال ہو گیا اور مالی بائع
 اسکے قطع کا حکم ہے۔ اور اس کے سلام کا جواب دینا واجب ہے۔ اور اسکا سلام اور ارادہ صحیح ہے اور سبب انشاء کچھ ہے کہ
 منے جاتا ہو اور جائز ہے کہ بدون اسکے طلاق نہیں ہوتا ہے تو اسکا بیع حلال ہے اور نذر وہ ہوں کی ہر ایک عورتان
 من ہے یہ وہ جاسکتا ہے۔ اور طلاق نہیں دیکھا ہے۔ اور صرف اقوال میں اور سیرت ہے نہ افعال میں جو کہ قطعاً
 کر گیا فنان دیکھا۔ اور اگر اس میں وہ شہوت ہے نہ وہی کر فہ سے مضامیرہ ثابت ہو سکتی ہے نرس والی لڑکی کی
 محبت سے بھی مضامیرہ ثابت ہوتی ہے۔ قسامت اور عاقلہ میں ہنر شامل نہیں ہوتا ہے اور اسکی گھر میں مردہ ط
 تو اسکی عاقلہ پر دیت ہے۔ اور بادشاہی سلطان اور ہر ماہ میں شامل نہیں ہے۔ بادشاہ نے اجازت دی کہ وہی کو عالم
 چوہا سے تو لازموں یا کرے جائز ہے۔ بادشاہ یا دال حبیب نال ہو سے نال لکھ جدید کی ضرورت ہے۔ مشرتی نے اولی
 چیر میں حبیب اما کہی مانع تنہا ہی تھی تو بھی ظالم قسم نہا لگیا۔ جی اگر کوئی کرے تو اوپر دیکھ سکا۔ اور
 اور اسکو تفریر ہو سکتی ہے اور جس عہد میں نفع و ضرر کا نرد و ول کی اجازت پر موقوف ہے۔ اور ہر سہ سکتا ہے
 اور اسکا قرض دینا اور قرض لینا جو صرف ضرر میں موقوف نہیں ہو سکتے ہیں وہ کسی کا کفیل نہیں ہو سکتا جو مضامیرہ
 باپ کا اور کوئی اسکا اور اسکی طرف سے وکیل ہو تو صحیح ہے۔ اور لڑکی جو مستحاضہ نہیں ہے، اگر نرس سہر کر سکتی ہے
 جس کو رہا دیا اور رضامندی سے کر کے کیا فنان ہو گا۔ جی کو عقد ہے کیا انکی سکا تھو غائب کیا تو عاقلہ ہا کہ
 اسکا لاسہ فیہ رہے جی کا کوئی عضو کاٹ ڈالا تو اس میں حکومت عدل ہے کسی نے یہ کہہ کر جی پر نے اسے کو
 مار لیا تو اس شخص پر فنان نہیں ہے اور یہ کہ کسی کو مار ڈالا تو اسکا عاقلہ دیت دیکھا اور وہ جی دے دے والے سے
 لینے۔ چھو کہ کسی فنان کو قتل کر دے کہنا تو یہی ہی کہہ ہے۔ چھو کہ کسی درخت سے گروہ کر گیا اور مر گیا فنان لگا۔ آ
 کام پر پہنچا اور ہلاک ہو گیا فنان لگا اور کہ کسی درخت پر چھو کہ پل توڑ دے وہ گرا۔ یا کہ کسی کو لڑا تو وہی ہی حکم ہے

عنان نہ لگا۔ اور بدین ہر کل سے نہان لگا۔ بیچ کا وکسل اور وکسل کے مرنے کے بعد بے خبر بیچ کیا اور قیمت لی اور جاتی رہی کبیل
برضان نہوگا۔

اگر اہ کے احکام قصداً منسوخ ہیں۔

احکام الصلوات جب تک پیٹ میں ہے حسین ہے اور لگا کر یا ہوا تو صبح ہے اور نہیں برسی ہے لگا ہے (غلام) اور
۲۴ برس تک (شاب) جوان ہے۔ اور ۱۵ برس تک کہل ہے اور آخر تک شیع ہے اور شرع من بلوغ تک غلام ہے
اور ۲۰ برس تک جوان (شاب) اور وقتی ہے) اور ۵۰ برس پر کہل ہے اور ہر شیع ہے جس پر کسی عبادت کی تکلیف
ہے مثلاً کرۃ اور کسی نوع شرعی کی تکلیف ہے۔ اگر کسی منوعات کا مرتکب ہوا نہ ہوگی اور قصاص ہی نہیں ہے
اور اگر عاقل و بالغ ہے۔ اور عبادات میں سے ایمان مستثنیٰ ہے کہ ہی عاقل پر بسبب حدوث عالم کے اللہ تعالیٰ پر ایمان
لانا واجب ہے نہ ادا واجب غلطہ سلمان ہوا ایمان فرض ادا ہوا اب بالغ ہوا ایمان کی تجدید ضروری نہیں ہے جیسا کہ
وجود سبب پیش کی جاسکتی ہے اور جب ادا ہوا تو فرض ہی ادا ہو گا۔ اور عدم وجوب بسبب عدم حکم کے ہے۔ اور جب
حکم موجود ہو اور واجب نہ ہو گیا صبی کے مال میں صدقہ الفطر اور زکوٰۃ واجب ہے کہ ولی ادا کرے لگا اور نہ لگا اور اسکا
کوئی نقصان ہی کو کھائے اور باقی ادا کرے لیے عید سے اور اسکی زمین پر عشاء اور خراج واجب ہے اور مثل بالغ اور یتیم
زوجہ و نقد عیال و نقد قرابت واجب ہے۔ اور عبادات میں جو مفید کرے عبادت اطل ہو جائیگی۔ مثلاً نماز میں سات رکعت
روزہ میں کپاں لینا اور حج بن عرفات سے پہلے حاکم کر لیا کر دم لازم ہوگا۔ اسنے نماز میں قنوت لگا یا تو نہ لگا اور
نماز اطل ہوگی اور عبادت گاہ اور واجب نہیں ہے گرا دیا ہوگی تو صحیح ہوگی باعث ثواب ہوگی۔ اور استاد کو اسکی تعلیم کا
ثواب ہوگا اور اسکی جملہ حسات کا ثواب لگا۔ اور امانت اسکی صحیح نہیں ہے اور ترائی میں بھی اسکی امانت جائز نہیں
ہے۔ اور یاد دینے جو بہت عمدہ خبری تو سامع پر عمدہ تلاوت فرض ہو گیا اگر عقل ضرور ہے اور کوئی اور ہون اور ایک
لڑکا ہو عمدہ کی جماعت نہیں ہو سکتی ہے۔ اور اگر نماز میں لڑکے کے ساتھ جماعت ہو سکتی ہے اور لڑکا نہ ولی نکاح ہے
نہ گواہی دے سکتا نہ حاکم بن سکتا ہے مگر حکم سلطان حلیہ پڑھ سکتا ہے۔ بادشاہ مگر یا اور اسکی رعیت نے اسکی
ولادت کو اسکی جگہ بادشاہ کو دیا تو ہر شیع کے کار سلطنت ایک شخص کو سپرد ہو کہ وہ اسکی کفالت ہے اور اسکی اسم
وہ ولد بادشاہ ہے اور حقیقت وہ والی بادشاہ ہے کیونکہ لڑکا کسی کو حاکم بنا سکتا ہے اور نہ کسی کا امیر اور قاضی
اور والی ادا کرے بلغ تک فرمان بردار ہوگا۔ اور یہی نہ عملی ہو سکتا ہے نہ عاقل اور جب اسکو اذن ہو کہ سکتا
اور اسکی اس کے ہر اور اس کے ناقص و فہم ہیں۔ اور اسکی اذان صحیح ہے اسی لیے اذان کے (ولایت) مقرر

ہر بار اذعان ہو اسکا کہ تہہ میں مشاخصا بہ موجود ہو اور اس پر کم نہ کرے و دخول پر یا اجابہ کیا اور مثلاً مشاخصا کا وہ فقرہ ہے
 مودعہ: یہ لفظ نماز اور تحکیم بانی کے دیکھنے سے جاتا رہتا ہے اور بوقت انکسار و سوقت سے ہوتا ہے کہ حدیث ہے۔ فی الحال یہ مودعہ
 ہو کہ حکم پہلے سے ثابت تھا اسکو نہیں کہتے ہیں مثلاً اس پر کہ اگر نہ پیکر میں کج ہے تو میری عورت کو طلاق ہے۔ اور
 ظاہر ہو کہ وہ تو کس سے تو ارجحی طلاق ہو جائیگی اور ارجحی یہ بھی حدیث ہوگی۔ وجہ کہ کہ اگر کج ہو تو طلاق ہے اور
 اور اس سے نہ کہ دیکھا کہ کس تہہ میں ہوں نہ گزرتا میں کج ہوگا اور روز اول سے حکم طلاق ہوگا۔ اور مثلاً اس سے کہا
 کہ نشان کے ترسے سے ایک مہر پہلے غیر طلاق ہے۔ تو قسم سے جہنم بہر پہلے و بعد از طلاق ہوگی اور نہ نہیں اگر کج رہا مہر ہوگا
 طلاق اور بعد اس کے (۱) ہر گز اور نہ منہ میں ہر گز کی اور طلاق جیسی تو اسکی بھی عیج اور باقی ہے تو فقرہ ہے۔
 احکام الدہلیہ۔ اور کیا متین ہوتا ہے اور کیا نہیں معاوضات میں متین نہیں ہوتا ہے اور عقد فاسد میں متین نہیں ہوتا ہے
 یا نہیں و در و امت میں متین نہیں ہوتا ہے اگر جہ دخول سے پہلے طلاق دی ہو اسی لیے نصف مہر واپس دیگی
 اور امانات اور ہبہ اور رزقہ اور شرکت اور مضاربہ اور عصب میں متین ہوتا ہے۔ ما نقل الہامیہ ص ۱۰۱ سے و قضا
 و مال بصلہ و بیان الا اسقاط کا یہی معنی ہے کہ کون۔ ماق ساقط ہو جاتا ہے اور کہ نہ متین اور ما فاء الین میں
 آتا ہے۔ و اور فہ سے کہا کہ میں نے ایسا حق جو دیا تو اسکا حق باطل نہیں ہوتا۔ یہ کہ نہ کہ ملک ترک سے مائل میں
 ہوتی ہے اور جی مائل ہو جاتا ہے مرقن سے کہ اگر میں نے اپنا حق جس میں رک گیا اور اس کا حق مائل ہو گیا
 گسی اگر نہ مائل سے مہر ہو اور اس پر اسکا گریز نہیں مہر دیکھ پیہ یا اور مہر و الابی راضی ہو گیا وہ اپنے
 سہ کی قیمت لگا اور اگر صرف بانی پہنچا حق ہے تو یہ قیمت لگا اور بانی پہنچا لگا۔ اور اگر کہ وہ اسے فہر بیا اور
 مسلح اور لے لے لے کہ میں نے اپنا حق مسلح مائل کر دیا اگر صرف بانی پہنچا ہے تو حق باطل ہوگا اور اگر نہ مائل ہو گیا
 مہر تو باطل ہوگا۔ حق نہ ہوا۔ اسقاط ہوتا ہے۔ اور اس پر مہر ساقط نہیں ہوتا ہے۔ خاصہ ساقط ہوتا ہے ہر گز اور
 - اور میت قبل رویت مائل نہیں ہوتا ہے اور بالفعل باطل ہوتا ہے اور میت و وفات کے ساتھ باطل ہوتا ہے
 اور حیار مائل ہوتا ہے۔ مہر میں برابر سے اور مہر مائل ہو جاتا ہے۔ وجہ ایسا حق نہ میت باطل ہو سکتی ہے
 اور مہر ایسے کسبئی ہے اور حق اللہ تعالیٰ کہ ہے ساقط نہیں کر سکتا ہے۔ جو عقد لازم نہیں ہیں وہ موقوف مال اسکا
 نہیں ہیں و کالات اور عاریت اور قرض و عین اور حارہ میں یہ کہے کہ میں اپنا امتاع باطل کیا نہیں ہو سکتا ہے
 مگر قائل کر سکتا ہے۔ اسکا کہتا ہے کہ میں نے اس میں نہیں ملا ہوا مال اسکا کیا تو موقوف ہوگا۔ یعنی جو عقد میں ہے
 وہ لازم ہوتی ہے اور ساقط نہیں ہوتی ہے اسقاط کا یہی معنی ہے۔ ترتیب مہر بعد سقوط مال میں ہوتی ہے چنانکہ پوری

ماہینہ ادا نہ ہو کر کسی مانی، پہلی تو ہی تمہیں ساقط ہے لہذا اس سے ترتیب ساقط نہیں ہوتی ہے یہ یاد آئے ہیں میرا علم
ہر بات پر کیونکہ یہ بیان مانع ہو کر نہ سہ طہر زوال ہوا جس کا حکم ہوا تو میرا حکم نہ ہو سکتی ہے کہ کمال و بافت کے بعد اور
مسی جہان کے بعد اور زین ہو یہ میں سو کہنے کو۔ یاں سے ہیگ کی تو نجاست ہوگی۔ یا یک کو اس کو گھبرا گیا پھر مانی بہر آیا تو
ماہک ہوگا (مستخرج) انہ مانی سے جو فقہر افلا ہو ارجع سے میرا رام ہو جائے گا۔

تاہم شل ہوا رہی۔ روزہ دار کے حق میں ہالی ٹیک گیا تو روزہ با تار۔ سوئے ہوئے سے بہت کی دستکار روزہ قضاء سے کی
مصر سے سوئے ہوئے سے کی تو وہ کارہ دگی سوئے ہوئے مہم کا سر نوٹ دیا تو میرا جہا ہے۔ محرم سے کر دہ لی اوس سے
وہ کہ کر گیا اور میرا جہا ہے۔ سو تاہو اعراض میں گماج ہو گیا۔ تاہم کے پاس تنکار تیر کا کر گیا اور فرج خواہ حرام ہے
سو جہاں کی کہ سبب تو نوڈیا تو فغان دیگا۔ سو تاہنا اور اسیر اسکا بیٹا اور پر سے آپڑا اور کر گیا تو باپ و راشن سے محرم ہو گیا
سوئے کو دیار کے جیسے یہاں لٹا دیا اور اسیر نوڈیا کر گئی اذ فغان نہیں ہے مرد و عورت جہاں میں ہاں کی سو تاہو نوڈیا کر گیا
یہ سو تاہا اور اسکے کو رت اگر کر کر کہے گئے حالت ہوگی عورت سوئی سے شہر فرار سے اسکا وہ وہ سے لیا تو رضاء سے ہوئی
سو تاہا یہاں تاہم پانی گر زائیم با تار (تیم عمل کا منہ ہے تو سوئے سے ہی جاتا رہا) نازین سو گیا با تار کی ناز حالی رہی۔ تار
میں سو گیا اور پھر با تار جمع ہے۔ سوئے میں آیت ہے میرا ہی سماع پر میرا ہے۔ سوئے والا مدار ہوا تو اس سر
سجدہ میں ہے۔ میں اس سے با تار کر دنگا اور اسکے پاس سوئے ہوئے آیا اور کہا کہ اٹھو وہ نہ اٹھا تو حاشا ہوگا۔
طلاق جس وی اور سوئے ہوئے سے ساس کیا تو رحت ہو گئی۔ مرد سو تاہا ہے عورت سے اگر ساس کیا تو رحت ہو گئی
مرد سو تاہا ہے اور کوئی عورت ان ہا سے اس سے محبت کر ائی اور یہ میرا ہو گیا تو میرا ہو گئی۔ نازین سو گیا با تار
فصل و سبب ہو۔ شب و روز سو تاہا سبب نازین کر سے گا۔

فقہہ یا مثل ہی عاقل شہ یا مثل جنون ہے یا مثل بالغ عاقل ہے۔

میں کی بحث اصول ہے۔ معنی کا اعتبار ہو یا لفظ کا نوع ثانی کی کتاب سے بیان کر رہا۔

احکام الاذنہ رمان کے مال موجب سے بلو سے اور خند منہ ہوگا۔ اور داہمی نکلے تو موڈیجاس کا اور سر نوڈیا
منع ہوا اور اسکی منہ (کرک) جیسے سے ماک نہیں ہوتی ہے اور بہت مرد کے جس دخل زیادہ سبب بلوغ میں اور
اوان قہامت کو کوہ اور جہر و دو ورم و دو ورمیل کے سار سبب بدن ستر ہے اور آواز ستر ہے اور عام میں جانا منع ہے اور
نازین کا لون تک ہاتھ نہ ڈالنا ہے آواز سے قرات پڑ ہے اور کوہ و جہر میں شہی ہے اور نگاہاں کو عین پہنچا ہے
اور سبب نہ کہے بلکہ (انہم) اولیٰ ہاتھ سے مالی مارے کہ پاد دلا نا ہوا اور جہاں کو وہ سے پورا وکیل نام ہے پھر پڑ

ہو آفرین علیہ السلام اور عمدہ قیادت از بن ہوتا ہوا بار بار تاجیو۔ نہ سجدہ سجدہ تاورت کے لیے کھڑا اور نہ سجدہ سجدہ کیلئے۔ جہرہ سر کھڑا
 قیادت اور سلام پر قیادت کہ لیے سجدہ تاورت میں فکر شروع ہو نہ سہو میں سجدہ شکر اور سجدہ قیادت شکر باز میں قیادت اور نہ تاورت میں
 قیادت خیر میں شکر امام اور امام معتمدی نسبت امتداد میں امام پر سوار ہو کر اس کے مقتدی کی نماز قیادت میں امام کی نماز میں
 اور اسکے کسب تاجی امام میں کیا اور ظالم امتداد میں مقتدی میں کیا اور خطا میں صحیح ہو جو عید و قربان عید واجبہ وقت مجتہد قیادت
 عید طلوع تیسرے زوال تک۔ (ضحوہ کری) حمد میں خطہ پہلے فرض ہے نہ عید میں عید و قربان میں پہلے کہ کمالے اور ہر
 قیادت نہ وقت میں غسل مردہ اور زندہ۔ مردہ کا پہلے مونہ دھو لٹے ہیں قدر ۱۵۰ پہلے ہاتھ دھو سہا۔ نہ وقت میں
 اور استسناق کر سہرہ میت کے پاؤں پہلے دھوتے ہیں، زندہ کے اگر بائی من کھڑا ہے تو نہ دھو لٹا۔ نہ وقت میں
 غسل میں مسح نہیں ہے اور زندہ کے ہر آگاہ و صدقہ الفطر۔ رکۃ کے نصاب میں نحو شرط ہو سیکہ نصاب میں نہ وقت میں
 کو نہ سیکہ اور صدقہ دیکہ رکۃ کا وقت نہیں ہو اور فطر کا وقت ہر تاخیر سیکہ گناہ گار نہ ہے اور رکۃ بیگی دیکہ میں نہ
 ہندو پار۔ ہندو کے لیے قول شہادہ نہ ابرا کہہ لیے۔ ہندو میں پنج کو قیادت میں نہ ابرا میں اجارہ اور پنج میں نہ وقت میں
 ہندو کرنا سادہ ہے نہ اجارہ میں۔ پنج میں عوص با عقد واجب بقسمہ اور اجارہ میں بیگی دیکہ سید یا شرط بیگی دیکہ
 مصالح میں یا ممکن منافع سے ہوتا ہے۔ اور اجارہ عدر میں اور عیبت حادث سے منع ہوتا ہے۔ اور اجارہ ایک کھڑے
 میں منع ہوتا ہے۔ پنج۔ شمن پاک ہو گیا تو منع صحیح نہ ہوگی اور سوچہ پاک ہو تو اجارہ منع ہو۔ ہندو نہ وقت میں
 کرنا حال۔ نہ وقت میں اور مس کو لحاظ کفایت اور مقرر ہو کر وہ کا نہ وقت اگر نہ یا سادہ نہ ہوگا اور نہ وقت میں سادہ نہ ہوگا
 نقد ہندو کہ مفلس ہو اور ایام ہونہ زوجہ۔ حلاق و غن۔ طلاق و قبض الباعث ہے اور علی ہوئی ہے نہ وقت میں
 منع فاسد اور منع صحیح۔ منع فاسد میں ششری قیمت ہما نہ کر۔ منع پاک ہوگی تو ششری قیمت دنگا۔ منع میں اور
 منع صحیح میں شفعہ ہے نہ فاسد میں امامت مطلق اور قضا۔ امام قیادت میں یا چاہیے نہ قاضی۔ ایک وقت میں علی امام میں
 ہو سیکہ تین اور قاضی ایک شہر میں کئی ہو سکتے ہیں۔ امام فاسق ہو کر موقوف نہیں ہو سکتا اور قاضی ہو سکتا ہے قضا
 اور احساب۔ قاضی ہر قسم کا دعویٰ مستجاب۔ اور قیادت میں سنے کا جو باسب اور قیادت میں متعلق ہے یا شش (مطلوبی
 مدعی) اور نہ گواہ سننا ہے اور مدعی قیادت میں شہادت اور روایت۔ شہادت میں عذر دیکہ نہ روایت میں اور روایت
 میں مرد ہونا شرط نہیں ہے۔ اور حدود و فاسد کی شہادت میں مرد ہونا گواہ کا شرط ہے۔ اور مدعی جو ہونا شرط نہیں ہے
 اور گواہ ہونا شرط ہے۔ اصل اور فرع کی گواہی قبول نہیں ہے اور روایت صحیح عالم روایت میں حکم صحیح اور عدالت کر سکتا
 اور قضا باجماع میں کر سکتا ہے۔ عالم صحیح میں کر سکتا ہے قاضی شہادت میں شہادت علی شہادت اصل کی تعدد پر ہوتی ہے

بہ امت راوی روایت سے پہر جاسے تو اس میں خلل نہ ہوگا۔ اور حکم کہ نہ سنا ہوتا تھا اس سے پہر جاسے تو حکم نہ توڑے گا۔ مگر وہ
 جسکی تجارت نہ کے قول نہیں ہے اور روایت قبول ہے جسے الزام و جس المانع مع موجود میں ہے اور مشتری پر
 لازم ہے کہ اگر گنہگار ہو تو اسے اور اس میں موجود ہو اور اس کے لانے میں حرج گنا ہے تو اسے وصول ہو اور اس میں حرج نہ لانا
 مگر اس پر واجب ہوگا۔ اور اگر اس نے اس کو مرہون عاریت دی تو اس کا حق حسن باطل ہیں گناہیں اس پر لیا گیا ہو مگر اس کا گناہ
 اور اس نے مشتری کو عاریت یا وہ ایب و ماہ اور اس کا حق باطل ہو گیا مشتری سے واپس لیا گیا مشتری کو اس سے وصول کیا
 کہوٹا نکلا تو مشتری کو اس سے وصول کیا اور مع واپس لینے سکتا ہو اور رہیں واپس لینے سکتا ہے مشتری سے نہ مشتری و مشتری
 اور مع واپس لینے سکتا ہے کیا اس مال نے نہیں کہوٹا ہو گیا تو مشتری کا تصرف باطل ہوگا۔ اور اگر اس نے اس میں تصرف
 مگر اس باطل کر سکتا ہے۔ وکیل بالبیع اور وکیل اہل الذین اول نہیں مگر اس کر سکتا ہے اور حکم کر سکتا ہے اور رضائے
 اور جو الیہ قبول کر سکتا ہے اور رہیں لینے سکتا ہے نہ تالی۔ اور وہ وکیل لینے سکتے ہیں۔ اور ثانی دیون کا حاصل ہو سکتا ہے
 اور اول مشتری کا حاصل نہیں لینے سکتا ہو۔ ثانی کی گواہی قبول ہے۔ اول کی بیع بخیار عیب صحیح ہو تو من کے لیے مشتری
 کیل کو کوٹھے گناہی کو۔ وکیل مشتری کو زبردستی وکیل کے دینے کے لیے منع کر گیا اور مثال کے دینے سے منع کر سکتا ہے۔
 نکاح و رجعت۔ نکاح لینے کے گواہ دو رہے۔ رجعت کے لیے۔ نکاح میں عورت کی رضا ضرور ہے۔ رجعت میں۔ نکاح لینے
 ہر دو رجعت میں۔ معتدہ سے رجعت ہوتی ہے۔ نکاح۔ وکیل اور وکیل اپنے کو کوٹھے کر سکتا ہے نہ وکیل اور وکیل
 وکالت میں قبول شرط نہیں۔ اور وصایت میں شرط ہے۔ وکیل حکم توکل مقدم ہے۔ وکیل مستحق اجرت نہیں ہے اور وکیل
 وکالت بعد موت بیع نہیں ہے اور وصایت بعد موت ہوتی ہے وکیل نے علم ہو سکتا ہو وکیل وکیل مسلمان ہو مگر باطل ہو مگر باطل ہو
 اور وکیل کا مرد باطل ہو سکتا ہے۔

خواہ مخواہ متصرف اور فوائد تھا واجب تھا اگر کے اور زیادہ کیا تو سب واجب ادا ہو گا یا نہیں لازم میں ہے اس
 شراب پڑا تو سب فرض ادا ہو اگر کو مع و سحر و بہت دینا نہ کیا فرض ادا ہو اسب سرسج کیا تو مع سرفرض اور باقی سے ہے
 و غسل بار اول فرض اور باقی منت ہو کر۔ و بکری و بک کی ایک فرض اور دوسری نفل باکس نے گا گوشت۔ عرافت میں
 یادہ برابر یا بافتہ زود جو یادہ دیا اور یا پاخانہ میں ضرورت سے زیادہ سگہ ہو گا گناہ کار ہو گا یا سگہ۔

ائمہ۔ تقدیر ضرورت میں علم پڑنا فرض عین ہے اور زیادہ اس سے کہ پڑنا عین کے فرض کفایہ ہے اور فقہ اور علم میں
 مندوب ہے۔ اور علم فلسفہ اور شیعہ اور نجوم اور رمل اور علم طبائعیہ اور جادو حرام ہے اور فلسفہ میں سحر اور علم صرف
 سحر میں داخل ہے اور جو کہ شعو رمل (و طائے) سکھانا مکروہ ہے اور وہ اشعار (خف) خفہ تعلیم ہو مباح ہے۔

من ابي ابيها واما

1000

[illegible][illegible][illegible]

کتاب اللہ ص ۷۸ کیلکھنا نہ دیکھا اور قاسمی نے اس کی کاپی قبول لی۔ تو روزہ کے کھارہ افطار کے ساتھ چار اسکے روزہ میں اضافہ ہو گا جو اس کے بعد باجمع ہوا اور نہایت سہلے سے کسی بھی تو افطار ہو گا نہ مرض ایچ و سر کا نہ کوئی دیگر

کہا اور حضرت نبی کا باقی صلوات اللہ علیہ وسلم سلاما جمہین۔ فائدہ۔ بیچ جنہیں مسلمان کو شاہ کرتی ہیں۔ غفلت اور کساد
اور فتنہ اور عظام اور چارہ نقصانی۔ فائدہ۔ دعا کوئی آفت نازل ہوتا تو امام فجر کی نماز میں قنوت پڑھتے بلکہ سب نماز میں
قنوت پڑھا جائے اور مصیبت میں قنوت پڑھنا خیر نہیں ہوا کہ کوئی نازل ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روز وفات تک
قنوت پڑھتے رہے اور حضرت کے بعد سید الکراہی اہل کتاب کے عمار بہر حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور معاویہ کے عمار بہر
حضرت علی قنوت کرتے رہے۔ اور فرمیں قنوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا کہ رعل جاوہ کو ان اور ہی الجہان
پہر دعا کرتے تھے ایک مینہ دعا کی نماز اور شدہ کے لیے ایسی نماز ہے جو خسوف اور تاریکی اور آندھی اور بارش اور
بھارت اور (خبر) گاہر ہٹ اور برف کی قیاد اور زلزلہ اور کھڑک بجلی اور شادوں کا پھیل جانے کے لیے اور رات میں کھانا
روشنی ہو جس کے لیے اور دشمن کے خوف کے لیے در کھت الگ الگ پڑھنا۔ اور بہر یہ ہے کہ ہر حادثہ نماز نفل پڑھنا کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی امر دار و ہوتا تھا تو نماز پڑھتے تھے۔ فائدہ۔ فسق سے لہذا قنوت شاد اور دعا
اور کھوسق اور سلطنت اور امامت اور ولایت فی المال اور ولایت و نف زائل نہیں ہوتی ہے۔ فاسق ہو گیا تو نزول
نہوگا۔ پر عزال کے قابل ہو جائے علی بہر ہے۔ اور سفید باپ کو ولایت فی المال نہیں ہوتی ہے۔ فائدہ۔ اللہ تعالیٰ
کے ارادہ سے فقہا انبیاء کے بعد واقف ہو سکتے ہیں۔ فائدہ۔ تین شخص کی دعا قبول نہیں ہے۔ بد خو عورت والے
کے مزہ کی کہ اس کی طلاق تو اسکے اختیار میں اللہ تعالیٰ نے دی ہے کیونکہ نہیں طلاق دیتا۔ ہے جو دعا تھرتی و موت
دانگتا ہے۔ اور اس کی دعا جو سفید کو مال و دہا ہے اور اس کی کہ بے گواہ کسی کو مال دیدیا۔ فائدہ۔ قیامت میں ہے
امر کا سودا علم کے حوال ہوگا۔ فائدہ۔ قاضی کو دفتر کہ جمہین محاضر اور سجلات ہوں محفوظ رکھنا جائز ہے۔ فائدہ۔ جو
شے باطل ہوئی اس کے ضمن میں جو ہے وہ بھی باطل ہے۔ فائدہ۔ عقد فاسد میں جو اوت فاسد ہوتی ہے تو اٹال اسد
سے بیع منقذ نہیں ہوتی ہے۔ احارہ بھی نہیں ہے تو اس میں احکام ضمنی بھی نہیں ہیں۔ منگوہ سے نکاح کی تجدید کرے
تو مرد لازم نہوگا۔ نکاح ثانی بھی نہیں ہوتا۔ بھی نہیں ہو۔ قسم کو مال دیکر خیر دیا تو بیع نہوگا۔ قسم لگا کہ کو حافظ مال ہو
شعبہ پر صلح بالمال کو بھی نہیں ہے۔ فائدہ۔ فاسد پر جو مٹی ہے وہ بھی فاسد ہے۔ فائدہ۔ حق البعد قدم ہے حق
اللہ تعالیٰ۔ شکار اسکے پاس ہے احرام باندھا تو حق اللہ تعالیٰ جوڑ ڈنگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم و علیہ اتم و اسلم۔ و صلی اللہ
تعالیٰ علی سیدنا محمد و آلہ و اصحابہ وسلم۔

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

... و ...

میں نے اس کو دعا سے کر کے کھٹ کیا اور ماں بول گئی اور اسان کے فعل کا کھان نہیں چتا ہے باہر میں دا سگر ڈاوا اس سگر
 باز کبھی جمع لی تھو است ہی گرا اور گوشت میں اور کھرا گوشت کا است دینگا دانست ہر سہے۔ بچے کبھی کبھی کے دامن پر ٹیکر گیا دتہ
 کھڑا چڑا تو میں نے کہا تو حال اس فاضل دینگا۔

کتاب المثل و معت اسکی چہ ترا بین۔ بیان وقت۔ بچ کسکی اور کس قسم کا بچ (مثلاً گیون)۔ اور جس کس بچ ہو
اور کتنا مقدار جس۔ اور عامل (کسان) کو زمین پر اختیار کامل ہونا۔ اور پیداوار ششک رہنا۔ کٹر بوی تاکہ کم کٹر بوی اور کٹر
اور کٹر زمین والا کیا رہنا۔ اسی لیے دوسرے بچ ہوں یا ایک ہی بچ ہیں دوسرے پیداوار ہو اور اسے کتنا
کتاب اللہ پیدا والد نامح یزد بسد با اسمی گہر جانا۔ ہے سرار احوال ہو گا کہ اس کے بچ پر اختیار ہو سکتا ہے۔ اور
ہو سکتا ہو اور تیر بار اس بچ کو اس کے بچ اختیار ہی پر تار ہو سکتا ہے۔

کتنا سوال دیکھئے۔ مگر کسی غیر کرنا یا مگر کسی یا کو گئی تو اسید واجب نہ رہی۔ اور غی میں ترمانی کرین کہ اسید واجب ہے۔
اور اس کے سبب مسائل مذکور ہو چکے ہیں۔

کتاب الاحزاب - اور اسکون باب الاستحسان می کہتے ہیں اسی میں گناہ سرسودہ کا زہنت کی تارہ ہے۔ سیدنا
ا کے روزہ معسر رکھے جائیں اور باقی مسئلہ کو رد چیکہ میں۔

کتاب الحنفیہ میں ہے اب کو قتل کر دے کہ اوپر واجب ہے کہ کو میثاق دار فضاصل یا دینہ سے چھوڑ دے یا
فضاصل سے کہیں یہ ہوا تو دینہ ہی واجب ہوگی اور سر سے یا پ کے دونوں ہاتھ کاٹنا یا لٹکانا یا سر دراپٹے سے یا کسی کا ہتھکڑیاں
اٹیلے فضاصل ہوگا جسٹھ خطا قطع کیا تو دینہ ہی واجب ہوا تو فضاصل ہے اور کفر کی کفر یا قطع کیا تو دینہ ہے نہ کفر کی سزا ہے
میں فضاصل کس ہے اور کل فکر میں اس لیے ممکن نہیں ہے کہ ذکر مسادی نہیں ہو مابعد دو آدمیوں کے ہوا چہ ہوا یا کفر یا کفر یا
ظہر یا کفر فضاصل یا لادوسرا دینہ ہوگا اور دوسرے متولین میں سے ایک کہ ایسے فضاصل ہوا تو دوسرے کے لیے کہ میں نے
کیونکہ اطراف بجائے اموال کے بن ایک کامل لینا دوسرے کے لیے نافع میں ہے اور کیا کہ جس کے لیے جان کنی تو دوسرے کے
لیے کیا باقی رہا۔ سوئی کے گیسٹرنے سے موت یا دوسرے اور (مسئلہ) ظوار کی دوسرے نافر میں ہے دوا دینہ ہوگا اگر
دوسرے دوسرے کے بل کرے تو کسی پر کفر نہیں ہے اور جو چھوڑے تو دوسرے کا ظہر دینے سے پہلے اور جو نہ دے بل کرے
اور جس کے لیے کہ میں نے نافر جو چھوڑے یا اس کے لیے دینہ ہے کہ نہ کہ اول اپنے فعل سے کہ اس پر اس پر کفر میں ہے اور دوسرے
دوسرے کے فعل سے

五

一、
 二、
 三、
 四、
 五、

